روضۃ الادباء

جس مین مختصر حالات عرب کے مشہور شعراء وادباء وعلماء
وفضلاء وحکماء واہل تواریخ کے مندرج ہین اور
(جسکو)

مولوی محمد الدین (مولوی فاضل) مدرس فارسی کالج علوم مشرقی
لاہور نے واسطے فائدہ شائقین علم تواریخ وطلباء عربی کے
تالیف کیا۔

(پنجاب یونیورسٹی کی منظوری اور اہتمام سے)
ماہ فروری ۱۸۷۹ سنہ ء کو
مطبع انجمن پنجاب لاہور مین طبع ہوئی

قیمت فی جلد عہ   محصول ڈاک ار

فہرست کتاب روضۃ الادباء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اخضر ریاض الادب بعد ما ھبّت علیہا الریاح العاصفات فجعلتہا کہشیم المحتظر و النضر غیاض لسان العرب بعد ما عصفت علیہا السمائم القاصفات فصیّرتہا کالحطام الاصفر واخرج من اغصان اشجارہا المخضرۃ الثمرات الیانعات لکی یستلذ منہا الغائب والحاضر والصلوۃ والسلام علی من ھو افصح العرب والعجم صلوۃً زاکیۃً طیّبۃً ما دامت الورقاء علی الافنان تغرد و تھدد وعلی آلہ واصحابہ الذین قد سبقوا فی حلایق الفصاحۃ وغایۃ البراعۃ الی اقصی الغایات و تادبوا بآداب خیر البشر

اما بعد احقر العباد فقیر محمد الدین لاہوری عرض پرداز ہے کہ اس زمانہ مین باوجودیکہ تصنیف و تالیف کا بڑا چرچا ہے اور مختلف علوم و فنون مین کتابین تصنیف ہو رہی ہین مگر آجتک اردو مین کوئی کتاب ادبا و شعراء عرب کے تذکرہ مین دیکھنے مین نہین آئی جس سے طلبا وغیرہ مستفید ہون لہذا اس ہیچ میرز کا ارادہ ہوا کہ اردو مین ایک ایسی کتاب لکھی جاوے جس مین حتی الامکان مشاہیر شعرا و ادبا وغیرہ کا تذکرہ ہو لیکن قصور ہمت و قلت بضاعت و کثرت علایق و شواغل مجھکو اس سے مانع رہے۔ المنۃ للہ کہ اب معاونان بیت العلوم پنجاب خصوصاً علامۂ زمان فہامۂ دوران حایز المعالی والمآثر

(منتہی الارب)

جناب ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر صاحب بہادر رجسٹرار کی قدردانی نے مجھے اس پر آمادہ
کیا کہ مین اپنے ارادہ کو پورا کرون پس ۱۸۶۷ء مین بیٹھ بڑی جد و جہد سے کتب معتبرہ
تواریخ عرب مثل اغانی ابن خلکان ابن خلدون - ابو الفدا حبیب السیر - شرح
دیوان حماسہ و شروح سبعہ معلقہ وغیرہ سے ضروری حالات مشہور شعرائے جاہلی[+] و
اسلامی و مخضرمین وغیرہ کے انتخاب کرکے یہہ کتاب روضتہ الادبا کے نام
سے تالیف کی اور اکثرون کے تذکرہ مین اون کے اشعار بہی معہ ترجمہ درج
کیے جس سے طلبا کو علاوہ تواریخی معلومات کے ترجمہ مین بہی مدد
ملے اور نام اون کے حروف تہجی کی ترتیب پر بلحاظ سنین
کے لکہے گئے - اب ارباب فضل و کمال سے امید
ہے کہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان
کو مدنظر رکہکر عیب پوشی کو کام
فرماوین - وما توفیقی الا
باللہ علیہ توکلت

والیہ انیب

[+] جو شاعر زمانہ جاہلیت مین ہوا ہے وہ جاہلی ہے اور جو زمانہ اسلام مین ہوا مسلمان ہو یا نہ ہو
وہ اسلامی ہے اور جس نے دونو زمانے دیکہے ہون وہ مُخضرم ہے اور مخضرم الدولتین سے مراد وہ
شاعر ہے جس نے سلطنت امویہ اور عباسیہ دونو دیکہی ہون ؛

حرف الھمزة

امرؤ القیس

امرؤ القیس بن حجر کندی عرب کا بادشاہ شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان تہا چالیس برس پہلے آنحضرت کے ہوا اور سبعہ معلقہ کا پہلا قصیدہ اسکی تصنیف ہی امرؤ القیس کے معنے مرد شدید اور متکبر کے ہین اور اس مین فسق و فجور اور غرور تکبر اسقدر تہا کہ اسکا لقب ملک ضلّیل صیغہ مبالغہ سے پڑا اور آن حضرت نے اس کے حق مین صاحبُ لواء الشعراء الے النار فرمایا اور اسکا اصل نام حندج یا سلیمان ہے۔ اسکی والدہ کا نام تملک بنت عمر اور بعضے فاطمہ بنت ربیعہ کہتے ہین کلیب اور مہلہل شاعر کا بہانجا تہا گیارہ لڑکیان اسکی تہین۔ سبعہ معلقہ کے پہلے معلقہ مین اپنے چچا کی بیٹی عنیزہ اور فاطمہ بنت عبیدہ سے تشبیب کرتا ہے اور زانی اس قدر تہا کہ ہمیشہ اسی داؤ گہات مین لگا رہتا تہا کہ کہین عنیزہ کو تخلیہ مین پاکر اپنا مقصود دلی حاصل کرے چنانچہ ایک دن عنیزہ اپنی سہیلیون کے ہمراہ ایک تالاب پر جنگل مین نہانے کے واسطے گئی امرؤ القیس پہلے ہی اس تالاب پر پوشیدہ جا بیٹہا جب وہ عورتین کپڑے اوتار کر نہانے لگین تو اوس نے سب کے کپڑے اوٹہا کر اپنے پاس رکہہ لئے اور کہا جسکو اپنے لباس کی حاجت ہو وہ میرے پاس برہنہ آکر لیجاوے پس سب نے نوبت بنوبت برہنہ اسکے پاس آکر اپنے کپڑے لئے یہان تک کہ عنیزہ بہی ناچار ہوکر برہنہ اوس کے پاس آئی اور اپنے کپڑے لیگئی پہر سب نے امرؤ القیس کے پاس بہوکہہ کی شکایت کی اوس نے اپنی اونٹنی ذبح کی اور کباب بناکر سب کو کہلاتے۔ پہر عورتون کے کہنے پر عنیزہ نے امرؤ القیس کو اونٹ پر اپنے آگے بٹہایا چنانچہ راستہ مین عنیزہ سے وہ برابر چہیڑ چہاڑ کرتا ہوا رات کو اپنے گہر مین پہونچا۔ ابو عمرو بن علا کہتا ہے کہ شعر کا دروازہ امرؤ القیس

پر کہلا اور ذو الرمہ شاعر پر بند ہوا - ابن قتیبہ طبقات شعرا مین لکہتا ہے کہ امرء القیس
آنحضرت سے چالیس سال پہلے ہوا ہے اور تاریخ ابو الفدا مین لکہا ہے کہ جس وقت اسدیون
نے حجر آکل المرار امرء القیس کے باپ کو قتل کیا تو امرء القیس بکریون اور تغلبیون سے
مدد لیکر اسدیون پر حملہ آور ہوا لیکن وہ بہاگ گئے امرء القیس نے اونکا تعاقب کیا مگر وہ ہاتہ
نہ آئے پہر بکری اور تغلبی خود ہی اسکے برخلاف ہو گئے اور منذر بن ماء السماء نے اسکو
طلب کیا چنانچہ منذر کے خوف سے امرء القیس کے لشکر مین تفرقہ پڑ گیا اور سب آدمی اُسکے
بہاگ گئے اور امرء القیس بہی اسکے خوف سے کبہی کسی اور کبہی کسی کے پاس استمداد کے
واسطے جاتا تہا لیکن کوئی اسکی امداد نکرتا تہا آخر الامر سموئل بن عادیا یہودی کے
پاس گیا اُس نے اسکی بڑی تعظیم و تکریم کی اور اپنے پاس نہایت آسایش سے
رکہا - امرء القیس اپنی پانچ زرہ اسکے پاس امانت رکہکر آپ قیصر روم کے پاس استمداد
کے واسطے حمات اور شیزر سے سیر کرتا ہوا گیا اور وہان سے واپس آتے ہوئے
عسیب نام پہاڑ کے پاس جو بلاد روم مین واقع ہے مر گیا - بعضے کہتے ہین کہ جب
امرء القیس قیصر روم کے پاس گیا تو اُسنے اسکی تکریم و تعظیم کی لیکن طماح اسدی
جس کے بہائی کو امرء القیس نے قتل کیا تہا قیصر روم کے پاس جاکر کہنے لگا کہ یہہ
شخص بڑا زانی اور بدکار ہے تیری لڑکی کی طرف مراسلے لکہتا ہے اور اوس کے
عشق مین شعر کہکر عرب مین اوسکو رسوا کرتا ہے قیصر روم یہہ بات سنکر نہایت غضب
و طیش مین آیا اور امرء القیس کی طرف لباس زہر آلود بہیجا جسکو وہ پہنتے ہی موضع
انقرہ مین مر گیا اور وہان ایک بادشاہزادی کی قبر کے پاس دفن کیا گیا لیکن یہہ
روایت ابو الفدا کے نزدیک غیر معتبر ہے -

اُمیّہ ابن ابی الصلت

اُمیّہ کے باپ ابی الصلت کا نام عبد اللہ بن ابی ربیعہ بن عوف بن عقدہ بن عنزہ

بن قیس ثقفی ہے - اور اسکی والدہ کا نام رقیّہ بنت عبد شمس بن عبد مناف ہے اور
ابو الصلت خود بہی شاعر ماہر تہا - لیکن اسکا بیٹا امیّہ بڑا مشہور معروف شاعر ہوا ہے
جس کے حق مین کہا گیا ہے ھو الذی آمن شعرہ وکفر قلبہ یعنے یہہ امیّۃ وہ
شخص ہے کہ جسکا شعر ایمان لایا اور دل کافر رہا - ابو تمام طائی باب الحماسہ مین اسکے
شعر جو اسنے اپنے عاق بیٹے کے حق مین کہے تہے لایا ہے جنسے یہہ دو شعر ذیل مین لکہے ہین

غذوتک مولودا وعلتک یافعا   تعل بما ادنی الیک وتنہل

مین بچپن مین تیری پرورش کرتا تہا اور جوانی مین تیرے امورات کو کافی تہا جو کچہہ
مین تجہے پلا کر دیتا تہا اُس سے تو سیراب اور سیر ہوتا تہا -

اذا لیلۃ نابتک بالشکو لم ابت   بشکواک الا ساہرا اتململ

جب کوئی رات تجہکو تکلیف پہنچاتی تہی تو مین اُس تیری تکلیف کے باعث تمام رات
بیدار اور بیقرار رہتا تہا - بعضے ان ابیات کو ابن عبد الاعلی اور بعضے ابی العباس
اعمی کی طرف منسوب کرتے ہین - روایت کرتے ہین کہ امیّہ کتب سماوی مین مہارت
کامل رکہتا تہا اور اوسکو معلوم تہا کہ ایک پیغمبر عرب مین مبعوث ہوگا اسلئے اس خیال
سے کہ شاید وہ پیغمبر مین ہی ہوجاؤن دنیا چہوڑ کر زہد و ریاضت مین مشغول ہوا
اور حضرت ابراہیم اور اسماعیل کی تعریف اور دین حنیفی کی توصیف کرنے لگا لیکن جب
حضرت محمد مصطفے مبعوث ہوئے تو حسد کے باعث دین حنیفی کی مذمت کے درپے
ہوا - کہتے ہین کہ مرنے کے وقت اسکو غشی آگئی تہی اور جب اُس سے اسکو کچہہ افاقہ
ہوا تو یہہ کلمے کہکر - لبیکما لبیکما - ہا انا ذا لدیکما - لا مال یفدینی - ولا عشیرۃ تنجینی پہر سخت
بیہوش ہوگیا جس سے اس کے آس پاس کے لوگون کو اسکے مرنے کا احتمال ہوا
لیکن تہوڑی دیر کے بعد پہر اسکو کچہہ افاقہ ہوا جس مین اس نے یہہ کلمے کہے - لبیکما
لبیکما - ہا انا ذا لدیکما - لا بری فاعتذر - ولا قوی فانتصر پہر اسپر ایسی کمال بیہوشی طاری ہوئی

جس سے بالکل امید افاقہ کی دور ہوگئی لیکن پہر خدا کی قدرت سے ہوش مین آگیا اور یہہ
کلمات کہکر لبیکما لبیکما - ہا انا ذا الدیکما محفوف بالنعم - ان تغفر اللہم فاغفر جمّا - واے عبدٍ لک
لا المّا - اور اپنا مال واسباب اپنے خویش واقارب کو تفویض کرکے مرگیا - عبد العزیز بن احمد
روایت کرتا ہے کہ امیّہ کو جب حضرت محمد مصطفے کی بعثت کی خبر پہونچی تو اپنے اہل وعیال
کو لیکر یمن کی طرف بہاگا اور وہان اونکو چہوڑکر آپ طایف کی طرف آیا اور قصر غیلان مین
اپنے دوستون کے ساتہہ شراب پینے لگا - اتفاقاً ایک کوا اوس محل کی دیوار پر بیٹہکر آواز
کرنے لگا امیّہ نے کہا کہ اے کوّے تیرے موہنہ مین خاک دوستون نے پوچہا کیا کہتا
ہے اسنے کہا کہ یہہ کوا کہتا ہے کہ جسوقت تو یہہ پیالہ جو تیرے ہاتہہ مین ہے پی لے گا تو اوسی
وقت مرجاویگا - اسکے بعد کوّے نے پہر کچہہ آواز کی اور اُسیطرح امیّہ نے کہا حاضرین نے
پوچہا کیا کہتا ہے اسنے کہا کہ یہہ کوا کہتا ہے کہ اس دیوار کے نیچے جو مزبلہ ہے مین اسمین سے
ایک ہڈی نکالکر کہاؤنگا جس سے میرا حلق پہٹ جاویگا اور مین اُسیوقت مرجاؤنگا - امیّہ
یہہ بات کرہی رہا تہا کہ کوّے نے وہی کام کیا اور مرگیا - امیّہ نے کوّے کی بات راست
جانکر اپنے ہاتہہ سے شراب کا پیالہ رکہدیا اور نہایت پشیمان ہوا دوستون نے کمال الحاح
سے اُسے وہ پیالہ شراب کا پلادیا جسکے پیتے ہی بیہوش ہوگیا اور پہر ہوش مین آکر اور
یہہ کلمے کہکر کہ لا بری فاعتذر ولا قوی فانتصر مرگیا تاریخ ابوالفدا مین
لکہا ہے کہ یہہ شاعر ۲ سنہ ہجری مین فوت ہوا -

شیبانی نحوی

ابو عمر اسحق بن مرار شیبانی نحوی - لغوی - علوم وفنون مین اپنے وقت کا امام تہا اکثر
نحوی عرب کے اسکو یاد تہے کتاب اللغات اور کتاب خلق الانسان تصنیف کین تحریر کا
اس قدر شوق تہا کہ مرنے دم تک اپنے ہاتہہ سے لکہتا رہا اور ایک سو دس برس کا ہوکر
سنہ ۲۰۶ ہجری مین فوت ہوا ۔

ابوالعتاہیہ

ابواسحق اسمعیل بن قاسم بن سوید بن کیسان شاعر بے مثل اور منشی بے بدل تہا اس نے عمرو بن علا کی تعریف مین ایک قصیدہ کہا تہا جس کے صلہ مین اوس نے اسکو ستر ہزار درم و دینار اور خلعت فاخرہ اور اسباب متکاثرہ اسقدر انعام دیا کہ ابوالعتاہیہ اوٹہانے سے عاجز رہا شعرائے ہمعصر اسکی یہہ عزت وشان دیکھکر رشک کہانے لگے چنانچہ ابوالعتاہیہ نے ایک دن اونکو جمع کرکے ازالہ حسد کے واسطے بہت پند و نصیحت کی۔ یہہ شاعر ایک روز ابونواس شاعر سے ملا اور پوچہا کہ تم ایک دن مین کتنے شعر کہتے ہو ابونواس نے کہا کہ ایک بیت یا دو بیت ابوالعتاہیہ نے کہا مین ایک دن مین سو دو سو شعر کہتا ہون ابونواس نے اوس کے شعر پڑہکر کہا کہ جس فصاحت و بلاغت کے اشعار تم کہتے ہو ویسے مین ایک دن مین ہزار دو ہزار کہہ سکتا ہون اور اپنے شعر پڑہکر کہا کہ ایسے دو چار شعر روز کہتا ہون ابوالعتاہیہ کہتا ہے کہ مینے شعر کہنا چہوڑ دیا تہا اسلئے خلیفہ مہدی نے مجہے قید کر دیا جب مین محبس مین گیا تو بڑا گہبرایا وہان مجہے ایک بڈہا خوبصورت خوش لباس قیدخانہ کے ایک گوشہ مین بیٹہا ہوا نظر پڑا مین اسکے پاس جا بیٹہا اور مجہے اوس گہبراہٹ مین سلام بہول گیا بڈہے نے میرا یہہ حال دیکہکر دو شعر پڑہے جن کے سنتے ہی میری دہشت اور وحشت جاتی رہی اور ترک سلام پر مینے بڑی معذرت کی بڈہے نے کہا اے ابوالعتاہیہ تیرا رنج و مصیبت مجہسے بڑہکر نہین تو نے شعر کہنا چہوڑ دیا جبپر خلیفہ نے تجہے قید کیا اب پہر شعر کہنا شروع کر دیگا تیری عزت و حرمت ویسی ہی ہو جاویگی مگر مجہے اب خلیفہ بلوا کر عیسی بن زید بن رسول اللہ اور اسکے بیٹے احمد کا حال پوچہیگا سو مین اگر بتاؤن تو وہ اوسکو شہید کر دیگا اور رسول خدا مجہپر ناراض ہونگے اور اگر نہ بتاؤن تو وہ مجہے قتل کر ڈالیگا غرض یہہ باتین کر رہے تہے کہ خلیفہ کا نوکر آکر ہم دونون کو اپنے ساتہہ لے گیا پہلے خلیفہ نے بڈہے سے مجہسے

بن زید بن رسول اللہ اور اوس کے بیٹے احمد کا حال پوچھا بڈہے نے لاعلمی جتلائی خلیفہ نے
غصہ ہوکر کہا اگر تو نہ بتائیگا تو مین تجھے قتل کرڈالونگا بڈہے نے کہا اے خلیفہ خدا جو تیری
جی مین آوے کر مگر مجھے اون کے حال سے کچہہ خبر نہین کیونکہ مین قیدخانہ مین محبوس تہا خلیفہ
نے غضب مین آکر فی الفور اوسکو قتل کروا دیا پہر مجھے کہا کہ تو اب شعر کہیگا یا تجھکو بہی اس بڈہے
کا ساتہی کردون۔ یہہ قہر و غضب خلیفہ کا دیکھکر مینے پہر شعر کہنا اختیار کیا۔ ابوالعتاہیہ اور بشار بن برد اور
ابونواس یہہ تینون ایک طبقہ کے شاعر ہین اور ابوالعتاہیہ کے اشعار اکثر زاہدانہ بہی ہین یہہ شاعر ۱۳۰ھ
ہجری مین پیدا ہوا اور شہر بغداد مین آکر پیر کے دن آٹھوین ماہ جمادی الآخر ۲۱۱ھ مین فوت ہوا ؛

صولی شاعر

ابراہیم بن عباس بن محمد بن صول تکین شعر و سخن مین اپنے ہمعصرون سے فایق تہا
نظم و نثر مین ایسا فصیح البیان تہا کہ جو کلمہ اسکی زبان سے نکلتا تہا سامع کو محو کر دیتا تہا
خود اسکا مقولہ ہے کہ مین کوئی لفظ اپنے مونہہ سے نہین نکالتا اور نہ کوئی حرف اپنے
خطون مین لکہتا ہون جب تک کہ وہ کلمہ پہلے میرے دل کو جوش اور سینہ کو خروش مین
نہ لاوے شعر کہتے ہوتے اسکو خود بہی رقت پیدا ہوتی تہی اور سامع پر بہی مدہوشی طاری
ہوجاتی تہی شعرگوئی مین ضرب المثل تہا اوسوقت کے بڑے بڑے شعرا اور ادیب اسکی
تحسین و آفرین کرتے تہے ابوتمام طائی حماسہ کے باب النسیب مین آسکی اشعار مفصلہ ذیل لایا ہے

وَنُبِّئْتُ لَیْلٰی اَرْسَلَتْ بِشَفَاعَۃٍ ۔۔۔ اِلَیَّ فَھَلَّا نَفْسُ لَیْلٰی شَفِیْعُھَا

مین خبر دیا گیا کہ لیلی نے اپنی سفارش کے لئے کسی آدمی کو میری طرف بہیجا سو مین
یہہ کہتا ہون کہ نفس لیلی ہی کا کیون اپنا شفیع نہ بنا ؛

اَاَکْرَمُ مِنْ لَیْلٰی عَلَیَّ فَتَبْتَغِیْ ۔۔۔ بِہِ الْجَاہَ اَمْ کُنْتُ امْرَأً لَا اُطِیْعُھَا

کیا وہ شخص لیلی سے بڑہکر میرے نزدیک بزرگی اور شان رکہتا ہے تاکہ وہ اسکے وسیلہ
سے عزت اور جاہ چاہتی ہے یا مین ایسا مرد ہون کہ اوسکے حکم کو نہین مانتا اور اشعار مفصلہ

ذیل اس نے محمد بن عبد الملک خلیفہ معتصم باللہ کے وزیر کی طرف لکھے تھے +

وَكُنْتُ أَخِي بِإِخَاءِ الزَّمَانِ   فَلَمَّا نَبَا صِرْتَ حَرْباً عَوَانَا

جس وقت زمانہ میرے موافق تہا تو تو بھی میرا بہائی تہا جب وہ مجھہ سے پہر گیا تو تو حرب عوان ہوگیا

وَكُنْتُ إِلَيْكَ أَذُمُّ الزَّمَانَ   فَأَصْبَحْتُ مِنْكَ أَذُمُّ الزَّمَانَا

مین تیرے پاس آکر زمانہ کی مذمت کرتا تہا اب مین تیری طرف سے زمانے کی مذمت کرتا ہون

وَكُنْتُ أُعِدُّكَ لِلنَّائِبَاتِ   فَهَا أَنَا أَطْلُبُ مِنْكَ الْأَمَانَا

مینے تجہے مصیبتون کے واسطے تیار رکھا تہا پس آگاہ ہوا ب مین تجہہ سے امان

چاہتا ہون اور یہہ دو شعر بھی بہت عمدہ سمجہہ کر لکھے گئے ہین +

كُنْتَ السَّوَادَ لِمُقْلَتِي   فَبَكَى عَلَيْكَ النَّاظِرُ

تو میری آنکہہ کی پتلی تہا سو تجہے دیکہنے والا رو دیا +

مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ   فَعَلَيْكَ كُنْتُ أُحَاذِرُ

اب تیرے بعد جو چاہے سو مرے مجہے تیرے ہی مرنے کا خوف تہا یہہ شاعر عباس

ابن احنف حنفی شاعر کا بہانجا ہے پندرہوین ماہ شعبان ۲۴۳ہجری مین سُر

من راے مین فوت ہوا اور صول اس کے دادا کا نام ہے جس کی طرف یہہ منسوب

ہے اور بعضے یون کہتے ہین کہ صول اصل مین جول تہا جیم صاد سے بدلکر صول بنا

اور جول ایک گانو کا نام ہے جو جرجان کے مضافات سے ہے اور سر من رای

کو خلیفہ معتصم باللہ نے ۲۲۰ہجری مین شہر قاطول کے پاس آباد کیا اور اب وہ مختصر ہوکر سامرہ مشہور ہوا

ابن راوندی

ابو الحسین- احمد بن یحیی بن اسحق راوندی فاضل اجل تہا اس کے تصنیفات قریب

ایکسو چودہ کے ہین منجملہ انکے کتاب فضیحۃ المعتزلہ- اور کتاب التاج اور کتاب الزمرد

ہے علم کلام مین اس کو بڑا دخل تہا اور گاہے گاہے شعر بھی کہتا تہا چنانچہ یہہ شعر اسکا

مطابق حال زمانہ کے ہے۔

محن الزمان کثیرۃ ما تنقضی وسرورہ یاتیک کالاعیاد

زمانے کی مصیبتین اتنی بڑی ہین کہ گذرنے مین نہین آتین اور اوسکی خوشی تجھے کبھی عیدون کی طرح حاصل ہوتی ہے یہہ فاضل چالیس سال کا ہو کر [illegible]ھ ہجری مین فوت ہوا ساوند ایک گانو ہے مضافات اصفہان سے ❊

ثعلب نحوی

ابو العباس احمد بن یحیی بن زید بن سیار نحوی شیبانی معروف بثعلب نحوی علم نحو اور لغت مین امام اہل کوفہ تہا اور اخفش اصغر اور ابو بکر بن انباری اسکے شاگرد ہین ابو بکر بن مجاہد سے روایت ہے کہ مجھے ثعلب نے کہا اے ابو بکر قرآن والے قرآن کو پڑہکر مطلب کو پہونچے اور اہل حدیث حدیث کے وسیلہ سے فائز ہوئے اور اصحاب فقہ نے فقہ سے مقصود پایا مگر مینے تمام عمر زید و عمر کی دلالت اعرابی مین گذاری پس معلوم نہین کہ قیامت کو میرا کیا حال ہوگا سو ابو بکر بن مجاہد کہتا ہے کہ مین وہان سے لوٹا اور اسی رات جناب رسول خدا کو خواب مین دیکہا کہ آپ فرماتے ہین کہ ابو العباس نحوی کو میرا اسلام کہو اور اوسکو بشارت دو کہ تو قیامت کو بڑے بلند جھنڈے والا ہوگا اسلیے کہ علم نحو کی علوم عربیہ محتاج ہین کئی کتابین مفید عام اس نے تصنیف کین چنانچہ کتاب المصون۔ کتاب الاختلاف نحوین۔ کتاب معانی القرآن۔ کتاب مایلحن فیہ العامہ۔ کتاب القرآت۔ کتاب معانی الشعر۔ کتاب التصغیر۔ کتاب ماینصرف وما لاینصرف۔ کتاب مایجری وما لایجری۔ کتاب الشواذ۔ کتاب الامثال۔ کتاب الایمان۔ کتاب الوقف والابتدار۔ کتاب الالفاظ۔ کتاب الہجا۔ کتاب المجالس۔ کتاب الاوسط۔ کتاب اعراب القرآن۔ کتاب المسایل۔ کتاب حد النحو وغیرہ اسکی تصنیفات مشہور ہین۔ ۱۶ سال کا ہو کر علم عربی اور لغت کو پڑہنے لگا اور اٹھاروین سال مین فرا کی کتابون کو شروع کیا اور ۲۵ سال کی عمر مین فاضل اجل ہوا اور کل کتابین فرا کی

کی یاد کرلین ۔ سنہ ۲۰۰ ہجری مین پیدا ہوا اور سنہ ۲۹۱ ہجری کو بغداد مین گھوڑے کی
لات کی ضرب سے فوت ہوا اور شیبانی شیبان بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل کیطرف منسوب ہے

زجاج نحوی

ابو اسحق۔ ابراہیم بن محمد بن سری بن سہل زجاج علم نحو اور ادب مین یگانہ زمان
علامہ دوران تھا اسنے بہت کتابین مفید عام تصنیف کین چنانچہ اسکی تصنیفات سے کتاب معانی القرآن الکریم
کتاب الامالی۔ کتاب ما فسر من جامع المنطق۔ کتاب الاشتقاق۔ کتاب العروض۔ کتاب
القوافی۔ کتاب الفرق۔ کتاب خلق الانسان۔ کتاب خلق الفرس۔ کتاب مختصر فی النحو
کتاب فعلت وافعلت۔ کتاب ما ینصرف وما لا ینصرف۔ کتاب شرح ابیات سیبویہ۔ کتاب
النوادر۔ کتاب الانوار وغیرہ مشہور ہین مبرد اور ثعلب سے اسنے علم تحصیل کیا۔ شیخ ابوعلی فارسی
نحوی کہتا ہے کہ ایک دفعہ مین اور زجاج دونون قاسم بن عبداللہ بن سلیمان وزیر
کے پاس گئے اور قاسم زجاج کا شاگرد تھا اور اسکے یہان زجاج کی بڑی قدر اور
منزلت تھی اور اسی کے بدولت زجاج نے جاہ و ثروت اور مال و متاع بے شمار
حاصل کیا تھا وہان ہم بے تکلف بیٹھے تھے کہ ایک غلام آیا اور اوس نے وزیر کو کوئی ایسی
خوشی کی بات سنائی کہ جس سے وزیر کا چہرہ ہشاش بشاش ہو گیا اور وہ مبہوت غلام
کے ہمراہ گیا ابھی کچھہ دیر نہ گذری تھی کہ واپس آیا اور آثار غم والم کے اوس کے چہرہ
سے نمایان تھے ہم یہہ حال دیکھہ کر حیران ہوئے زجاج نے اس خوشی اور غمی کا باعث
پوچھا وزیر نے کہا کہ ایک مغنیہ کی کنیزک ہمارے یہان آیا جایا کرتی تھی اور مین اوسکی
خریدنے کا کئی بار مستدعی ہوا لیکن وہ انکار کرتی رہی آخر کسی نے اوسے یہہ مصلحت
بتائی کہ وہ کنیزک کو تحفہ کے طور پر پیش کرے تاکہ قیمت سے دوگنا مال پاوے سو اب
اوس کنیزک کے آنے کی خبر غلام نے دی اور مین خوش و خرم اوس کی بکر شکنی کے
واسطے گیا مگر جب جاکر دیکھا تو اوسے خون حیض آیا ہوا تھا اسلئے غمگین واپس آیا زجاج

نے اوسیوقت قلم پکڑکر وزیر کے روبرو فی البدیہہ یہہ اشعار لکھے ؂

فارسٌ ماهرٌ بجذبتہٖ　　حاذقٌ بالطعنِ فی الظُّلَمِ

ایک سوار جو اپنا چہرا ایکبڑے کاموں مین گذرنے والا ہے اور اندہیرے مین نیزہ زنی مین دانا ہے ؂

رامَ اَن یُدمی فریستہٗ　　فاتَّقتہُ مِن دمٍ بدمِ

اپنی شکار کے خون آلودہ کرنیکے واسطے تیر مارنے والا تہا سو وہ شکار اوس سے ایک خون کے باعث دوسرے خون سے بچا۔ وزیر یہہ اشعار سنکر خوش ہوا اور زجاج کی عزت و توقیر حد سے زیادہ کی۔ مگر یہہ شعر اصل مین خلیفہ ماموں نے بوران بنت حسن اپنی زوجہ کے حق مین بادلی تغیر کہے تہے زجاج نے شاید یہا حکایت کیطور پہ بیان کئے ہون یہہ فاضل جمعہ کے دن ۱۹ جمادی الآخر سنہ ۳۱۱ یا ۳۱۰ھ مین شہر بغداد مین فوت ہوا ؂

نفطویہ نحوی

ابو عبداللہ ابراہیم بن محمد بن عرفہ بن سہل بن مغیرہ نحوی واسطی ۲۴۴ھ مین شہر واسط مین پیدا ہوا اور بغداد مین آکر سکونت اختیار کی عالم اجل اور فاضل بے بدل تہا شعر نہایت فصیح کہتا تہا علم نحو اسپر غالب ہوا اور اوس مین کتابین بہی تصنیف کین ابن خالویہ کہتا ہے کہ علما سے کوئی شخص جس کا نام ابراہیم اور کنیت ابو عبداللہ ہو سوا نفطویہ کے نہین ہوا اس جگہہ دو شعر اس کے بطور نمونہ کے درج کئے جاتے ہین ؂

قلبی اَرَقُّ علیکِ مِن خدَّیکِ　　وقوایَ اَوہیٰ مِن قُوٰی جفنَیکِ

میرا دل بہت نرم ہے تجہپر تیرے دونون رخسارون سے اور میری قوتین تیرے پلکون کی قوی سے بہت سست ہین ؂

لِمَ لا تَرِقُّ لِمَن یُعذِّبُ نفسَہٗ　　ظُلماً ویَعطِفُہٗ ہواہُ علیکِ

تو کیون رحم نہین کرتا اوس شخص پر جو اپنے نفس کو ظلماً عذاب دے رہا ہے اور جسکو محبت

تیزی کی طرف پہیر لاتی ہے - وفات اسکی ۳۲۳ھ مین شہر بغداد مین ہوئی ؛

نحاس نحوی

ابو جعفر احمد بن محمد بن اسمعیل بن یونس مرادی نحوی مصری نحویین فاضل اجل تہا تصنیفات اسکی بکثرت ہین چنانچہ اس نے تفسیر قرآن - تفسیر ابیات سیبویہ (جو ایسی پہلے کسی نے تصنیف نہین کی) کتاب ادب الکاتب - کتاب اعراب القران - کتاب الناسخ والمنسوخ کتاب التفاحہ - کتاب الاشتقاق - کتاب المعانی - کتاب الوقف - کتاب فی شرح المعلقات السبع - کتاب طبقات الشعرا وغیرہ تصنیف کین - اور دس دیوان عربی لکھکر اونکی تفسیر کی اور علم نحو ابو الحسن علی بن سلیمان اخفش اور زجاج اور ابن انباری اور نفطویہ وغیرہ ادبائے عراق سے حاصل کیا - تدریس وتعلیم مین ہرگز دریغ نہ کرتا تہا اور لوگ بہی اس سے بڑی رغبت سے علم حاصل کرتے تہے مگر بخیل کم خرچ پرلے درجے کا تہا شنبہ کے دن ۳۳۸ھ مین دریای نیل کی کنارے پر بیٹہکر کسی شعر کی تقطیع کر رہا تہا کہ کسی رہگذر نے یہہ سمجھکر کہ یہہ دریا پر جادو کر رہا ہے کہ وہ اب کے سال زور مین نہ آوے اور قحط پڑا رہے اوسکو لات مار کر دریا مین گرا دیا پہر اوس کی کہین خبر نہ ملی اور نہ نعش ہاتہ آئی عربی مین نحاس پیتل اور تانبے کے برتن بنانے والے کو کہتے ہین ؛

ابن طباطبا

ابو القاسم احمد بن محمد بن اسمعیل بن ابراہیم طباطبا بن اسمعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی ابن ابی طالب مصر کے نامدار روسا مین سے تہے اشعار زاہدانہ اور رندانہ دونون مین کمال رکہتے تہے شعر کے باعث بڑی عزت وتوقیر حاصل کی اور طباطبا لقب آپکے جد اعلی کا ہے جو بسبب لکنت زبان کے قاف کو طا سے بدل کر بولتے تہے چنانچہ ایک دن غلام سے لباس مانگا غلام نے عرض کی دراعہ لاؤن یا قمیص آپنے فرمایا نہ طبا طبا یعنے قبا قبا آخر ۶۴ - برس کے ہو کر ۳۴۵ھ مین راہی ملک بقا ہوئے

متنبی شاعر

ابوالطیب احمد بن حسین بن حسن بن عبدالصمد کوفی - یہہ شاعر فصیح اللسان اور ناظم بلیغ البیان تہا علم ادب اور لغت مین بے نظیر تہا - چہوٹی عمر مین ملک شام مین آیا اور وہان کے ادبا سے علم ادب مین اعلے درجہ کی کمالیت پیدا کی علم عربی مین اسقدر ملکہ رکہتا تہا کہ جو مسئلہ اوس سے پوچہا جاتا اوسی وقت بلا تکلف عربی کی سند سے بیان کرتا تہا چنانچہ شیخ ابوعلی فارسی مصنف ایضاح نے ایکدن پوچہا کہ فعلی کے وزن پہ کلام عرب مین کتنے جمع آتے ہین اس نے فے الفور جواب دیا کہ حجلی و ظربی - شیخ کہتا ہے کہ مین تین رات متواتر لغت کی کتابین دیکہتا رہا مگر ان دونون جمع کے سوا اور کوئی جمع ہرگز نہ ملی - بعضے شعرا اسکے اشعار کو ابوتمام طائی کی شعرون پر ترجیح دیتے ہین - ناجی شاعر کہتا ہے کہ ایک مضمون تمام شاعرون سے رہگیا تہا اور میرا منشا تہا کہ مین اسے اداکرون پر متنبی اوس مین سبقت لیگیا اور وہ یہہ ہے *

رمانی الدھر بالارزاء حتی ... فؤادی فی غشاء من نبال

زمانے نے مجہہ پر مصیبتون کے اتنے تیر برسائے کہ میرا دل تیرون کے پردہ مین چہپ گیا *

فصرت اذا اصابتنی سھام ... تکسرت النصال علی النصال

اب مین ایسا ہوگیا ہون کہ جب مجکو تیر لگتے ہین تو پہالو نپر پہالین ٹوٹتی ہین اسکے دیوان کی اور شعرا کے دیوانون سے زیادہ شرحین ہین چنانچہ کہتے ہین کہ اسکے دیوان کی چالیس شرحین ہین اور متنبی اس کا تخلص اسواسطے پڑا کہ اس نے ہمراہ اور لوگون کے بنی کلب وغیرہ سے ملکر دعوے نبوت کا کیا تہا سو لولو امیر حمص نائب اخشیدیہ کا اس کی تنبیہ کے واسطے لشکر لایا اور اسکو قید کرکے اسکے ہمراہیون کو ادہر ادہر پراگندہ کردیا اور یہہ مدت تک قید رہا آخر توبہ کرکے اس نے رہائی پائی - بعضے یون کہتے ہین کہ اسنے شعر مین دعوے نبوت کا کیا تہا یعنے پیغمبر شعرا اپنے آپ کو کہتا تہا مگر معتبر مورخون

نے پہلے قول کو معتبر لکہا ہے۔ پہر سنہ ۳۳۷ھ مین امیر سیف الدولہ بن حمدان کے پاس گیا
اور سنہ ۳۴۶ھ مین وہان سے رخصت ہوکر مصر مین آیا اور کافور آخشیدی اور انوجور بن
آخشیدی کی مدح مین کئے قصیدے کہے مگر کافور کے روبرو پاؤن مین موزے پہن
اور کمر باندہ اور تلوار کو حمایل کر اپنے دو مسلح چوب دارون کے کندہون پر کہڑا ہوتا
تہا۔ کافور اس گستاخی سے ناراض ہوا متنبیؔ نے اوس کی ہجو مین ایک قصیدہ کہا
اور صبح کے وقت عید اضحے کے دن سنہ ۳۵۰ھ کو وہان سے بہاگا کافور نے چارون طرف
اوس کی تلاش کے واسطے قاصد دوڑائے مگر وہ ہاتہ نہ آیا کہتے ہین کہ کافور نے
متنبی سے ملک کی صوبہ داری کا وعدہ کیا تہا لیکن اس کے تکبر اور رعونت سے
خوف کرکے اسکو ایسے رتبہ عظیم سے محروم رکہا اور لوگون سے کہا کہ العیاذ باللہ جس
نے آنحضرت کے مقابلہ مین دعوی نبوت کا کیا کیا وہ کافور کے مقابلہ مین بادشاہی کا
دعوے نہ کریگا سیف الدولہ کی مجلس مین ہر رات شاعر اور ادیب جمع ہوکر مباحثہ کرتے
تہے ایک رات متنبی اور ابن خالویہ نحوی مین بحث ہو رہی تہی کہ ابن خالویہ نے متنبی
کے مونہہ پہ کنجی ماری جس سے خون نکل آیا اسلئے متنبیؔ وہان سے ناراض ہوکر مصر
مین گیا اور کافور کی مدح مین قصیدہ کہا پہر وہان سے بلاد فارس مین گیا اور عضد الدولہ
بن بویہ دیلمی کی مدح کی اور بہت سا انعام پاکر سنہ ۳۵۴ھ مین بغداد کی طرف روانہ ہوا
راستہ مین نعمانیہ کے پاس فاتک بن ابی جہل اسدی سے لڑائی ہوی جس مین متنبی
اور اوس کا لڑکا دونون مقتول ہوگئے۔ کہتے ہین کہ جب متنبیؔ نے دشمن کا غلبہ دیکہا
تو بہاگنا چاہا غلام نے متنبی کا یہہ شعر پڑہکر فالخیل واللیل والبیداء تعرفنی
والضرب والطعن والقرطاس والقلم کہا کہ اپنے یہہ شعر اپنی بہادری کی صفت
مین کہا ہے اگر بہاگوگے تو آپکو لوگ جہوٹا شاعر کہین گے۔ پس متنبی اپنے اس
شعر کے لحاظ سے لڑکر مارا گیا ؏

ابن فارس لغوی

ابوالحسین احمد بن فارس بن زکریا بن محمد بن حبیب رازی لغوی جمیع علوم مین مہارت کامل رکہتا تہا لیکن علم لغت اسپر غالب ہوا جسکے باعث اسکا لقب لغوی پڑا اس نے لغت مین کتاب المجمل اور فقہ مین حلیۃ الفقہا تصنیف کین۔ صاحب مقامات حریری نے مقامہ طیبہ مین مسایل فقہ کے بیان کرنے مین اسیکی طرز اختیار کی ہے جب یہہ فاضل شہر ہمدان مین مقیم تہا تو بدیع ہمدانی مصنف مقامات بدیع نے اس سے استفادہ کیا شعر نہایت فصیح و بلیغ کہتا تہا جیسے کہ اُسکے یہہ شعر ہین ؀

وَقالوا کیفَ حالُکَ قُلتُ خیرٌ تُقضّی حاجتی وتفوت حاج

اُنہون نے میرا حال پوچہا مینے کہا اچہا ہے کوئی حاجت روا ہوتی ہے اور کئی روا نہین ہوتین ؀

اذا ازدحمت ھموم الصدر قلنا عسی یوم یکون لھا انفراج

جب غم سینے مین ازدحام کرتے ہین تو کہتا ہون کہ قریب ہی کہ ایکدن انکی کشادگی ہو گی

ندیمی ھِرّتی وانیس نفسی دفاتر لی ومعشوقی السراج

ہمنشین میری بلی اور میری جان کا انیس دفتر اور معشوق میرا چراغ ہے وفات اسکی ۳۹۰ھ مین ہوئی اور قاضی علی بن عبد العزیز کے مقبرہ مین مدفون ہوا ؀

جوہری صاحب صحاح

ابونصر اسمعیل بن حماد جوہری لغت اور ادب اور خوشخطی مین یگانہ زمانہ تہا لغت مین اسنے ایک کتاب بے نظیر جو صحاح جوہری کے نام سے مشہور ہے تصنیف کی اصل مین یہہ فاراب کا باشندہ تہا لیکن نیشاپور مین آکر اسنے سکونت اختیار کی اور وہین ۳۹۳ھ ہجری مین فوت ہوا ؀

بدیع الزمان ہمدانی

ابوالفضل احمد بن حسین بن یحیی بن سعید ہمدانی معروف ببدیع الزمان نظم و نثر مین یگانہ زمانہ تہا - ابوالحسین احمد مصنف مجمل سے اس نے روایت کی اور بڑے بڑے فصیح و بلیغ رسالی تصنیف کیے اور لطیف و عجیب مقامے لکہے حریری نے اسی کی طرز پر مقامات تیار کی اور اس کے علم و فضل کی تعریف اپنی کتاب کے خطبہ مین بڑے زور و شور سے کی اور اسکی فصاحت و بلاغت کا معترف ہوا بدیع الزمان نے اچہے اچہے لطیفہ نظم و نثر مین بیان کئے اور فقرات مسجع اور اشعار مرشحہ اور موشحہ جو سراسر پند و نصایح سے پُر ہین تصنیف کئے چنانچہ یہان نمونہ کے طور پر دو چار فقرے درج کیے جاتے ہین

الماء اذا طال مکثہ ظهر خبثه واذا سکن متنه تحرک نتنه

پانی جب مدت تک کہڑا رہے تو اوس کی پلیدی ظاہر ہوتی ہے اور جب اوسکی سطح ساکن ہو تو اوسکی بدبو حرکت کرتی ہے - دونوان فقرون کا ایک ہی مطلب ہے ؎

الضیف یسمج لقاؤہ اذا طال ثواؤہ ویثقل ظله اذا انتهی محله

مہمان جب مدت تک قیام کرے تو اوسکا دیکہنا کریہ ہوتا ہے اور جب اوسکا قیام نہایت تک پہونچے تو اوسکا سایہ ثقیل معلوم ہوتا ہے ان دونوان فقرون کا بہی ایک ہی مطلب ہے ؎

حضرته التی هی کعبة المحتاج لا کعبة الحجاج ومشعر الکرام لا مشعر الحرام ومنی الضیف لا منی الخیف وقبلة الصلات لا قبلة الصلوات

اوس کی درگاہ کعبہ محتاجون کا ہے نہ کعبہ حاجیون کا اور محل کرم کا ہے نہ محل حرم کا اور مہمانون کی آرزوئین ہین نہ خیف کی منی ہے اور صلون کا قبلہ ہے نہ نمازون کا قبلہ ہے - بدیع الزمان اکثر ملک ہرات مین رہتا تہا جب وہان اس کے علم و فضل اور شعر و سخن کا چرچا پہیلا تو فضلائے عصر نے جنکا سینہ حسد کی آگ سے جلا ہوا تہا اسکو زہر دیدی جس سے ۳۹۸ھ مین راہی ملک بقا ہوا اور بعض مورخ اپنی تاریخون مین لکہتے ہین کہ

حاکم ابو سعید عبد الرحمان بن دوست روایت کرتا ہے کہ مین نے بڑے بڑے
معتبرون سے سنا ہے کہ بدیع ہمدانی مرض سکتہ سے مرا تہا اور اوس کی تجہیز وتکفین
مین نہایت جلدی کی گئی اور خیال نہ کیا گیا کہ مرض سکتہ مین مبتلا ہے یا دراصل
مر گیا ہے پہر قبر مین اوسکو ہوش آیا اور رات کو کفن کش نے اوسکی آواز سنی
اور قبر کو کہود کر دیکہا تو داڑہی پکڑے ہوے قبر کے حبس سے مرا ہوا پایا ؛

نامی شاعر

ابو العباس احمد بن محمد دارمی مصیصی معروف بنامی علم ادب مین ماہر اور شعرگوئی
مین متبحر تہا سیف الدولہ کے دربار مین متنبی کے بعد اسکے برابر کسیکا قدر اور مرتبہ
نہ تہا اور متنبی سے اسکے معارضے اور مناقشے شاعرانہ بہت ہوتے رہے اشعار
اسکے نہایت لطیف اور دلچسپ اور مرغوب خاطر ہین ؛

اتانی فی قمیص اللاذ یسعی　　عدوٌّ لی یلقّبُ بالحبیبِ
میرے پاس ایک دشمن جسکا لقب حبیب تہا سرخ دریائی کا کرتہ پہنے ہوئے دوڑتا آیا

وقد عبث الشراب بمقلتیه　　فصیر خدّه کسنا اللهیب
اور شراب نے اوسکی آنکہون کو مست اور رخساریکو آگ کی شعلہ کیطرح روشن کر دیا

فقلتُ له بما استحسنت هذا　　فقد اقبلتَ فی زیٍّ عجیب
مینے اوسے کہا تو نے کس چیز سے اسکو خوبصورت بنایا کیونکہ تو کیا اچہے عجیب لباس
مین میرے پاس آیا ہے ؛

احُمرةُ وجنتیک کستکَ هذا　　ام انت صبغته بدم القلوبِ
کیا تیرے رخسارون کی سرخی نے تجہکو یہہ لباس پہنایا یا تو نے اس کو عاشقون
کے دلون کے خون سے رنگا ہے ؛

فقال الراحُ اهدت لی قمیصًا　　بلونٍ قد حکی شفقَ الغروب

فثوبی والمدام ولون خدی قرایب من قرایب من قرایب

اوس نے کہا کہ شراب نے مجکو کرتہ جس کا رنگ شفق غروب سے مشابہ ہے تحفہ دیا سویرا کپڑا اور شراب اور میرے رخسارے کا رنگ آپسمین قریب ہین - یہہ شاعر ۹۰ برس کا ہو کر ۳۹۹ یا ۳۹۸ مین شہر حلب مین فوت ہوا - مصیصی نام شہر کا ہے طرطوس کے قریب بحر روم کے کنارے پر جسکو صالح بن علی ابو جعفر منصور کے چچا زاد بہائی نے ۱۴۰ مین بنایا تہا ؁

ابو رقعمق

ابو حامد احمد بن محمد انطاکی ملقب با بی الرقعمق شاعر نامور ہے - ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین اسکی بڑی تعریف کی اور کہا کہ یہہ شخص یگانہ زمان اور علامہ دوران تہا اشعار صوفیانہ اور ظریفانہ دونون مین مہارت کامل رکہتا تہا اس کے شعر وسخن کا چرچا تمام ملک شام مین پہیلا اور وہان کے کل شاعرون سے عموماً اور شعراے مادحین سے خصوصاً فایق تہا - اکثر اس کے اشعار صریع الدلالہ شاعر کے طور پر ہین مصر مین مدت تک رہا اور وہان کے امراء و سلاطین کی مدح مین کئی قصیدے کہے معز ابو تمیم معد بن منصور اور اوس کے بیٹے عزیز اور حاکم اور قائد اور وزیر ابو الفرج بن کلس وغیرہ رؤسا کی تعریف مین بڑے مبالغہ کئے اور عزت پائی اور مشہور زمانہ ہوا - اور جمعہ کے دن ماہ رمضان یا ربیع الآخر ۳۹۹ مین ملک مصر مین فوت ہوا ؁

ابن لقبیہ نحوی

ابو طالب احمد بن بکر بن لقبیہ عبدی نحوی فاضل متبحر تہا - اس نے علم نحو ابو سعید سیرافی اور ابو الحسن رمانی اور ابو علی فارسی سے حاصل کیا اور ایضاح ابو علی فارسی کی شرح بہت عمدہ لکہی ماہ رمضان مین پنجشنبہ کے دن ۴۰۶ مین فوت ہوا -

اور عبدی نسبت قبیلہ عبدالقیس بن اقصے بن دعمی کی طرف ہے ؞

ابراہیم حُصری

ابو اسحق ابراہیم۔ بن علی بن تمیم معروف بحُصری قیروانی سخنور نامور اور شاعر عنبر پرور وحید عصر اور یگانہ دہر تہا۔ اسنے عربی مین ایک دیوان اور کتاب زہر الآداب اور ثمر الالباب اور لطایف وظرایف کے بیان مین کتاب المصون فی سر الہوی المکنون تصنیف کین قیروان کے جوان اس کے گرد بیٹہتے اور اسکے اشعار ظرافت آمیز اور کلمات مسرت انگیز سنکر محظوظ ہوتے اور اسکی بڑی عزت وشان کرتے تہے اس کے شعر وسخن کا چرچا اطراف عالم مین اسقدر پہیلا کہ چارون طرف سے اسکو انعام اور صلے ملنے لگے۔ یہ شاعر ابوالحسن علی حصری شاعر کی خالہ کا بیٹا ہے جو پانچوین صدی مین ہوا ہے حصری عمل حصر یا بیع حصر کی طرف منسوب ہے۔ قیروان بفتح قاف افریقیہ مین ایک شہر کا نام ہے جسکو عقبہ بن عامر صحابی نے تعمیر کیا تہا

ابو عامر بن شُہید قرطبی

ابو عامر احمد بن عبدالملک بن مروان ذوالوزارتین الاعلی احمد بن عبدالملک بن عمر بن محمد بن عیسے بن شہید اشجعی اندلسی ۳۸۲ھ مین پیدا ہوا شہر اندلس مین اس کے برابر کوئی عالم نہ تہا ابن حُزم ظاہری سے اس کے اکثر مکاتبات اور مداعبات ہوتے رہے۔ اور اس نے کتاب کشف الدک وایضاح الشک وکتاب التوابع والزوابع اور اور نہایت عمدہ کتابین تصنیف کین اور باوجود کمال علم وفضل کے سخاوت ومروت مین مشہور آفاق تہا جمعہ کے دن چاشت کیوقت اخیر تاریخ ماہ جمادی الاولی ۴۲۶ھ مین شہر قُرطبہ مین فوت ہوا اور اشجعی اشجع بن ریث بن غطفان کی طرف منسوب ہے ؞

ابن کُلیب

احمد بن کلیب شاعر نامور اور سخنور معنے پرور بذلہ گو لطیفہ سنج تہا اسلم بن احمد بن سعید پر عاشق ہوا اور اوس کے حسن وجمال اور خط وخال کی وصف مین شعر کہتا چنانچہ اسنے یہہ اشعار اپنے معشوق کی صفت مین کہے ہین ؎

وَاَسْلَمَنِی فِی هَوَاهُ اَسْلَمُ هٰذَا الرَّشَا
غَزَالٌ لَهُ مُقْلَةٌ یُصِیبُ بِهَا مَنْ یَّشَاءُ
وَشٰی بَیْنَنَا حَاسِدٌ سَیُسْاَلُ عَمَّا وَشٰی
وَلَوْ شَاءَ اَنْ یَرْتَشِیْ عَلَی الْوَصْلِ رُوْحِیْ اِرْتَشٰی

یہہ شاعر اپنے دوست کے ہجر و فراق مین سنہ ۴۲۶ھ مین فوت ہوا ؎

ابن الابّار

ابو جعفر احمد بن محمد خولانی اندلیسی اشبیلی معروف بابن ابّار معتضد عباد بن محمد لخمی اشبیلیہ کے حاکم کے مقربون مین سے تہا عالم اجل اور فاضل اکمل تہا نظم مین اسکو بڑی دسترس تہی عربی مین اس نے ایک دیوان نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا وفات اس کی سنہ ۴۳۳ھ مین ہوئی خولان بفتح خاء معجمہ خولان بن عمرو کی طرف منسوب ہے اور اشبیلہ اندلس مین ایک شہر کا نام ہے ؎

ابو نصر منازی

ابو نصر احمد بن یوسف سلیکی منازی کاتب سر دفتر شعرائے نامدار و فضلائے عالی وقار تہا ابو نصر مروان کردی والی میّا فارقین اور دیار بکر کا وزیر ہوا اور شہر میّا فارقین اور آمد کی جامع مسجد مین بڑا کتب خانہ جمع کر کے وقف کیا - ایک دفعہ منازی ابو العلاء معرّی سے معرہ نعمان مین ملا ابو العلاء نے اسکے آگے شکایت کی کہ مین نے ہر چند ابنائے زمانہ سے اپنا تعلق چہوڑ دیا ہے لیکن پہر بہی وہ میرے ایذا رسانے سے ہرگز باز نہین آتے ابو نصر منازی نے کہا اب

اون کو تم سے کیا تعلق ہے تو نے انکے واسطے دنیا کو چھوڑ دیا ابو العلا نے تین دفعہ کہا دنیا کیا بلکہ میں نے آخرت بہی اِن کے واسطے چھوڑ دی مگر ابو نصر مذکور سر نیچے کر کے کھڑا رہا۔ اور زبان سے کچھہ نہ کہا ابو المعالی حضیری کتاب زینۃ الدہر مین منازی کے یہہ شعر لایا ہے ؏

ولی غلام طال فی دقۃ ٭ کخط اقلیدس لا عرض لہ

میرا ایک غلام باریکی مین اقلیدس کے خط کی طرح بنا ہے جو عرض نہین رکہتا ؏

وقد تناھی عقلہ خفۃ ٭ فصار کالنقطۃ لا جزء لہ

اور اوس کی دانش خفت مین اُس نہایت تک پہونچی کہ نقطہ کی طرح اوسکی جزو نہین اس نے عربی مین ایک دیوان تصنیف کیا مگر مورخین لکہتے ہین کہ وہ مشتہر نہین ہوا اور نہایت قلیل الوجود ہے۔ وفات اسکی سنہ ۴۳۷ھ مین ہوئی منازی منازجرد کی طرف منسوب ہے جو خرت برت کے پاس ہے اور خرت برت نام قلعہ زیاد کا ہے اور یہہ منازوہ مناز کرد نہین ہے جو نام قلعہ کا مضافات اخلاط سے ہے ؁

معرّی شاعر

ابو العلاء احمد بن عبد اللہ بن سلیمان بن محمد بن سلیمان بن داود تنوخی معرّی شاعر عدیم المثل تہا۔ علم صرف و نحو و لغت و اشتقاق و بدیع و بیان و معانی و ادب وغیرہ مین یکتاے زمانہ تہا علم نحو و لغت معرّہ مین اپنے باپ سے اور حلب مین علی محمد بن عبد اللہ بن سعد نحوی سے حاصل کیا کئی کتابین اور رسالے تصنیف کئے اور اکثر کتابین اسکی اوسوقت مین مشہور اور مقبول ہوئین نظم مین کتاب لزوم ما لا یلزم پانچ جلد مین تصنیف کی اور کتاب سقط الزند تصنیف کر کے پہر آپ ہی اوس کی شرح ضوء السقط لکہی اور ایک کتاب جسکا نام الایک والغصون اور معروف بالہمزہ والردف ہے علم ادب مین قریب سو جزو کے تصنیف کی (جزو سے مراد یہان جلد ہے) ابو القاسم علی بن محسن تنوخی اور خطیب ابو زکریا وغیرہ علماے نامدار نے اس سے علم تحصیل کیا اور

روایت کی اجازت لی - ۲۷ ماہ ربیع الاول ۳۶۳ھ مین جمعہ کے دن وقت غروب آفتا
کے شہر معرہ مین پیدا ہوا اور ۳۶۷ھ مین چیچک سے اندہا ہوا اور دائین آنکہہ پر سفیدی
چہا گئی اور بائین آنکہہ بالکل جاتی رہی - حافظ سلفی ابو محمد عبد اللہ بن ولید بن غریب
ایادی سے روایت کرتا ہے کہ مین بچپن مین ایک مرتبہ اپنے چچا کے ہمراہ ابو العلا کی
زیارت کے واسطے گیا اور وہان جاکر دیکہا کہ ابو العلا نمدہ کے مصلے پر بیٹہا ہوا ہے اور
نہایت نحیف الجسم پیر فرتوت ہے ایک آنکہہ اوسکی رخسارے پر پڑی ہوئی اور دوسری
آنکہہ غور مین گئی ہوئی تہی اور چہرہ پر چیچک کے داغ ہین - مین اوس کے قریب جاکے
بیٹہا اسنے میرے سر پر ہاتہہ پہیر کر پیار کیا اور نہایت تضرع وعاجزی سے میرے حق مین
دعا کی - اس نے ایک کتاب لامع العزیز دیوان متنبی کے شعرون کی تشریح مین لکھی جس سے
لوگ بڑے خوش ہوئے اور اوسکے پاس جاکر تحسین اور آفرین کرنے اور داد سخن
دینے لگے - ابو العلا نے کہا کہ اس کتاب کے لکہنے مین گویا متنبی کی روح نے مجھے مدد
دی اور پردہ غیب سے میری طرف توجہ کی - اسنے دیوان ابو تمام کو مختصر کرکے اوسکی شرح
لکہی اور اوس کا نام ذکری حبیب رکہا اور دیوان بحتری کو مختصر کرکے اوس کی شرح لکہی
اور اوسکا نام غیث الولید رکہا اور دیوان متنبی کو مختصر کرکے اوس کی شرح لکہی اور اوسکا
نام معجز احمد رکہا ۳۹۸ھ مین بغداد مین آیا اور وہان ایک سال اور سات مہینے رہکر پہر
معرہ مین واپس گیا اور کتابین تصنیف کرنے لگا اور درس جاری کیا چنانچہ چارون طرف
سے طلبا اوسکے پاس استفادہ کے واسطے آتے تہے - ابو العلا نے نابینائی کے باعث
ایک مکان خاص اپنے واسطے مقرر کیا ہوا تہا جس مین ہمیشہ بیٹہا رہتا تہا اسلیے اسکا
نام رہین المجلس پڑا اس نے ۴۵ سال گوشت اس خیال سے نہ کہایا کہ بہلے اچھے
جانور کو ذبح کرنا محض ایذا رسانی ہے اور یہہ امر مطلقاً معیوب و مذموم ہے - کہتے
ہین کہ اس شاعر نے گیارہ سال کی عمر مین شعر کہنا شروع کیا تہا جمعہ کی رات تیسری

ماہ ربیع الاول ۴۴۹ سنہ مین شہر معرّہ مین فوت ہوا۔ اور اپنے محلہ کے سیدان مین دفن کیا گیا۔ تنوخی بفتح تا وضم نون نام قبیلہ کا ہے اور معرّی نسبت معرّہ نعمان کی طرف ہے اور معرّہ نعمان ایک گانو کا نام ہے جو مابین حمات اور شیرز کے واقع ہے اور نعمان بن بشیر انصاری کی طرف منسوب ہے ؁

خطیب بغدادی

ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت بغدادی معروف بخطیب بغدادی مصنف تاریخ بغداد فاضل کامل اور عالم عامل تہا۔ علم حدیث اور تواریخ مین بڑا ماہر تہا اس نے فقہ ابو الحسین محاملی اور قاضی ابو الطیب طبری سے حاصل کی اور اوسمین ضرب المثل زمانہ ہوا اور قریب ایک سو کے تصنیف کی مگر سب علمون سے بڑہکر اسکا خیال علم حدیث اور تواریخ مین تہا اور تواریخ مین اسکی سند کو بڑا اعتبار ہے چوبیسوین ماہ جمادی الآخر روز پنجشنبہ ۳۹۲ سنہ مین پیدا ہوا اور ساتوین ذی الحجہ یوم دوشنبہ ۴۶۳ سنہ مین رحلت کی۔ محب الدین ابن نجار بیان کرتا ہے کہ ابو البرکات اسمٰعیل بن سعد صوفی نے کہا کہ شیخ ابو بکر بن زہرا صوفی نے اپنی قبر کے واسطے بشر حافی کی قبر کے پاس جگہہ لی تہی اور وہان ہر ہفتہ مین ایک دو مرتبہ جاکر قرآن مجید پڑہتا اور سویا کرتا تہا جب ابو بکر خطیب کے مرنیکا وقت قریب پہونچا تو اوس نے وصیت کی کہ مجہے بشر حافی کے پاس دفن کرین اور میرا کل مال و متاع فقہا اور محدثین کو دین اور کتب خانہ وقف کرین پس لوگ اوس کے مرنے کے بعد ابو بکر بن زہرا سے قبر کی زمین کے واسطے مستدعی ہوئے لیکن اوس نے سخت انکار کیا پہر وہ اوس کے باپ کے پاس گئے اوس نے بیٹے کو بلواکر کہا کہ مین یہہ نہین کہتا کہ خطیب کی قبر کے واسطے جگہہ دو مگر یہہ بتاؤ کہ اگر بشر حافی زندہ ہوتا اور تو اوسکے پاس بیٹہا ہوتا اور خطیب آکر تیرے سے نیچے درجہ پر بیٹہتا تو کیا یہہ بات تجہے اچہی معلوم

ہوتی - ابوبکر بن زہر امر نے کہا نہین بلکہ مین اونکو اپنی جگہہ دیتا اور آپ اون سے نیچے بیٹھتا اوس کے باپ نے کہا کہ اب بہی ایسا ہی کرنا چاہیئے پس ابوبکر نے خوش ہوکر اوسی وقت جگہہ دیدی ؁

ابن زیدُون مخزومی

ابوالولید احمد بن عبداللہ بن احمد بن غالب بن زیدون مخزومی اندلسی قرطبی شاعر بذلہ گو لطیفہ سنج اور فصاحت شعر مین ضرب المثل زمانہ تہا ابن بسام نے کتاب ذخیرہ مین لکہا ہے کہ ابن زیدون نظم و نثر مین اوستاد کامل تہا اور شعرائے بنی مخزوم کا اسپر خاتمہ ہوا - فقہ مین اس کے برابر کوئی فاضل نہ تہا شہر قرطبہ مین لوگ اسکے پاس آکر علم لغت اور ادب پڑہتے اور فایدہ حاصل کرتے تہے سنہ ۴۴۱ھ مین قرطبہ سے معتضد باللہ ابوعمر عباد والی اشبیلیہ کی خدمت مین گیا معتضد باللہ نے اسکی بڑی عزت وحرمت کی اور اپنا مصاحب بنایا ماہ رجب سنہ ۴۶۳ھ مین شہر اشبیلیہ مین فوت ہوا اور وہین دفن کیا گیا - ابن زیدون مخزومی اسکا لقب مشہور ہوا اور زیدون اسکی جد کا نام

ابن خیاط شاعر

ابوعبداللہ احمد بن محمد بن علی بن یحیی بن صدقہ تغلبی المعروف بابن خیاط کاتب شاعر فصیح اللسان اور بلیغ البیان تہا نظم و نثر دونون مین یگانہ زمانہ شمار کیا جاتا تہا - سیر و سیاحت کا اسکو بڑا شوق تہا کئی ملکون مین پہرتا رہا اور اکثر معززون کی مدح مین قصاید کہے - ابوالفتیان بن جیوش شاعر سے حلب مین ملا - اپنے طبعزاد شعر اوس کو سنائے - ابوالفتیان نے کہا کہ مجہے اس نوجوان نے اپنی حیات پر ڈرا دیا کیونکہ بسا اوقات جہان مین ایسا ہوتا رہا ہے کہ جب کوئی شخص کسی صناعت مین ماہر ہوا تو یہہ امر اوس فن کے بوڑہون کے مرنے پر دال ہوا - یہہ شاعر ایک دفعہ مفلسی کی حالت مین شہر بغداد مین گیا اور ابن جیوش کیطرف خط لکہا ابن جیوش

نے اس کی بڑی قدر و منزلت کی اور اپنے پاس رکھا اس کے اشعار عربی اکثر اچہے ہین دمشق مین سنہ [illegible]ھ مین پیدا ہوا اور گیارہوین ماہ رمضان سنہ [illegible]ھ مین فوت ہوا ؏

ابن خازن کاتب

ابو الفضل احمد بن محمد بن فضل بن عبد الخالق المعروف با بن خازن کاتب دینوری اصل بغدادی مولد علم اور شعر اور خوشخطی مین یگانہ زمانہ تہا حسقدر اسکی شعر ہین سب جید اور مقبول اہل فن ہین چنانچہ اس کے دو شعر ذیل مین درج کئے جاتے ہین ؏

مَن یستقم یُحرَم مُناہ ومن یزغ ۔ یختصُّ بالاسعافِ والتمکین

جو شخص ایک ہی حال پر قایم رہیگا وہ اپنی امیدون سے محروم رہیگا اور جو ایک حال سے پہسلیگا وہ حاجت روائی اور تمکین کے ساتہہ خاص ہوگا ؏

اُنظر الی الالف استقام فَفاتہ ۔ عجمُہ وفاز بہا اعوجاج النون

الف کی طرف دیکہہ کہ مستقیم ہے تو عجم نے اوسکو ترک کیا اور خمیدگی نون کی اس رتبہ کو پہونچی یعنے عرب و عجم دونون زبانون مین نون آتا ہے ۔ وفات اس کی ماہ صفر سنہ [illegible]ھ مین ہوئی ؏

ابو الصلت امیہ

ابو الصلت امیہ بن عبد العزیز بن ابو الصلت اندلسی کاتب فصیح اور شاعر بلیغ تہا ۔ ایک کتاب یتیمۃ الدہر ثعالبی کی طرز پر لکہی اور اوسکا نام حدیقہ رکہا ۔ علم حکمت اور ادب مین اور علمون سے بڑہکر مہارت رکہتا تہا اور ادیب حکیم کے نام سے مشہور تہا ۔ شعر نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کرتا تہا چنانچہ اس کے یہہ دو شعر ہین ؏

عجبتُ من طرفکَ فی ضعفہِ ۔ کیف یصید البطلَ الاَصیدا

مین تیرے گوشہ چشم سے تعجب کرتا ہون کہ وہ باوجود ضعف کے بڑے بڑے سرکش بہادرون کو کسطرح شکار کرتا ہے ؏

یفعل فینا وھو فی غمدہ ما یفعل السیف اذ جرّدا

اور باوجودیکہ وہ پردے مین ہے پہر ہم مین وہ کام کرتا ہے جو تلوار مجرد کام کرتی ہے
اخیر عمر مین شہر مہدیہ مین سکونت پذیر ہوا اور وہان کے حاکم علی بن یحیی بن تمیم
بن معز بن بادیس نے اسکی بڑی عزت و توقیر کی اور وہان خدا تعالے نے اسکو
ایک لڑکا بہی عطا فرمایا جسکا نام اس نے عبد العزیز رکہا یہہ عبد العزیز شعر اور شطرنج
مین بڑا فایق تہا اور شہر جابیہ مین سنہ ۵۴۶ھ مین فوت ہوا - اور ابو الصلت امیہ سنہ ۵۲۹ھ
مین شہر مہدیہ مین راہی ملک بقا ہوا ؏

کلبی غزی

ابو اسحق ابراہیم بن یحیی بن عثمان بن محمد کلبی اشہبی غزی شاعر فصیح اللسان
اور ناظم خوش لہجہ عذب البیان تہا - حافظ ابن عساکر نے تاریخ دمشق مین لکہا ہے
کہ یہہ شخص سنہ ۴۸۱ھ مین دمشق مین آیا اور فقیہہ نصر مقدسی سے علم حدیث کی تکمیل کی
اور بغداد مین جاکر کئی سال مدرسہ نظامیہ کا مدرس رہا اور وہان کے مدرسون کی
مدح مین کئی قصیدے کہے اور کئی مرثیہ منظوم کئے - پہر وہان سے خراسان کو گیا
اور وہان کے امرا و سلاطین کی تعریف مین بہت قصیدے کہے اور عزت و منزلت
حاصل کی - عربی مین ہزار بیت کا دیوان تصنیف کیا - عماد کاتب نے خریدہ مین
اس کی بہت تعریف کی اور لکہا کہ کلبی غزی نے بہت شہرون کی سیر و سیاحت کی
اور دور دراز ملکون مین گیا اور علم کا شیوع کرتا رہا اور جہان گیا وہان کے بزرگون
کی تعریف مین قصیدے کہے اور عزت پائی اور مقبول خاطر خاص و عام ہوا خراسان
اور کرمان مین اس کی بڑی قدر و منزلت ہوئی اور وہان کے رؤسا و عمایدنے
اسکی بہت تعظیم و تکریم کی - ناصر الدین مکرم بن علا وزیر کرمان کی مدح مین ایک
قصیدہ بائیہ تصنیف کیا اور بڑا انعام پایا اور اپنے وقت مین اوستاد فن مشہور ہوا -

اشعار ظرافت انہی اس کے بکثرت ہین آخر مین اس نے شعر کہنا چھوڑ دیا کسی نے
پوچھا کہ آپ نے شعر کہنا کیون چھوڑ دیا ہے اسنے اسکے جواب مین فی البدیہہ یہہ دو شعر کہے

قالوا ہجرت الشعر قلت ضرورۃ ॥ باب الدواعی والبواعث مغلق

لوگون نے کہا کہ تو نے شعر کہنا کیون چھوڑ دیا مینے کہا اسواسطے کہ خواہش کرنے
اور برانگیختہ کرنے والون کے دروازے بند ہوئے ؎

خلت الدیار فلا کریم یرتجی ॥ منہ النوال ولا ملیح یعشق

اور سب ولایتین خالی ہوئین اب نہ کوئی کریم ہے جس سے بخشش اور انعام کی
امید کی جاوے اور نہ کوئی ملیح ہے جسپر عشق لگایا جاوے شہر غزہ مین
سنہ ۴۴۱ھ مین پیدا ہوا۔ اور شہر مرو اور بلخ کے درمیان سنہ ۵۲۴ھ مین فوت ہوا؎
نقل کرتے ہین کہ جب اسکی وفات کا وقت نزدیک پہونچا تو یہہ عجز وانکسار سے رو کر کہنے
لگا کہ مجھے غفور الرحیم کی درگاہ سے ضرور تین چیزون کے باعث امید مغفرت کی ہے
اول میرا مولد امام شافعی کا شہر ہے دوسرا مین پیر فرتوت ہون اور میری عمر
ستر سے زیادہ ہے۔ تیسرا مین مسافرت مین مرونگا۔ پس یہہ کہکر فوت ہوا؎

ابن خفاجہ اندلسی

ابو اسحق ابراہیم بن ابو الفتح بن عبد اللہ بن خفاجہ اندلسی شاعر خوش تقریر
شیرین بیان تہا ابن بسام نے ذخیرہ مین اسکی بڑی تعریف کی اور اس کو
شعرائے مجیدین سے گنا یہہ شاعر اپنے اشعار درر نثار کے عوض امرا و سلاطین
سے صلہ اور انعام کی بالکل خواہش نہ رکہتا تہا ایک دیوان عربی مین نہایت عمدہ
تصنیف کیا۔ شہر شقر مین سنہ ۴۵۰ھ مین پیدا ہوا۔ اور اسی شہر مین ۲۶ ماہ شوال سنہ ۵۳۳ھ
ہجری مین فوت ہوا۔ شقر ایک چھوٹا سا شہر شاطبیہ اور بلنسیہ کے درمیان واقع ہے؎

احمد ارجانی

ابو بکر احمد ناصح الدین بن محمد بن حسین ارجانی تستر اور عسکر مکرم کا قاضی تھا۔ شعر بہت فصیح و بلیغ کہتا تھا۔ عماد کاتب اپنی کتاب خریدہ مین لکھتا ہے کہ ارجانی عنفوان جوانی مین مدرسہ نظامیہ مین رہا اور شعر کی طرف اس قدر مایل تھا کہ اپنی اخیر عمر یعنی سنہ ۵۴۴ھ تک اسی مین مصروف رہا۔ ابن خلکان کہتا ہے کہ مینے اس کے دیوان مین لکھا دیکھا ہی کہ یہہ خوزستان کے شہرون تستر اور عسکر مکرم مین قاضی ناصر الدین ابو محمد عبد القاہر بن محمد اور اسکے بعد عماد الدین ابو العلاء کا نایب رہا۔ شاعر فقیہ تھا۔ یہہ مختلف اشعار اس کے ہین ؎

انا اشعر الفقہاء غیر مدافع ۔۔۔ فی العصر وانا افقہ الشعراء

مین بلا روک ٹوک اپنے زمانہ کے سب فقیہون سے بڑا شاعر ہون یا مین سب شاعرون سے بڑا فقیہہ ہون ؎

احب المرء ظاہرہ جمیل ۔۔۔ لصاحبہ وباطنہ سلیم

مین اوس شخص کو دوست رکھتا ہون جسکا ظاہر اپنے دوست کے حق مین نیک اور باطن سلیم ہو

مودتہ تدوم لکل ہول ۔۔۔ وہل کل مودتہ تدوم

اوس کی دوستی ہر ایک خوف و خطر مین ہمیشہ رہتی ہے اور کیا ہر ایک شخص کی دوستی ہمیشہ رہتی ہے۔ اس نے عربی مین ایک دیوان نہایت عمدہ تصنیف کیا سنہ ۴۶۰ھ مین پیدا ہوا۔ اور ماہ ربیع الاول سنہ ۵۴۴ھ مین شہر تستر یا عسکر مکرم مین فوت ہوا ؎

ابن منیر شاعر

ابو الحسین احمد بن منیر بن احمد بن مفلح طرابلسی مہذب الدین عین الزمان لقب شاعر بے نظیر تھا اسکا باپ طرابلس کے کوچون اور بازارون مین شعر گاتا پھرتا تھا صغر سنی مین اس نے قرآن مجید حفظ کر لیا اور جوان ہوتے ہی علم ادب مین کمال پیدا کیا اور ایک دیوان عربی مین نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا اور دمشق مین آکر

سکونت اختیار کی - ابن منیر اور ابو عبد اللہ محمد بن نصر بن صغیر المعروف بابن قیسرانی
مین بڑے سخت تعصب و مناقشے ہوتے رہے اور ایک دوسرے کی مذمت مین قصیدے
لکھتے رہے ابو المجد قاضی سویداء بیان کرتا ہے کہ ملک شام مین دو شاعر ابن منیر
اور ابن قیسرانی یگانہ زمانہ تھے - اور اکثر ابن منیر ابن قیسرانی کو ملامت کرتا تھا کہ ابن
قیسرانی ایسا منحوس ہے کہ جس کے وہ ہمنشین ہوتا ہے وہ ضرور ہی رنج والم مین
پڑتا ہے اتفاقاً اتابک عماد الدین زنگی حاکم شام نے جب قلعہ جعبر کا محاصرہ کیا تو اوسکی
محفل مین کسی نے ابن منیر کا شعر گایا اتابک زنگی کو وہ شعر نہایت پسند آیا اوس نے
حلب کے حاکم کی طرف خط لکھا کہ ابن منیر کو ہماری طرف جلدی بھیجو حاکم حلب نے
خط دیکھتے ہی ابن منیر کو اوس کی طرف روانہ کیا - پس ابن منیر جس رات اتابک
کے پاس پہنچا اوسی رات اتابک مقتول ہوا اور ابن منیر ہمراہ لشکر کے حلب مین
واپس آیا ابن قیسرانی نے کہا کہ اے ابن منیر یہہ باعث تیرے تکبر اور طعنہ زنی کا
ہے جو تو ہر وقت مجھسے کرتا تھا - ابن منیر طرابلس مین ۴۷۳ھ مین پیدا ہوا -
اور ماہ جمادی الآخر ۵۴۸ھ مین شہر حلب مین فوت ہوا - ابن خلکان لکھتا ہے کہ
ابن منیر کی قبر پر مینے یہہ شعر لکھے ہوئے دیکھے ؎

مَن زار قبری فلیکن موقناً ۔ ان الذی القاہ یلقاہ

جو شخص میری قبر کی زیارت کرے یقیناً جان لے کہ جس نے مجھے مارا ہے وہ اوسی کو بھی مار دیگا

فیرحم اللہ امرأ زارنی ۔ وقال لی یرحمک اللہ

خدا تعالی اوس بندہ پر رحم کرے جس نے میری قبر کی زیارت کی اور یرحمک اللہ کہا

رشید بن زبیر غسانی

قاضی رشید ابو الحسین احمد بن قاضی رشید ابو الحسن علی بن قاضی رشید ابو اسحق
ابراہیم بن محمد بن حسین بن زبیر غسانی نادری علوم ظاہری و باطنی واقف مسایل

...وطن کبیب تہا- کتاب الجنان اور ریاض الاذہان علاوہ ... ان مین لکہی اور ایک دیوان عربی مین نہایت عجیب و غریب ... ۲۷ھ مین شعر کہنا شروع کیا تہا عماد کاتب نے کتاب السیل والذیل مین اسکی تکلم اور شعر کی بڑی تعریف کی ۵۹۵ھ مین شہر اسکندریہ مین ناظر دیوان شاہی ہوا- اور ماہ محرم ۶۳۲ھ مین ظلماً قتل کیا گیا فنانی قوم ارد سے ایک قبیلہ کا نام ہے جو یمن مین بانی غسان کا پینے سے غسانی مشہور ہوئے اور غسانیون کا مفصل حال ہمینے تاریخ عرب مین لکہا ہے ؏

ابن رفاعی

ابو العباس احمد بن ابو الحسن علی بن ابو العباس احمد المعروف با بن رفاعی علم و عمل مین کامل اور شعر گوئی مین یگانہ تہے ہزارون آدمی آپکے معتقد اور ہر طرح کے فیوضات آپ سے جاری تہے طایفہ رفاعیہ اور بطائحیہ آپکی طرف منسوب ہے آپکے معتقد ایسے صاحب کرامت تہے کہ زندہ سانپ کو کہا جاتے تہے اور گرم تنور مین داخل ہوکر اونکو سرد کردیتے تہے اور علمای کرام آپ سے مستفیض ہونے کے لئے ممالک دور و دراز سے آتے تہے اور اپنا مقصود حاصل کرکے واپس جاتے تہے آپ شعر نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کرتے تہے چنانچہ آپ کے ایک قصیدے کے چند شعر یہان لکہے جاتے ہین ؏

اذا جنّ لیلی هامَ قلبی بذکرکم ۔۔۔ انوح کما ناح الحمام المطوّقُ

جسوقت اندہیری رات چہا آتی ہے تو میرا دل تمہارے ذکر سے حیران و پریشان ہو اٹہتا اور مین قمری طوق دار کی طرح نوحہ کرتا ہون ؏

وفوقی سحابٌ تمطر الهمّ والاسیٰ ۔۔۔ وتحتی بحارٌ بالجوی تتدفّقُ

میرے اوپر ایسے بادل ہین جو غم و الم کا مینہہ برساتے ہین اور میرے نیچے ایسے دریا ہین جو روز سے پانی درد اور فراق کا بہاتے ہین ؏

سَلوا امَّ عمرٍو کیفَ باتَ اسیرُھا   تفکُّ الاساریٰ دونَهُ وَھُوَ موثقُ

ام عمرو سے پوچھو کہ اوس کے قیدی نے رات کسطرح کاٹی ہوگی جبکہ اور قیدی اوسکے
پاس رہا کیے جاتے تھے اور وہ بند تہا ؀

فلاَ ھوَ مقتولٌ ففی القتلِ راحۃٌ   ولا ھوَ ممنونٌ علیہِ فیطلقُ

پس نہ وہ قتل کیا گیا کیونکہ قتل مین اسکے لیے راحت تہی اور نہ اوس پر احسان کیا گیا تاکہ
رہا کیا جاتا - ۲۲ - جمادی الاول سنہ ٥٧٨ھ مین قریہ ام عبیدہ مین فوت ہوئے - ام عبیدہ
عراق کے بطایح کے درمیان ایک گانو کا نام ہے اور بطایح عراق کے قریب چند گانو
ہین جو سنگریزے والی زمین پر جہان پانی کا گذر ہوتا ہے واقع ہین اور ملک عراق
مین اون کی بڑی شہرت ہے رفاعی رفاعہ کی طرف منسوب ہے اور رفاعہ ایک مرد
عربی کا نام ہے ؀

اسعد بن مماتی

ابو المکارم اسعد بن خطیر ابی سعید مہذب بن مینا مماتی مصری نصرانی ناظم و ناثر مجمع
الفضایل و منبع الفواضل تہا اور مصر مین بعہدہ ناظر دیوان شاہی پر ممتاز رہا - اس نے
بہت عمدہ عمدہ تصنیفات کین چنانچہ سلطان صلاح الدین کے احوال مین نظم مین ایک عمدہ
کتاب تصنیف کی اور کتاب کلیلہ دمنہ کو منظوم کیا اور ایک عمدہ دیوان عربی مین تصنیف
کیا - یہہ شخص آبا و اجداد سے شاعر چلا آتا ہے عماد کاتب نے اپنی کتاب خریدہ مین
اسکی تعریف کی اور لکہا کہ مین اسعد مذکور سے شہر قاہرہ مین ملا تہا اُسوقت وہ ملک
ناصر کے لشکر کا متولی تہا اور لشکر کے کل آدمی معہ اپنے متولی اسعد کے نصرانی تہے یہہ
شخص ملک صلاح الدین کیوقت مین مشرف باسلام ہوا صفی الدین وزیر سے ڈر کر
ملک ظاہر سے پناہ لینے کے واسطے حلب کی طرف بہاگ گیا ٦٢ سال کا ہوکر یک شنبہ کے
دن ماہ جمادی الاول سنہ ٦٠٦ھ مین فوت ہوا مماتی اسکے جد ابو ملیح کا لقب ہے ؀

نفیس قطرسی

ابو العباس احمد بن ابو القاسم عبد الغنی بن احمد بن عبد الرحمان بن خلف بن مسلم لخمی منعوت به نفیس ادیب اور شاعر بے نظیر تہا عربی مین اس نے ایک دیوان نہایت عمدہ تصنیف کیا اور اوس کے بعض قصیدون مین امیر شجاع الدین جلدک والی دمیاط کی تعریف کی - نفیس قطرسی ستر سال کا ہوکر ۲۴ ربیع الاول سنہ ۶۰۳ھ مین شہر قوص مین فوت ہوا - قطرس اس کے جد کا نام ہے اور لخمی لخم بن عدی کی طرف جسکا نام مالک ہے منسوب ہے اور مالک جذام کا بہائی ہے اور جذام کا نام عمرو بن عدی ہے دونون بہائیون مین ایک مرتبہ سخت جہگڑا ہوا تہا جس مین عمرو نے مالک کو لخم یعنے تپانچہ مارا اور مالک نے عمرو کو ہاتہہ پر چہری ماری جس سے اوسکا ہاتہہ کٹ گیا لخم اور جذام کے معنی کاٹنے کے ہین - اسدن سے مالک کا نام لخم اور عمرو کا نام جذام پڑگیا اور دونون قبیلے اسکے نام سے مشہور ہوئے - ان قبائل کا مفصل ذکر تاریخ عرب مین کیا گیا ہے ؁

ابراہیم ظہیر الدین قاضی سلامیہ

ابو اسحق ابراہیم بن نصر بن عسکر الملقب بظہیر الدین عراق کا باشندہ تہا مدرسہ نظامیہ مین اس نے تعلیم پائی اور علم فقہ اور حدیث مین کمال پیدا کیا اور سلامیہ مین عہدہ قضا پر ممتاز ہوا - اور مدت تک وہین قاضی رہا مگر آخر اسپر شعر کا شوق اسقدر غالب ہوا کہ شب و روز اسی شغل مین رہتا تہا پنجشنبہ کے دن ۳ ماہ ربیع الآخر سنہ ۶۱۰ھ مین سلامیہ مین فوت ہوا ؁

صلاح الدین اربلی

ابو العباس احمد بن عبد السید بن شعبان اربلی شاعر رطب اللسان اور عذب البیان تہا امام غزالی کی خلاصۃ الفقہ کو اکثر یاد کرتا تہا ماہ محرم سنہ ۶۱۸ھ مین بادشاہ نے اسکو

قید کر دیا مدت تک قید مین رہا پہر اس نے یہہ دو بیت -

اِصْنَعْ مَاشِئْتَ اَنْتَ الْمَحْبُوب　　مَالِی ذَنْبٌ بَلٰی کَمَا قُلْتَ ذُنُوب

هَلْ تَسْمَحُ بِالْوِصَالِ فِی لَیْلَتِنَا　　تَجْلُو صَدَأَ الْقَلْبِ وَتَعْفُو وَالْقُلُوب

تصنیف کرکے ایک رقاصہ کی طرف بادشاہ کی محفل مین گانے کے لئے لکہہ بہیجے رقاصہ نے وہ شعر گائے بادشاہ نے پوچہا یہہ شعر کس شاعر کے ہین رقاصہ نے اس کا نام بتلا یا بادشاہ نے اُسی وقت اس کو رہا کر دیا اور آگے سے بڑہکر اس کی عزت و توقیر کرنے لگا اور ایک منصب جلیل عطا فرمایا یہہ شاعر ۲۰ ذی الحجہ سنہ ۶۳۱ مین اس جہان فانی سے ملک جاودانی کو مرخص ہوا ؁

ابن خلّکان

ابو العباس احمد بن ابراہیم بن ابی بکر بن خلکان بن تاوق بن عبداللہ بن شاکل بفتح کاف بن حسین بن ملک بن جعفر بن یحیی بن خالد برمکی قاضی القضاۃ شمس الدین اربلی سر دفتر علماء نامدار و سرآمد فضلائے عالی تبار علم فقہ و حدیث اور ادب اور تاریخ اور نحو و عروض اور لغت اور نقد شعر مین بے نظیر تہا نظم و نثر دونون نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کرتا تہا عربی مین تاریخ وفیات الاعیان المشہور بتاریخ ابن خلکان جو جمّ الفوائد کثیر المنافع ہے اسنے تصنیف کی - یہہ فاضل مدت تک ملک مسعود بن مظفر والی حمات پر عاشق رہا اور ایک مرتبہ اوسکے ہجر و فراق مین تمام رات یہہ شعر پڑہتا رہا ؂

اَنَا وَاللّٰهِ هَالِكٌ　　آيِسٌ مِنْ سَلَامَتِي

مین خدا کی قسم مرنے والا اور اپنی سلامتی سے مایوس ہون ؂

اَوْ اَرٰى الْقَامَةَ الَّتِي　　قَدْ اَقَامَتْ قِيَامَتِي

یا وہ قد و قامت دیکہون جس نے میری قیامت برپا کی - یہہ فاضل کئی مدرسون مین مدرس رہکر پہلے مصر مین چند مدت تک قاضی رہا پہر ملک شام کی قضا اسکو ملی دس برس

کے لیے ... ان سے معزول ہوا اور سات سال تک خانہ نشین رہا۔ پہر دوبارہ قضائے شام پر مامور ہوا۔ گیارہوین ربیع الاول پنجشنبہ کے دن نماز عصر کیوقت ۶۰۸ سنہ مین پیدا ہوا اور ۷۳ سال کا ہوکر شنبہ کے دن ماہ رجب ۶۸۱ سنہ مین پانچ روز بیمار رہکر دمشق مین فوت ہوا۔ اربل نام شہر کا ہے جو نہر دجلہ کے مشرقی کنارہ پر موصل کے قریب واقع ہے بعضے خلکان کی وجہ تسمیہ اسطرح بیان کرتے ہین کہ یہہ شخص اپنے بزرگون کی تعریف سے اپنا فخر ظاہر کرتا تہا اور کہتا تہا کان ابی کذا وکان جدی کذا پس کسی نے اس کے جواب مین کہا خل کان یعنی کان کا ذکر چہوڑ دے اور اپنے علم وفضل پر فخر کر۔

ابو الفدا

ملک موید عماد الدین ابو الفدا اسمٰعیل والی حمات ابن سلطان ملک افضل نور الدین ابو الحسن علی کردی دمشق کا حاکم تہا پہر ملک ناصر نے اسکی کمال خدمت واطاعت دیکہکر اسکو حمات کا حاکم بنایا یہہ شخص کئی علم جانتا تہا لیکن سب سے علم ہیئت مین بڑا کامل اور اہل علم کا دوست اور قدر شناس تہا اثیر الدین ابہری مدت تک اس کے پاس رہا اسنے اُسکا معقول وظیفہ مقرر کیا ہوا تہا اور جمال الدین محمد بن نباتہ کو ہر سال چہہ سو درم علاوہ انعام اور صلونکے دیتا تہا یہہ شخص بڑا ناظم وناثر تہا صغر سنی مین اسنے کتاب الموازین تصنیف کی پہر فقہ مین نظم الحاوی اور تاریخ مین المختصر فی اخبار البشر جواب تاریخ ابو الفدا کے نام سے مشہور ہے اور کتاب الکناش کئی جلدون مین اور کتاب تقویم البلدان جغرافیہ مین تصنیف کین۔ تاریخ ابو الفدا نہایت عمدہ تاریخ ہے جس مین حضرت آدم سے لیکر آٹہوین صدی کے ابتدا تک حال ہے اور تقویم البلدان جغرافیہ مین بے نظیر کتاب ہے اور یہہ دونون کتابین اسکی معلومات وسیع پر دلالت کرتی ہین اور مستند مانی ہین یہہ فاضل بادشاہ ساٹہہ برس کا ہوکر ۷۳۲ سنہ مین فوت ہوا۔

شرف الدین

اسمٰعیل سنہ ۷۳۵ ہجری مین شہر یمن مین پیدا ہوا اور زُبید مین سکونت اختیار کی یہہ شخص
نہایت ذکی اور ذہین اور متقی تہا - کتاب عنوان الشرف اور مختصر الہدایہ اور اور عمدہ
کتابین اسنے تصنیف کین سلطان ناصر احمد بن اسمٰعیل کے وقت مین اسکو منصب
جلیل حاصل ہوا اور سنہ ۸۳۷ ہجری مین فوت ہوا ؏

ابن عرب شاہ

شہاب الدین احمد بن محمد بن عبد اللہ دمشقی انصاری المعروف با بن عرب شاہ فاضل
اجل اور ادیب کامل تہا - علم صرف نحو - بدیع - بیان - معانی - عروض - شعر وغیرہ مین
کمال دسترس رکہتا تہا - عجائب المقدور فی تاریخ تیمور المعروف بتاریخ تیموری اسنے
عربی مین تصنیف کی اور اُسمین خوب داد فصاحت دی - کتاب مذکور کی عبارت اول سے
آخر تک شستہ اور مقفی ہے عربی اُسکی اگرچہ قدما کی طرز پر نہین لیکن اُسکے اپنے زمانہ کی
بول چال کے مطابق ہے خود ہی وہ کہتا ہے کہ مینے یہہ کتاب ابناء زمانہ کی ڈہنگ
پر لکہی ہے اگر اسمین عرب عربا کی طرز پر چلتا تو جیسا میرا ارادہ تہا ویسا ہی انشاءاللہ
لکہتا لیکن ناچار ہون کیونکہ لوگون کو علم ادب کی طرف سے بالکل بے اعتنائی ہے یہہ
قول اوسکا بطور کسر نفسی ہے ورنہ اب بہی اُسکی کتاب قابل تعریف و لائق توصیف ہے اور
اہل فن کے نزدیک مقبول ہے - ابن عرب شاہ نے اس کتاب مین تیمور کی بڑی مخالفت
کی ہے اور اُسکی حق مین بہت سخت الفاظ لکہی ہین یہہ فاضل نوین صدی ہجری مین فوت ہوا ؏

مولانا احمد ہندی

مولانا احمد ہندی تہانیسری علم فقہ و حدیث و تفسیر و تصوف و ادب وغیرہ مین یگانہ زمانہ
تہے امیر تیمور گورگان کے یہان انکی بڑی عزت تہی چنانچہ اخبار الاخیار مین شیخ
عبد الحق نے لکہا ہی کہ جس وقت امیر تیمور نے دہلی کو فتح کیا اور مولانا صاحب کی فضیلت
معتبر لوگون سے سنی تو ملاقات کا خواہان ہوا اور مولانا صاحب کو دربار مین بلوا کر بڑی

عزت وحرمت کی اور اپنے فضلا او رہمنشینون مین شامل کیا - ایکروز مولانا صاحب اور شیخ الاسلام نبیرۂ برہان الدین مرغینانی مصنف ہدایہ مین امیر تیمور کے دربار مین مقدم اور موخر بیٹھنے کی بابت گفتگو ہوئی امیر تیمور نے کہا کہ شیخ الاسلام مصنف ہدایہ کا نبیرہ ہے مولانا احمد نے کہا کہ جب خود صاحب ہدایہ جو جد بزرگ وار انکا ہے ہدایہ کے کئی مسایل مین خطا کر گیا ہے اگر یہہ ایک جگہہ خطا کرین تو کیا تعجب ہے شیخ الاسلام نے جواب دیا کہ وہ کونسے محل خطا کے ہین ثابت کرو - مولانا احمد صاحب نے اپنے فرزندون اور شاگردون سے فرمایا کہ کہڑی ہو کر وہ مواقع بیان کرو امیر تیمور نے انکی نام وناموس کا لحاظ کر کے مباحثہ کو دوسرے موقعہ پر موقوف رکہا - جب امیر تیمور ہند سے روم کیطرف گیا تو مولانا احمد صاحب معہ اپنے اہل وعیال کے کالپی مین سکونت پذیر ہوئے اور وہان اخیر عمر تک درس دیتے رہے چنانچہ اب اونکی قبر شہر کالپی مین زیارت گاہ مخلوقات ہے آپ نے ایک قصیدہ دالیہ عربی مین نہایت فصیح و بلیغ تصنیف فرمایا جس کے پہلے شعر یہہ ہین ؎

اطار لبی حنین الطائر الغرد ۔ وهاج لوعة قلبی الذایب الکمد

جانور خوش الحان کی دردناک آواز نے میرا عقل اڑا دیا - اور میرے دل حیران اندوہگین کی سوزش کو اوس کی آواز نے برانگیختہ کیا ؎

واذکرنی عهودا بالحمی سلفت ۔ حمامة صدحت من لاعج الکمد

اور مجکو وہ زمانے جو کہ حمی مین گذرے ہین کبوتری کی آواز نے جو کہ جگر کی سوزش سے کرتی ہتی یاد دلائے ؎

باتت تورقنی والقوم قد هجعوا ۔ ما بین مضطجع منهم ومستند

اور مجہے وہی رات کو جگاتی ہتی اوسحال مین کہ سب لوگ پہلو پر یا تکیہ لگا کر سوتے تہے ؎

خیالی احمد بن موسی المشہور بخیالی مبادی علوم کے اپنے باپ سے پڑہے اور اون کی تکمیل

مولی خضر بیک سے کی اور مدرسہ سلطانیہ بروسا کا مدرس ہوا پہر اور مدرسون مین بہی چند روز مدرس رہا جب تاج الدین ابراہیم المعروف بابن حسیب والد خطیب زادہ کا فوت ہوا۔ تو وزیر محمود پاشا نے سلطان محمد خان سے مدرسہ ازنیق کی مدرسی کے لیئے اسکی سفارش کی بادشاہ نے کہا یہہ وہ شخص ہے جس نے شرح عقائد کے حواشی مین تیرا نام درج کیا ہے وزیر نے کہا ہان وہی شخص ہے۔ بادشاہ نے کہا وہ ضرور اس مدرسہ کا مستحق ہے لیکن خیالی نے اون دنون حج کی تیاری کی ہوئی تہی پس جب قسطنطنیہ مین آیا تو وزیر نے اسکو اس امر کی اطلاع دی۔ خیالی نے کہا کہ اگر تو مجکو اپنی وزارت اور بادشاہ اپنی سلطنت دیدے تو بہی مین اس سفر کو نہ چہوڑونگا پس حج کیواسطے گیا اور وہان سے واپس آکر مدرس ہوا لیکن تہوڑے ہی دنون مین ۳۳ سال کی عمر مین سنہ ۸۶۲ھ مین فوت ہوا۔ یہہ اسقدر نحیف البدن تہا کہ اسکا ہاتہہ معہ بازو کے اسکی انگشت سبابہ اور انگوٹہی کے حلقہ مین آجاتا تہا اور ہمیشہ علم و عبارت مین مصروف رہتا تہا۔ رات دن مین صرف ایک ہی مرتبہ طعام کہاتا تہا۔ مولی غیاث الدین المعروف بہاپاشا چلپی وغیرہ اسکے شاگردونمین سے ہین۔ شرح عقاید نسفی پر اسنے نہایت عمدہ مختصر حواشی لکہے جو آجکل متداول ہین اور شرح تجرید پر بہی حواشی لکہے اور اپنے استاد مولی خضر بیگ کی کتاب نظم عقاید کی شرح کی ؁

اسعدی شاعر

اسعدی بن ناجی بیگ علم اپنے قاسم المعروف بقاضی زادہ سے حاصل کیا اور بروسا مین مدرس مقرر ہوا پہر قسطنطنیہ کے آٹہہ مدارس مین سے ایک مدرسہ پر مقرر ہوا سید شریف کی شرح مفتاح پر اس نے حواشی لکہے اور قصاید عربی وغیرہ تصنیف کیئے اور سنہ ۹۲۲ ہجری مین فوت ہوا۔ اسکا ایک بہائی جعفر چلپی انشاپردازی مین ید طولی رکہتا تہا جس سے سلطان بایزید خان نے اوسکو اپنا درباری بنالیا تہا ؁

حرف الباء

بشّار بن بُرد عقیلی

ابومعاذ بشّار بن برد بن یرجوخ عقیلی شاعر نامور تہا اسکے بزرگ طخارستان کے رہنے والے تہے اور مہلّب بن ابوصفرہ کے قیدیون مین سے تہے یہہ شخص بحالت رقیت پیدا ہوا اور ایک عورت عقیلیہ نے اسکو آزاد کیا اسواسطے بشّار اسکیطرف منسوب ہوکر عقیلی مشہور ہوا نابینا مادرزاد تہا اور مرعث اسکا لقب تہا کیونکہ رعث کان کے بالے کو کہتے ہین اور اسکے کانون مین چہوٹی عمر مین بالے ہتے بصرہ مین رہتا تہا پہر بغداد مین آکر اقامت گزین ہوا - بشّار اور ابونواس دونون خلیفہ مہدی کے معزز شعرا اور مادحین سے تہے اور انہون نے کئی قصیدے مہدی کی صفت مین کہے - ایک روز ظہر کیوقت مہدی خیزران کنیزک کے حجرہ مین گیا آگے وہ اتفاقاً غسل کر رہی تہی اور اوسکے سر کے بال بدن پہ پڑے ہوئے تہے مہدی کنیزک کو اس حال مین دیکہکر بہت خوش ہوا اور مجلس کیطرف واپس آکر پوچہا کہ کوئی شاعر ہے - ابونواس اور بشّار دونون حاضر ہوئے خلیفہ نے کہا کہ جو میرے دل مین ہے اوسکو شعرون مین بیان کرو پہلے بشّار نے چند شعر کہہ کر پیش کئے جس سے خلیفہ نے خوش ہوکر فرمایا کہ خدا کی قسم شعر تو اچہے ہین مگر میرے حال کے مطابق نہین پہر ابونواس نے یہہ شعر کہے ؛

وَغَابَ الصُّبحُ مِنهَا تَحتَ لَیلٍ ۔۔۔ وَظَلَّ المَاءُ یَجرِی فَوقَ مَاءِ

اوس محبوبہ سے صبح رات مین غایب ہوئی اور پانی اوپر پانی کے جاری ہوا یعنی اسکے بال جو سیاہ رات جیسے کالے تہے اون مین اوسکا بدن جو صبح کی مانند سفید تہا غایب ہوا اور پانی اوسکے بدن پر جو پانی کیطرح صاف و شفاف تہا جاری ہوا ؛

فَسُبحَانَ الالٰہِ وَقَد بَرَاهَا ۔۔۔ کَاَحسَنِ مَا یَکُونُ مِنَ النِّسَاءِ

وہ خدا پاک ذات ہی جسنے اوسی سب عورتون سے جیسا کہ چاہیئے خوبصورت پیدا کیا خلیفہ نے خوش ہوکر کہا کہ او کمبخت ابونواس کیا جب مین اندر گیا تہا تو تو میرے ساتہہ ہی تہا ابونواس نے کہا کہ حضور کی توجہ سے جو میرے دل مین آیا مینے عرض کیا مہدی نے اوسوقت ابونواس کو چار ہزار درم عطا فرمایا۔ بشار آگ کو خاک پر ترجیح دیتا تہا اور ابلیس کی تلبیس کو حق پرجانتا تہا نعوذ باللہ من ذلک اور اس باب مین اسکا یہہ شعر ہے ؎

الارض مظلمة والنار مشرقة والنار معبودة مذ كانت النار

زمین سیاہ ہے اور آگ روشن اور آگ جب سے پیدا ہوئی ہے پرستش کی گئی ہے۔ مہدی نے اس باعث سے بشار کو فرقہ زنادقہ سے سمجہکے ستر درہ مارنیکا حکم دیا جس سے وہ نوے سال کی عمر سے زیادہ ہوکر ۱۶۷ھ مین مرگیا اور اوسکی متعلقین نے اوسکی لاش کو بصرہ مین لیجا کر دفن کیا ؎

مازنی نحوی

ابوعثمان بکر بن محمد بن عثمان وقیل بقیة وقیل عدی بن حبیب مازنی البصری نحوی عالم نحو اور ادب مین امام وقت تہا علم ادب ابوعبیدہ اور اصمعی اور ابوزید انصاری وغیرہ سے حاصل کیا مبرد نحوی اسکا شاگرد ہی مازنی نے کتاب ما تلحن فیہ العامة۔ کتاب الالف واللام۔ کتاب التصریف۔ کتاب العروض۔ کتاب القوافی۔ کتاب الدیباج تصنیف کین اور پرہیزگار اسقدر تہا کہ ایک ذمی اس سے کتاب سیبویہ پڑہنے کیواسطے گیا اور کہا کہ اس کتاب کے پڑہا دینے پر مین آپکو سو دینار دونگا مازنی نے نہ مانا ذمی نے کہا اے شیخ آپ اس فقر و فاقے اور افلاس مین ہین اور مین آپکو سو دینار دیتا ہون تسپر بہی آپ نہین مانتے۔ مازنی نے کہا کہ سیبویہ کی کتاب مین تین سو سے زیادہ آیات قرآنی ہین مین نہین چاہتا کہ اونکو ذمی پڑہے اور غیرت دین اور حمیت اسلام بہی اس بات کا تقاضا نہین کرتی۔ ایکدفعہ کسی مغنیہ نے خلیفہ واثق باللہ کے دربار مین ایک شعر پڑہا اور اوسکی الفاظ کے اعراب مین نحاۃ حاضرین مین مباحثہ ہوا مغنیہ نے کہا مجہے میرے اوستاد مازنی نے

یون ہی پڑہا ہے ابوعثمان مازنی وہان بلوایا گیا خلیفہ نے اوسّے پوچہا کہ توکس قبیلہ سے ہے ابوعثمان نے کہا مازن سے خلیفہ نے کہا کون سی مازن سے مازن تمیم یا مازن قیس یا مازن ربیعہ سے مازنی نے کہا مازن ربیعہ سے خلیفہ نے اوسکی قوم کی لغت سی گفتگو شروع کی اور اوسمین میم کو با سے اور با کو میم سے بدلتی ہین اس لیئے خلیفہ نے پوچہا - با اسمک یعنی تیرا نام کیا ہی مازنی کہتا ہے پس مجہی نامناسب معلوم ہوا کہ اپنی قوم کے لغت کی مطابق بار کو میم سے بدلکر بکر کی جگہہ مکر کہتا اون آخر مینے کہا کہ میرا نام بکر ہے خلیفہ نے میرے ارادہ کو فراست سی جانا اور بڑا خوش ہوا اور جو کچہہ مجہسے دریافت کرتا تہا وہ دریافت کرکے بڑی تعظیم وتکریم کی اور ہزار دینار دیکر رخصت کیا - مازنی ۲۴۹ سنہ مین شہر بصرہ مین فوت ہوا ؛

بطین شاعر

بطین شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان تہا عبداللہ بن معتز کہتا ہی کہ بطین کا قد بارہ بالشت کا تہا اور اوسوقت کوئی اسکے برابر طویل القامت نہ تہا بدشکل اور سیاہ رنگ اسقدر تہا کہ جو اوس کو دیکہتا تہا جن سمجہہ کر کلام کا خواہان نہ ہوتا تہا اور فاسق بدکار بے باک از حد تہا حماقت مین ہبنقہ کا بڑا بہائی تہا مگر شعر مین اسکی طرز زمانہ جاہلیت کے شعرا کی تہی اور بہت شستہ اور لطیف شعر کہتا تہا - ابن معتز طبقات مین بیان کرتا ہے کہ بطین اہل رعلہ کی ایک کنیز کہ یہودیہ تہی پر عاشق ہوا اور اوسکے مالک سی نکاح کی درخواست کی مگر جب اوسنے دیکہا کہ اوس قوم کے لوگ نہین مانتے تو دو برس تک یہودی بنا رہا اور اوس سی نکاح کرکے پہر مسلمان ہوا - ابن معتز حصین سے روایت کرتا ہے کہ ایک مرتبہ بطین سے میری ملاقات ہوئی تو اوسنی بیان کیا کہ ایکدفعہ ابونواس مصر سے عراق کو جا رہا تہا مینے سنا کہ وہ ہمارے شہر حمص کے پاس سے گذریگا اسلئے مین اسکی تلاش کیواسطے باہر گیا اور ایک آدمی سے پوچہا کہ ابونواس کہان ہے اوسنے کہا ... ابہی مین ... گیا تو ایک مرد جسے حشمت اور شوکت کے ساتہ بیٹہا ہوا پایا مین نے ... پوچہا کہ ابونواس کہان ہے اوسنے کہا کہ شاید تو کفر کی سیاہی سے اندہا ہی پہچان

متلمس

جریر بن عبد المسیح بن عبد اللہ بن زید بن دوفن بن حرب بن وہب بن جلی بن احمس بن ضبیعۃ الاضم بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان متلمس لقب شاعر جاہلی حماسی ہے اس نے اور اسکے بہانجے طرفہ بن عبد نے جو صاحب دوسری معلقہ کا ہے عمرو بن ہند لخمی حیرہ کے بادشاہ کی ہجو کی تھی عمرو کو جب یہہ خبر پہونچی اسنے اپنا غصہ ظاہر نکیا اور خاموش رہا۔ پہر دونون نے ملک مذکور کی مدح کی عمرو نے عامل حیرہ کیطرف اس مضمون کا خط لکہکر ان دونون کے ہاتہہ مین دے کہ جب یہہ دونون تیرے پاس پہونچین تو جلدی انکو قتل کرڈالنا اور انکو سمجہایا کہ تمہارے صلہ کی بابت مینے اس مین لکہا ہے راستہ مین متلمس نے طرفہ سے کہا کہ اگر بادشاہ نے ہمین کچہہ انعام دینا ہوتا تو خود دیدیتا اب ہم ان کو پڑہوا تے ہین۔ اگر انمین صلہ کی بابت کچہہ ہوا تو چلین گے ورنہ راستہ سے بہاگ جاوینگے۔ طرفہ نے کہا مین بادشاہ کے خط کو ہرگز نہین پڑہواتا متلمس نے کہا مین ضرور پڑہواتا ہون ایسا نہو کہ مفت مین جان ضایع ہو الغرض اوسنے خط کہول کر ایک حیرہ کے لڑکے سے پڑہوایا۔ لڑکے نے کہا اے متلمس اسمین تیرے قتل کر دینیکا حکم لکہا ہے متلمس یہہ سنکر حیران ہوا اور طرفہ سے کہا کہ تو بہی اپنے خط کو کہولکر پڑہوالے مبادا تیرے خط مین بہی ایسا ہی لکہا ہو طرفہ نے جہالت سے کہا کہ کیا مجہہ اوس نے قتل کروا کر میرے کل قبیلہ کو اپنا دشمن بنانا ہے پس طرفہ حیرہ مین جاتا ہی مارا گیا اور متلمس وہان سے بہاگ نکلا اب صحیفہ متلمس عرب مین اوس شخص کے حق مین ضرب المثل ہے جو اپنے اوس صحیفہ کو پڑہے جس مین اوسکی قتل کا بیان ہوا اور یہہ شعر متلمس کا اس واقعہ مین ہے

جزانی ابو لخم علی ذات بیننا جزاء سنمار وما کان ذا ذنب

جیسے سنمار بے گناہ کو جزا ملی تہی ویسی ہی مجہے ابو لخم نے جزا دی سنمار ایک معمار کا نام ہے جسنے نعمان بن منذر بادشاہ یمن کیواسطے ایک بہت عمدہ اور عجیب و غریب مکان بنایا تہا بادشاہ نے اسکی عوض مین اُسکو مکان سے گروا کر مروا دیا تاکہ کسی اور کیواسطے ایسا مکان نہ بنا دیوے چنانچہ اس ظلم کی باعث بادشاہ تمام عرب مین ظالم مشہور ہوا۔

حطیئہ شاعر

ابو ملیکہ جرول بن اوس بن مالک المشہور بحطیئہ فصحای عرب سے مشہور شاعر مخضرمی ہوا ہی پہلے
اسنے اسلام قبول کیا لیکن پہر مرتد ہوگیا - مدح ہجو - فخر - نسیب مین بہت اچھا شعر کہتا تہا لیکن
بیوقوف اور شریر پہلے درجہ کا تہا کہتے ہین کہ اسکا لقب حطیئہ اسواسطے پڑا کہ یہ نہایت کوتاہ قامت
تہا اور یہ بہی وجہ بیان کرتے ہین کہ اسنے ایکدفعہ ایک مجلس مین گوز مارا تہا لوگون نے پوچھا یہ کیا
ہے اسنے کہا یہ صرف حطاۃ ہے اسلیے اسکا لقب ہی حطیئہ پڑگیا اسنے زبرقان بن بدر کی ہجو مین
شعر لکہے تہے اُسنے حضرت عمرؓ کے پاس آکر استغاثہ کیا حضرت عمرؓ نے اسکو بلواکر شعر سنے اور حسان
شاعر سے پوچھا کہ انمین ہجو ہے اُسنے تصدیق کی حضرت عمرؓ نے اسکو قید کردیا پہر عبدالرحمن بن
عوف نے حضرت عمرؓ سے سفارش کرکے اسکو قید سے رہا کرایا - جب حطیئہ کے مرنیکا وقت قریب پہونچا
تو اسکی قوم کے لوگون نے اس سے آکر پوچھا کہ اے ابو ملیکہ کچھہ وصیت کر اسنے کہا ویل للشعر من
رواۃ السوء پہر کسی نے کہا فقرا اور مساکین کے باب مین کچھہ وصیت کر اسنے کہا اونکو
مانگنے سے باز رہنا چاہیے کیونکہ یہ تجارت بے نقصان ہے پہر انہون نے پوچھا کہ تیرا مال کسطرح
تقسیم کرنا چاہیے اسنے کہا میری اولاد سے عورت کو مرد کی نسبت دوگنا دینا چاہیے انہون نے
کہا اسلام مین خدا کا حکم نہین اس شریر نے کہا یون میرا حکم ہے پہر اُنہون نے کہا یتیمون کے باب
مین تو کیا وصیت کرتا ہے اسنے کہا اونکا مال و اسباب اپنے تصرف مین لاؤ اور اُنکی والدہ سے
جماع کرو پہر اونہون نے کہا کوئی اور شئی بہی تو کہنی چاہتا ہے حطیئہ نے کہا مجہے ایک گدہے
پر سوار کرکے چھوڑ دو یہانتک کہ مرجاؤن کیونکہ شریف بستر پر نہین مرتا اور یہ ایسی سواری
ہے کہ جسپر آجتک کوئی شریف نہین فوت ہوا - پس وہ اُسے گدہے پر سوار کر ادہر اودہر مرتے
دم تک پہیرتے رہے تاریخ ابوالفدا مین لکہا ہے کہ یہ شخص مسلمان ہوکر مرتد ہوگیا تہا لیکن
دوبارہ پہر ایمان لایا اور یہ شعر اسنے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد کہے +

النظم

أَطَعْنَا رَسُولَ اللّٰہِ مَا کَانَ بَیْنَنَا فَیَا لَعِبَادِ اللّٰہِ مَا لِأَبِی بَکْرٍ أَیُورِثُہَا بَکْرًا إِذَا مَاتَ بَعْدَہُ فَتِلْکَ لَعَمْرُ اللّٰہِ قَاصِمَۃٌ

مین اور صاحب قاموس نے اغربہ اسلام[1] مین لکہا ہے - تابط شرا کے معنے شر کو بغل مین لینیکے ہین
اسکا لقب تابط شرا اسلئے پڑا کہ یہہ شخص بڑا زور آور اور بہادر تہا ایکدفعہ کسی مجلس مین ترکش
بغل مین اور کمان ہاتہہ مین لیکر حاضر ہوا اور بعض اہل مجلس کو قتل کیا اور بعضے اس لقب کی یہہ وجہ بیان
کرتے ہین کہ اسنے ایکدفعہ غول بیابانی کو بغل مین لیا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ اسنے اپنی والدہ کیواسطے
سانپ کا شکار کیا تہا - اور شمس العلوم مین اسکی وجہ یہہ لکہی ہے کہ ثابت بن جابر بڑا بہادر
شکار دوست تہا ہر روز شکار کرکے توبرہ مین رکہتا تہا اور اوسکی ہمشیرہ اوسی پوشیدہ شکار کو توبرہ
سے نکال لیتی تہی تابط شرا کو اس بات کی خبر نہ تہی ایکروز سانپ پکڑ کے اپنے توبرہ مین رکہدیا جب
اوسکی ہمشیرہ نے حسب دستور قدیم گوشت شکار کا نکالنے کیواسطے توبرہ مین ہاتہہ ڈالا تو سانپ نے
اوسے کاٹا اور وہ پکاری یا ابتاہ ان ثابتا تابط شرا - اے میرے باپ ثابت نے بغل مین شر
رکہا ہے یہہ شخص صرف بہادر ہی نہ تہا بلکہ شہد کی چوری بہی کیا کرتا تہا چنانچہ ایکروز شہد چورانے
کیواسطے ایک پہاڑ کی غار مین گیا اور وہ غار قبیلہ بنو لحیان کی حفاظت مین تہی - بنو لحیان کو
جب یہہ خبر پہونچی تو بر سر موقعہ گئے آگے تابط شرا شہد نچوڑ رہا تہا بنو لحیان نے چاہا کہ اسکو
پتہرون سے ماردین مگر تابط شرا غار سے شہد کی مشک اوٹہا کر روپوش ہوگیا چونکہ بنو لحیان کو
معلوم تہا کہ اور کوئی رستہ اس غار سے باہر جانیکا نہین اسلئے وہین کہڑے رہے تابط شرا نے
یہہ حیلہ کیا کہ دوسری طرف اوس پہاڑ کے جاکر شہد کی مشک کو ایک صاف پتہر پر بہا دیا اور اپنے
سینہ سے مشک کو باندہکر وہان سے آہستہ آہستہ اوس مقام پر جا اترا جہان اس مین اور بنو لحیان
مین تین دنکی مسافت تہی بنو لحیان تہین اوسکا راستہ دیکہتے رہے - تابط شرا نے وہان سے نکلکے

---

[1] حاشیہ - عرب مین چند شخص اغربہ اسلام اور چند شخص اغربہ جاہلیتہ کرکے مشہور ہین پس اغربہ اسلام
یہہ ہین - عبد اللہ بن حازم اور عمیر بن ابی عمیر اور ہمام بن مطرف اور منتشر بن وہب اور مطر بن اوفی
اور تابط شرا اور شنفری اور [illegible] اور اغربہ جاہلیت [illegible] اور [illegible] اور ابو عمیر بن حباب
اور [illegible] اور ہشام بن عقبہ بن ابی معیط [illegible] مسلمان ہوئے ہین

اس واقعہ کو شعرونمین بیان کیا جن مین سے ایک شعر اخیر کا یہہ ہے ؛

فَأُبْتُ إِلَى فَهْمٍ وَلَمْ أَكُ آئِبًا — وَكَمْ مِثْلِهَا فَارَقْتُهَا وَهِيَ تَصْفِرُ

روایت کرتے ہین کہ عامر المشہور بابی کبیر ہذلی نے تابط شرا کی والدہ سے شادی کی اور اکثر اسکے پاس آنے جانیکو تابط شرا کو یہہ امر نامناسب معلوم ہوا ابوکبیر نے اسکی والدہ کی آگے شکایت کی اسنے کہا کہ اسکو کسی حیلے سے ماردینا چاہیے پس ابوکبیر نے ایک مرتبہ تابط شرا سے پوچھا کہ تم لڑوگے اسنے کہا کہ میرا کام ہی کیا ہے یہہ بات سنکر ابوکبیر اسکو بنو اعدا سے لڑانے کیواسطے لے چلا راستہ مین آگ نظر آئی ابوکبیر نے دشمنونکی آگ سمجھکر کہا کہ مجکو بھوک لگی ہے تابط شرا وہان جاکر کیا دیکھتا ہے کہ دو چور روٹی پکا رہے ہین اسنے ان دونو کو مارکر روٹی چھین لی اور باپ کو لاکر دی اسکے باپ نے وہ روٹی کہالی لیکن تابط شرا نے بالکل نکہائی وہ وہان سے آگے گئے اور آپسمین شرط کی کہ ایک نصف رات سویا کرے اور دوسرا اسکی نگہبانی کیا کرے پس جسوقت ابوکبیر سویا کرتا تہا تو تابط شرا اسکی نگہبانی کرتا تہا اور جب تابط شرا سوتا تہا تو ابوکبیر اپنے وعدہ کے خلاف سوجاتا تہا چنانچہ تین رات اسطرح گذر گئین جب چوتہی رات ہوئی تو تابط شرا سوگیا ابوکبیر نے یہہ سمجھکر کہ آج اسکو نیند نے بہت غلبہ کیا ہوگا امتحانا ایک کنکر مارا جس سے وہ جاگ اوٹھا اور پوچھنے لگا کہ یہہ کیا تہا ابوکبیر نے لاعلمی بتائی تابط شرا ادہر اودہر تلاش کرکے پہر سو رہا غرض ایک رات مین تین دفعہ یہہ ہی واقعہ ہوا جب تابط شرا نے کسی کو نہ پایا تو جان لیا یہہ شرارت ابوکبیر کی ہے اسلئے ناچار ہوکر کہنے لگا کہ واللہ اب اگر ایسا ہوا تو مین تجھکو قتل کرڈالونگا جسوقت ابوکبیر نے دیکہا کہ تابط شرا کے قتل کیواسطے کوئی حیلہ کارگر نہین ہوتا تو وہ ہمیشہ کو ترک اور خوف جان کے باعث اسکی والدہ کو چھوڑ دیا - اسد الغابہ مین لکہا ہے یہہ شخص مسلمان ہوا اور آنحضرت کی خدمت مین آکر کہنے لگا کہ آپ میرے واسطے زنا حلال کردین حسان شاعر نے یہہ بات سنکر اسوقت یہہ شعر کہا ؛

سَأَلَتْ هُذَيْلٌ رَسُولَ اللهِ فَاحِشَةً — ضَلَّتْ هُذَيْلٌ بِمَا قَالَتْ وَلَمْ تُصِبِ

نہین سکتا - مینے جان لیا کہ ابو نواس یہہ ہی ہے اوسے اپنے گہر مین لیجا کر کئی روز تک رکہا اور جسوقت وہ مرخص ہوا تو کئی میل تک اسکی ہمراہ تودیع کیواسطے گیا اس شاعر کا سنہ وفات ٹہیک ٹہیک معلوم نہیں ہوا ؛

بوری تاج الملوک

تاج الملوک ابو سعید بوری بن ایوب بن شاذی بن مروان الملقب بمجد الدین امیر کبیر اور مدبر باتوقیر تہا ماہ ذی الحجہ ۵۵۶ھ مین پیدا ہوا اور تحصیل علم مین کوشش کر کے فاضل متبحر اور شاعر ماہر ہوا - عربی مین ایک دیوان تصنیف کیا جس کے اکثر شعر اہل فن کے نزدیک جید ہین پنجشنبہ کے دن ۲۲ ماہ صفر ۵۷۹ھ مین شہر حلب مین اوس زخم کے صدمہ سے جو اوسکی بہائی صلاح الدین نے اوسے پہونچایا تہا فوت ہوا ؛

حرف التاء

ابو علی تمیم بن معز بن منصور بن قایم بن مہدی اسکا باپ مصر اور دیار مغرب کا حاکم تہا اور اوسنے قاہرہ معزی بنایا اور یہہ شخص فاضل متبحر اور شاعر بذلہ گو لطیفہ سنج تہا اسکا بہائی عزیز اپنے باپ کا ولیعہد ہوا اسلیے اسکو حکومت نہ ملی اور تمیم اور عزیز دونون بہائی شاعر جید تہے اور دونو کا ذکر ابو منصور ثعالبی نے یتیمہ مین کیا ہے اور کئی شعر ان کے بیان کر کے بڑی تعریف کی چنانچہ یہہ شعر اسی کے ہین ؛

مَابَانَ عُذرِی فِیہِ حَتّیٰ عَذّرا ۔ وَمَشیٰ الدُّجیٰ فِی خَدِّہٖ فَتَحَیَّرا

میرا عذر اسمین ظاہر نہ ہوا یہانتک کہ اوسکی رخسار کا سبزہ برآمد ہوا اور خال اوسکی رخسار مین چلا پہر حیران ہوا

هَمَّت بِقُبلَتِہٖ عَقَارِبُ صُدغِہٖ ۔ فَاستَلَّ نَاظِرُہٗ عَلَیہَا خَنجَرا

اوس کی زلفون نے اوس کے رخسارہ کے بوسہ لینے کا قصد کیا تہا کہ آنکہون نے اسپر خنجر کہینچا یعنے غمزہ ابرو ماہ ذیقعدہ ۳۷۴ھ مین مصر مین فوت ہوا ؛

تیانی لغوی

ابو غالب تمام بن غالب بن عمر قرطبی المعروف تیانی لغوی شہر مرسیہ مین مدت تک رہا اور وہان ایک بینظیر کتاب لغت مین تصنیف کی - ابن فرضی سے روایت ہے کہ جسوقت مجاہد عامری نے مرسیہ کو فتح کیا تو اوسوقت ابو غالب تیانی کیطرف ہزار دینار بہیجے اور التماس کی کہ میرا نام اپنی کتاب مین درج کرے اسنے وہ دینار واپس کردیے اور کہا کہ خدا کی قسم اگر تو اسکے لئے تمام دنیا خرچ کرے تو بہی مین یہہ کام نکرون اور یہی کذب روا نرکہون کیونکہ یہہ کتاب مینے خاص تیرے ہی واسطے تصنیف نہین کی بلکہ عام لوگونکے افادہ کے لیے تصنیف کی ہے - ابن حیان کہتا ہے کہ یہہ شخص علم ادب اور لغت مین امام تہا اور اوسنے ایک کتاب تلقیح العین نام لغت مین تصنیف کی مقام مرسیہ مین سنہ ۴۳۶ھ مین فوت ہوا ؛

تقیہ شاعرہ

ام علی تقیہ بنت ابی الفرج عمہ صوری شاعرہ ماہ صفر سنہ ۵۰۵ھ مین دمشق مین پیدا ہوئی اور بڑی فاضلہ اور شاعرہ تہی ابو طاہر احمد بن محمد سلفی اصبہانی کی اسکندریہ کی سرحد پہ مدت تک مصاحب رہی اور ماہ شوال سنہ ۵۷۹ھ مین فوت ہوئی ؛

ابن حجہ

ابو بکر تقی الدین - بن علی بن عبد اللہ سنہ ۷۶۷ھ مین شہر حمات مین پیدا ہوا اور خلیفہ موید کے زمانہ مین قاہرہ مین آیا اور اوسکا مقرب اور مصاحب ہوا پہر موید کے ساتہ بلاد روم مین گیا مگر موید کے مرتے ہی اسکا حال بگڑ گیا اور بہت سے لوگ اسکے دشمن ہوگئے آخر سنہ ۸۳۰ھ مین حمات کیطرف آیا اور وہین سنہ ۸۳۷ھ مین مرگیا علوم عربیہ اور فنون ادبیہ مین امام تہا اور اسکا علم و فضل مشہور زمانہ تہا ؛

حرف الثاء

ثابت شاعر

ثابت بن جابر بن سفیان شاعر جید فصیح البیان تہا - ابو تمام طائی دیوان حماسہ مین کئی مقام پر اسکو اشعار لایا ہے - یہہ شاعر اسلامی بنی امیہ کے عہد مین ہوا ہے اسکے بیٹے نے اسکو اصحاب

یہہ شاعر سنہ ۹ھ مین فوت ہوا۔

جُمیل معُمری شاعر

ابو عمر جُمیل بن عبد اللہ بن معمر عاشق بثینہ شاعر نامو تہا تمام شعر اسکی پر مذاق وجد انگیز ہین اسنے
عربی مین ایک دیوان اعلے درجہ کی فصاحت وبلاغت کا تصنیف کیا۔ ابو تمام طائی حماسہ مین اسکے کئی
شعر لایا ہے عرب کی مشہور شاعر اور عاشقون سے ہے لڑکپن مین بثینہ پر عاشق ہوا اور جوان ہو کر
اوسسی شادی کا خواستگار ہوا مگر اوسنے منظور نکیا جسکے سبب یہہ اوسکے سوز وگداز اور اندوہ وفراق مین
مر گیا۔ بثینہ کے خط وخال ونقش ونگار اور قد وقامت کی تعریف مین اسنے ہزارون شعر کہے اور عاشق
صادق مشہور ہوا۔ جمیل اور بثینہ دونو وادی قری کے رہنے والے اور قبیلہ بنی عذرہ سے تہے اور کنیت
بثینہ کی ام عبد الملک تہی قبیلہ بنی عذرہ سب قبایل عرب سے زیادہ تر خوبصورت تہا کسی نے ایک مرد
عذری سے پوچہا کہ تمہارے دل جانورون کی طرح کیون خوفناک ہین اور نمک کیطرح پانی مین
گلتے ہین اوسنے جواب دیا کہ ہم ایسی خوبصورت آنکہین دیکہتے ہین کہ تم بالکل نہین دیکہتے سو اونکی محبت
کے باعث ہمارے دل رقیق ہین اور کسی نے ایک آدمی سے پوچہا کہ تو کونسے قبیلہ سے ہے اوس نے کہا
مین اوس قبیلہ سے ہون کہ جب ہے جو شخص دوستی لگاے فورا مر جاے۔ صاحب اغانی لکہتا ہے کہ کثیر شاعر
جمیل سے روایت لیتا ہے اور جمیل ہدبۃ بن خشرم سے اور ہدبۃ حطیئہ سے اور حطیئہ زہیر بن ابی
سلمی اور اوسکے بیٹے کعب بن زہیر صاحب قصیدہ بانت سعاد سے کثیر کہتا ہے کہ ایک روز مجکو جمیل ملا اور
پوچہا کہ تو کہان سے آتا ہے مینے کہا اپنی دوست بثینہ سے پہر اوسنے پوچہا کہان جاتے ہو مینے کہا
اپنے دوست عزہ کیطرف جمیل نے کہا کہ ایکدفعہ پہر بثینہ کے پاس جاؤ اور میرا وعدہ اوسے یاد دلاؤ
کثیر نے کہا کہ ابہی مین آیا ہون اب پہر کیونکر جاؤن جمیل نے کہا برائے خدا ضرور کسی نہ کسی طرح
میرا وعدہ اوسے یاد دلاؤ کثیر نے جمیل سے پوچہا کہ تیرا وعدہ بثینہ سے کسطرح ہوا اوسنے کہا کہ
موسم گرما مین وادی دوم کے اسفل مین مینہ برستا تہا اور بثینہ اپنی کنیزک کے ہمراہ کپڑے
دہونیکے واسطے نکلی تہی جب مین وہان گیا تو بثینہ نے مجہے پہچانا اور کپڑے دہوتی رہی پہر مین اور اسکی

پاس گیا تو اوسکی کنیزک نے مجھے پہچانا اور بثینہ بہی میرے ساتھ ایک ساعت تک باتین کرتی رہی اتنے مین سورج غروب ہوا پہر مینے اوس سے پوچھا کہ اب تو کہان ملیگی اوس نے کہا کہ ہم خانہ بدوش ہین ہماری کوئی جگہہ معین نہین جمیل نے کثیر سے کہا کہ اوس دن سے پہر بثینہ مجھسے نہین ملی اور نہ کوئی میرے پاس معتبر قاصد ہے کہ اوسکے پاس بہیجتا ۔ کثیر نے کہا کیا تو چاہتا ہے کہ مین بثینہ کی قوم مین جاکر اگر اوس سے تنہا نہ مل سکون تو چند شعر جن مین ان باتون کا ذکر کیا گیا ہو پڑہون جمیل نے خوش ہوکر کہا بہت اچہی بات ہے پس کثیر وہان سے بثینہ کے باپ کے پاس آیا اوسنے کہا کہ اے میرے برادرزادے اتنی جلدی تو کیون واپس آیا کثیر نے کہا چند شعر ہین مین چاہتا ہون کہ تجہے سناؤن اوسنے کہا سناؤ ؏

فقلت لها یا عز ارسل صاحبی ۔ الیک رسولا والرسول موکل

مینے اوس سے کہا اے عزہ مین اپنے دوست کو تیرے پاس ایلچی بناکر بہیجونگا اور وہ ایلچی ہی موکل ہوگا ؏

بان تجعلی بینی وبینک موعدا ۔ وان تامرینی بالذی فیہ افعل

اسواسطے کہ تو میرے ساتھہ کوئی موعد مقرر کرے اور جو کچہہ تو مجکو حکم کرے مین اوسکے مطابق کام کرون

واخر عہدی منک یوم لقیتنی ۔ باسفل وادی الدوم والثوب تغسل

اور اخیر ملاقات میری تجہسے اس روز ہوئی تہی کہ جب تو جنگل دوم کے اسفل کیطرف مجکو ملی تہی اسحال مین کہ کپڑے دہو رہی تہی کثیر کہتا ہے کہ یہہ اشعار بثینہ نے سنے تو سر پر چادر لیکر اوٹہہ کہڑی ہوئی اور کہا اخسا اخسا یعنے دور ہو دور ہو اوسکے باپ نے کہا اے بثینہ کیا ہے اسنے کہا کہ جب لوگ سوتے ہین تو کتا اس ٹیلے کیطرف سے یہان آتا ہے پہر کنیزک سے کہا کہ دومات سے لکڑیان جمع کرو کہ ہم بکری ذبح کرکے اوسکا گوشت پکا کر کثیر کو کہلائین کثیر نے کہا مجہے جلدی ہے مین ٹہر نہین سکتا پہر جلدی سے جمیل کو اوسنے خبر کی پہر کثیر اور جمیل وہان آئے اور صبح تک بثینہ سے باتین کرتے رہے کثیر کہتا ہے کہ مینے کوئی رات اوس رات سے اور نہ کوئی مجلس اوس مجلس سے اچہی دیکہی ہے حافظ ابن عساکر تاریخ دمشق مین لکہتا ہے کہ کسی نے جمیل سے کہا کہ تو شعر کے عوض اگر تلاوت قرآن کرے تو بہتر ہے

اس نے کہا مینے انس بن مالک سے سنا ہی کہ رسول کریمؐ نے فرمایا ہے ان من الشعر لحکمۃً
زبیر بن بکار نے ابن عباس بن سہل ساعدی سے روایت کیا ہی کہ مین جب ملک شام مین پہونچا تو میرے ایک
دوست نے مجھسے کہا کہ تو جمیل کا گھر جانتا ہی تاکہ ہم اوسکی عیادت کو جاوین سو ہم گئے اور اوسکو حالت نزع
مین پایا تھوڑی دیر کے بعد جمیل نے ہماری طرف دیکھا اور کہا اے ابن سہل تم اوس شخص کے حق مین
کیا فتوی دیتے ہو جس نے تمام عمر نہ شراب پی نہ زنا کیا اور نہ ناحق خونریزی کی اور نہ چوری کی
اور سچے دل سے گواہی دی کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ
ابن سہل نے کہا مین یقین رکھتا ہون کہ وہ ضرور نجات پایگا اور بہشت کو جائیگا پر وہ کون شخص ہے
جمیل نے کہا مین ہون ابن سہل نے کہا مین ہرگز گمان نہین کرتا کہ تو ایسے کامون سے بچا ہوگا
حالانکہ تو بیس برس تک بثینہ سے تشبیب کرتا رہا جمیل نے کہا کہ مین اب مرنے کو تیار ہون یہہ دعا
مانگتا ہون کہ اگر مینے کبھی بثینہ کے بدن کو زنا کی غرض سے ہاتھ لگایا ہو تو مجھے رسول کریم کی شفاعت نصیب
نہ ہو ساعدی کہتا ہی کہ ہم رہین تھے کہ جمیل یہہ بات کہکے ۸۲ھ مین فوت ہوا صاحب اغانی اصمعی
سے روایت کرتا ہے کہ ایک شخص میرے پاس آکر بیان کرنے لگا کہ مین جمیل کے پاس اوسکی
نزع کے وقت مین پہونچا تو اوس نے مجھے اپنے پاس بلا کر کہا کہ مین تجھکو ایک وصیت کرتا ہون اگر
تو بجا لاوے تو میرا سب مال ومتاع تیرا ملک ہی مینے کہا جو تم کہوگے مین کرونگا جمیل نے کہا کہ میرے مرنے
کے بعد میرا لباس پہنکر اور میرے ناقہ پر سوار ہو کر بثینہ کے پاس جا کر میرے مرنے کی خبر دینا اور
یہ اشعار جو مین نے بنائے ہین وہ پڑھکر اوسے سنانا چنانچہ اوسکی مرنے کے بعد وہ شخص وہان گیا اور جمیل
کے شعر پڑھنے ہی تمام نہ کر چکا تھا کہ ایک نازنین عورت اپنی سہیلیون کے ساتھ روتی پیٹتی ہوئی
نکل آئی اور مجھے کہا کہ اے ناعی اگر تو سچا ہے تو تو نے مجھے قتل کر دیا اور اگر کاذب ہی تو مجھے
رسوا کیا مینے کہا سچ کہتا ہون پھر بثینہ جمیل کے مرثیہ مین شعر پڑھتی رہی اور اس قدر روئی کہ
پہلے کبھی نہ روئی تھی ؎

جمیل شاعر

ابوحرزه جریر بن عطیہ بن حذیفہ خطفی تمیمی شعرای اسلام سے بڑا نامور شاعر ہوا ہے اس مین اور
فرزدق مین بڑے مباحثے ہوتے رہے اور تمام عمر ایکدوسرے کی عیب چینی اور ہجو کرتے رہے مگر اکثر اہل علم
کے نزدیک یہہ شخص فرزدق شاعر سے بڑہکر تہا اور سب علما اس بات پر متفق ہین کہ شعرای اسلام سے
جریر اور فرزدق اور اخطل جیسا کوئی اور شاعر نہین ہوا اور اہل فن کہتے ہین کہ اصول شعر کے
چار ہین - فخر - مدح - ہجا - نسیب اور جریر چارون مین فایق تہا ابوعبیده روایت کرتا ہے کہ جریر
کی والده نے جبکہ جریر اوسکے شکم مین تہا خواب دیکہا کہ مین نے ایک سیاه بالونکا بٹا ہوا رسہ جنا ہے اور
وہ کبھی کسی کے گلے مین اور کبھی کسی کے گلے مین پڑتا ہے اور جسکے گلے مین پڑتا ہے اوسکا گلا گھونٹ ڈالتا ہے
پس اوسکی والده یہہ خواب دیکہتے ہی ڈر کر چونک اوٹھی اور اپنے خواب کی تعبیر پوچھی معبرون نے
کہا کہ تیرے گہر ایک لڑکا شاعر ہجو گو بڑا شریر پیدا ہوگا سو جب وه پیدا ہوا تو اوسکا نام جریر رکہا
کیونکہ جریر عربی مین رسہ کو کہتے ہین جسوقت فرزدق شاعر مرا اور جریر نے اوسکے مرنے کی خبر سنی
تو رو دیا اور کہا اب میری عمر بہت تہوڑی رہگئی ہے کیونکہ ہم دونون آپس مین متضاد ہین اور اکثر
اوقات ایسا ہوتا رہا ہے کہ جب متضادین مین سے ایک شخص مرجاتا ہے تو دوسرا بھی عنقریب مرجاتا
ہے - قدرت ایزدی سے ایسا ہی ظہور مین آیا کہ جس سال فرزدق مرا اوسی سال جریر بھی
سنہ مین ۸۰ سال سے زیاده عمر کا ہوکر فوت ہوا ؛

حرف الحاء

حارث جاہلی

حارث بن حلزه یشکری شاعر جاہلی ہے اور ساتوان قصیده سبعہ معلقہ کا جسکا اول یہہ ہے
آذنتنا ببینہا اسماء رب ثاو یمل منہ الثواء اسی نے عمرو بن کلثوم تغلبی مصنف پانچوین معلقہ کے
جواب مین فی البدیہہ پڑہکر سنایا تہا اور اس قصیده مین اسماء بنت عمر کلبیہ سے تشبیب کرتا ہے
اور اسکا قصیده بھی بسبب فصاحت و بلاغت کے بیت الله مین لٹکایا گیا تہا یہہ شاعر حضرت محمد
مصطفے صلعم کے زمانہ مبارک سے اول مرگیا ہے ؛

حاتم طائی

حاتم بن عبد اللہ بن سعد بن حشرج طائی شعرائی مجیدین مین سے تہا ابو تمام طائی حماسہ مین اسکی شعر لایا ہے اور کنیت اسکی ابو سفانہ ہتی اور سفانہ اسکی بیٹی کا نام تہا جس نے انحضرت کے پاس آکر اپنی تنگی حالت کی شکایت کی ہتی یہہ شخص جود وکرم مین مشہور اور ضرب المثل ہے سنہ ہجری مین فوت ہوا

حسان بن ثابت رضہ

حسان بن ثابت بن منذر انصاری مخضرمی شاعر عظیم الشان زمانہ جاہلیت اور اسلام مین ہوئے ہین زمانہ جاہلیت مین فصاحت و بلاغت مین ضرب المثل تہے اور مسلمان ہونیکے بعد بہی عجیب و غریب شعر کہتے رہے مگر وہ خوبی اور لطافت جو پہلے اسلام کی تہی ویسی نرہی کیونکہ اسلام نے شعرا کی زبان کو خرافات اور لغویات سے روکدیا تہا پہر بہی انہون نے آنحضرت کی تعریف مین اچہے اچہے فصیح و بلیغ شعر کہے چنانچہ یہہ شعر بہی انکے ہین جو ذیل مین درج کئے جاتے ہین ؎

وَاَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَینی — وَاَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

میری آنکہہ نے ہرگز آپسے بڑہکر کوئی خوبصورت نہین دیکہا اور عورتون نے آپسے زیادہ حسن و خوبی مین کسیکو نہین جنا

خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِنْ کُلِّ عَیبٍ — کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

آپ تمام عیبون سے پاک مخلوق ہوئے ہین گویا آپ جیسے کہ چاہتے تہے ویسے ہی پیدا ہوئے یعنی کوئی شخص اپنی مرضی کے موافق پیدا نہین ہوتا مگر آپ اپنی مرضی کے موافق پیدا ہوئے اور یہہ کمال توصیف ہے کہ جس سے بڑہکر متصور نہین اور مراد ہے کہ یا حضرت آپ کل کائنات سے اعلی اور اشرف مخلوق ہوئے ہین اور انحضرت کی طرف سے مشرکون کی ہجو مین ایسے فصیح و بلیغ قصیدے منظوم فرماتے تہے کہ جنکا جواب اونسے نہین آتا تہا اور عاجز ہوکر خاموش رہتے تہے آپنے ایک دیوان نہایت عمدہ تصنیف کیا - اور آپ صرف شاعر ہی نہ تہے بلکہ انساب عرب مین بڑے ماہر تہے چنانچہ ایک مرتبہ انحضرت کی خدمت میں بنو تمیم آئے اور حسان بن ثابت نے اونکے سامنے قصیدہ پڑہا اور ثابت بن قیس بن شماس نے خطبہ پڑہا تمیم انکی فصاحت و بلاغت کو دیکہکر دنگ ہو گئے اور شاعری مین اپنا عجز اور اپنا

کرنے لگے اور اپنی زبان سے علی رؤس الاشہاد اقرار کیا کہ حضرت کے شاعر اور خطیب بیشک ہم سے بہتر ہین
حسان اور انکا باپ اور دادا سب ایکسو بیس (۱۲۰) سال کے ہو کر فوت ہوئے حسان کا بیٹا عبدالرحمن اس بات سے
بہت خوش ہوتا تھا اور گمان کرتا تھا کہ مین بہی جلدی نہ مرونگا بلکہ ایکسو بیس (۱۲۰) سال کا ہو کر مثل اپنے
بزرگون کے جہان فانی کو وداع کرونگا تقدیر ایزدی سے ۴۸ سال کا ہو کر فوت ہوا۔ حسان حضرت
علی کے عہد خلافت مین سنہ ۴۰ھ مین فوت ہوئے اور بعض کہتے ہین کہ سنہ ۵۰ھ یا ۵۴ھ مین واللہ اعلم بحقیقتہ

حمّاد راویہ

ابو القاسم حماد بن سابور اور بعض حماد بن میسرہ بن مبارک بن عبید الدیلمی کوفی مولی بنی بکر بن
وائل کہتے ہین اور ابن قتیبہ کتاب المعارف اور طبقات الشعراء مین بیان کرتا ہے کہ یہ شخص مکنف
بن زید الخیل طائی صحابی کا غلام تہا۔ حماد لغات اور انساب اور اشعار اور اخبار عرب مین بینظیر تہا
خلفاء بنی امیہ اسکی بڑی قدر کرتے تہے اور اسکو اپنے پاس بٹھلاتے تہے بلکہ اور وزرا اور امراء بہی
اسکی بڑی عزت اور توقیر کرتے تہے اور اس سے مستفید ہوتے اور علم و ادبیات و انساب عرب پوچھتے تہے اور علماء
اس فنون مین اپنا امام جانتے تہے۔ حماد ایک روز ولید بن یزید اموی کی مجلس مین حاضر ہوا ولید نے اس سے
پوچھا کہ تمہارا راویہ لقب پڑنیکا کیا باعث ہے (راویہ مبالغہ فاعل کا ہے یعنی بڑا روایت کرنے والا) حماد نے
کہا اے امیر المومنین مجھے اشعار و انساب عرب مین اسقدر دخل ہے کہ آپ جس شاعر کا نام پوچھئے مین اول
اوسکا حال بیان کرتا ہون پہر مین کئی ایک اور شعرا کا حال بیان کرونگا جنکے آپ نام و نشان سے بہی
واقف نہین اور جو شخص میرے سامنے کسی نئے یا پرانے شاعر کا حال بیان کرے مین اوسکے
نئے اور پرانے مین فرق کرسکتا ہون۔ خلیفہ نے اوسکو کہا کہ تو کسقدر عرب کے اشعار جانتا ہے حماد
نے کہا مجکو بہت یاد ہین مگر بالفعل ہر حرف معجمہ کا سو قصیدہ طویلہ شعراے جاہلیت کا سوا اون کے
مقطعات اور سواے اشعار شعراء اسلام کے آپکو سناتا ہون ولید نے امتحانا اوسکو شعر سننے کی اجازت
دی۔ حماد نے یہانتک شعر سنائے کہ ولید تنگ آکر اوٹھ کہڑا ہوا اور اپنے وزیر کو کہہ گیا کہ جب تک حماد اپنے
وعدے کے مطابق شعر سنائے تب تک اسکو نہ جانے دینا پس اوسنے دو ہزار نو سو قصیدے شعراء جاہلیت

کے سنا ئے خلیفہ نے بہت تحسین اور آفرین کر کے ایک لاکھ درہم صلے مین عطا فرمایا - حریری درۃ الغواص
مین بیان کرتا ہے کہ حماد نے کہا مین یزید بن عبد الملک بن مروان کو جبکہ وہ تخت نشین تہا کبہی ملنے
کیواسطے نہ جاتا تہا اسلئے اوسکا بہائی ہشام مجہہ پر ظلم کرتا تہا - جب یزید مر گیا اور ہشام تخت نشین ہوا
تو مین مارے خوف کے اپنے گہر سے باہر نہ نکلتا تہا اور خفیہ طور پر اپنے دوستون سے ملا کرتا تہا چنانچہ اسطرح
مین ایک سال تک پوشیدہ رہا جب دیکہا کہ ایک سال مین کسی نے میرا ذکر ہشام کے پاس نہین کیا تو
تسلی ہوئی اور بیخوف ہو کر ایکروز رصافہ مین جمعہ کی نماز پڑہنے کیواسطے نکلا ناگاہ دو معتبر سرکار کے آدمی
مجہسے ملے اور کہا اے حماد تجہے امیر یوسف بن عمر ثقفی والی عراق بلاتا ہے مینے دل مین کہا کہ جس بات سے مین
خایف تہا وہی پیش آئی پس اونسے کہا کہ مجہے تہوڑی رخصت دو تا کہ مین گہر کے لوگون کو ہمیشہ کے لئے
وداع کر آؤن پہر تمہارے ساتہہ چلونگا مگر اونہون نے کہا ہمین یہہ ہی حکم ہے کہ حماد کو جہان دیکہو
وہین سے پکڑ لاؤ سو اب ہم مجبور ہین حماد اونکے ہمراہ یوسف بن عمر کے دربار مین پہونچا اور سلام کیا والی
عراق نے جواب سلام کا دیکر ایک خط مجہے دیا جسمین یہہ لکہا تہا کہ عبد اللہ ہشام کیطرف سے یوسف بن
عمر ثقفی کو لکہا جاتا ہے کہ یہہ خط پڑہتے ہی حماد کو بڑی عزت اور افتخار سے بلوا کر پانچ سو دینار اور ایک
نہایت تیز رو اونٹ سواری کیواسطے دو کہ وہ بارہ روز مین دمشق مین پہونچے حماد کہتا ہے کہ وہ دینار
مینے لئے اور اونٹ پر سوار ہو کر بارہ روز مین دمشق مین جا پہونچا بعد اجازت دیوان شاہی مین داخل
ہوا کیا دیکہتا ہون کہ اوس مکان کی زمین سنگ مرمر کی اور سقف مطلے بزر اور مرصع بجواہر ہے
چارون طرف سونے چاندی کے پردے لٹکے ہوئے اور شمع کافوری روشن ہین اور اقسام مشمومات
اور اصناف عطریات سے مکان مہکا ہوا اور خز و دیبا کے فرش بچہے ہوئے ہین مین داخل ہوتے ہی
خلیفہ ہشام کے سامنے دست بستہ کہڑا ہو کر سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیکر مجہے اپنے پاس بلوایا
مین اوسکے پاؤن چوم کر قریب بیٹہہ گیا اوسوقت دو کنیزک خلیفہ کے دائین بائین طرف دیکہین
کہ ایک آفتاب اور دوسری مہتاب تہی اور اونکے کانون مین بالی ایسی لعل و جواہر سے مرصع تہی کہ
جنکی چمک دمک کے سامنے چاند سورج بہی ماتے تہے - ہشام نے مزاج پرسی کے بعد فرمایا تم جانتے ہو

کہ مینے تحسین کیلئے بلوایا مینے لاعلمی بیان کی ہشام نے کہا کہ مجہی ایک شاعر کا شعر یاد آیا ہے جسکے قایل کو مین نہین جانتا مینے عرض کیا وہ کونسا شعر ہے ہشام نے وہ شعر پڑہا مین نے اوسکی قایل کا نام اور وہ قصیدہ جس مین وہ شعر تہا اول سے آخر تک پڑہکر سنا دیا ہشام سنکر بڑا خوش ہوا اور بعد بڑی تحسین و آفرین کے فرمایا کجہ تو چاہتا ہے وہ مانگ مینے اون کنیزکون مین سے ایک کنیزک مانگی ہشام نے دونون کنیزکین مع زیور و جواہر مجہے عطا فرمائین اور ایک لاکہہ درہم بہی عطا کیا مین اون کو گہر مین لے آیا اور ہشام کے مال و جان کو دعا دیتا رہا - مگر بعض مورخ بیان کرتے ہین کہ یہہ واقعہ یوسف بن عمر ثقفی کے وسیلہ سے نہین ہوا کیونکہ وہ اوسوقت والی عراق نہتا بلکہ خالد بن عبد اللہ قسری تہا واللہ اعلم - حماد کی بہت اخبارات غریبہ اور واقعات عجیبہ کتب معتبرہ تواریخ عرب مین درج ہین یہہ شخص سنہ ۹۵ ہجری مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۵۵ مین فوت ہوا ؎

حماد عجرد

ابو عمر حماد بن عمر بن یونس بن کلیب کوفی معروف بعجرد شاعر نامور بذلہ گو لطیفہ سنج مخضرم الدولتین تہا اخیر عہد بنی امیہ مین پیدا ہوا اور عباسیہ کے وقت مین بڑا عروج پاکر مشہور زمانہ ہوا چندمدت تک خلیفہ ولید اموی کی مصاحبت مین رہا پہر مہدی کیوقت بغداد مین آیا حماد بن عجرد اور بشار مین بڑے معارضے ہوئے اور ایکدوسرے کی ہجو مین بہت قصیدہ منظوم کئے اکثر اوقات بشار بن برد اس سے تنگ ہو جاتا تہا حماد عجرد کمان گری کرتا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ اسکا باپ کمانگر تہا یہہ کوئی کام نہ جانتا تہا شب و روز شعر گوئی مین مشغول رہتا تہا اور اکثر اشعار اسکے ظریفانہ ہین - فرقہ زنادقہ کی طرف مایل تہا سنہ ۱۶۱ مین فوت ہوا عجرد بفتح عین و سکون جیم و فتح را و بعدہ دال مہملہ لقب حماد کا ہے اور وجہ اس تلقیب سے ملقب ہونے کی یہہ ہے کہ ایکدن حماد لڑکپن مین موسم سرما مین برہنہ تن لڑکون سے کہیل رہا تہا ایک اعرابی کا گذر جو اوسکے پاس سے ہوا تو اوسنے اسکو برہنہ دیکہکر کہا تعجردت یا غلام اے لڑکے تو برہنہ ہے اوسدن سے اسکا لقب ہی عجرد مقرر ہوا - مخضرمی اوسکو کہتے ہین جسنے

ایام جاہلیت اور زمانہ اسلام دونون دیکھی ہون جیسے لبید شاعر اور نابغہ جعدی ہین۔ اب اسکا اطلاق عام اوس شخص پر بہی ہوا جسنے دونون سلطنتین مختلف اقوام کی ایکدوسرے کے بعد دیکھی ہون جیسے حماد عجرد نے پہلے سلطنت بنی امیہ اور پہر اوسکے بعد سلطنت عباسیہ دیکھی تہی۔

ابو نواس شاعر

ابو علی حسن بن ہانی بن عبد الاول بن صباح معروف با بو نواس شاعر جلیل القدر اور فاضل نامور تہا فقہ مین یگانہ آفاق تہا ظرافت و لطافت مین ہر ایک کا دل خوش کرتا تہا علم لغت وادب مین ماہر اور علم حدیث مین متبحر تہا حدیث قوی و ضعیف صحیح حسن ناسخ منسوخ محکم متشابہ مین عالم تہا دادا اسکا خراسان کے حاکم جراح بن عبد اللہ کا غلام تہا اسکا باپ بنی امیہ کے آخر بادشاہ مروان بن محمد کے لشکر مین سپاہی تہا اور دمشق کا رہنے والا تہا وہان سے اہواز کو گیا اور ایک عورت جلبان سے شادی کی اور اوس سے کئی لڑکیان اور لڑکے پیدا ہوئے جنمین سے ابو نواس اور ابو معاذ بہی تہے۔ ابو نواس اہواز مین پہاڑ رہنان کے پاس ۱۳۶ھ مین پیدا ہوا اور ۵۹ سال کی عمر کا ہوکر ۱۹۵ھ مین مرگیا سکر کی حالت مین شعر کہتا تہا اسواسطے اسکے اشعار کے درجات متفاوت ہین بعضے لطافت و بلاغت مین ثریا تک پہونچے ہین اور بعضے رکاکت و سخافت مین تحت الثریٰ سے گذر گئے ہین باوجود اسقدر علم ادب کے بڑا مسخرہ اور شاطر تہا لوگون کو اپنی شیرین زبان سے فریفتہ کرتا تہا اور مسرف بہی از حد تہا ایک کوڑی تک ہاتہ مین نرکہتا تہا۔ عبد اللہ بن معتز اوسے روایت کرتا ہے کہ مین اور ابو نواس ماہ رمضان مین قرآن مجید سننے کیواسطے رات کیوقت گئے تہے ناگاہ ہم سلولی کی مسجد مین پہونچے اوسکا بیٹا تراویح مین قرآن پڑہا رہا تہا اور بہت خوبصورت اور خوش آواز اور نیک خصلت تہا مینے ابو نواس سے کہا کہ بیٹہو جبتک یہ لڑکا نماز سے فارغ ہوگا تب تک مین یہان سے نہ جاونگا اور وہی رات اوسکو قرآن مجید ختم کرنے کی تہی جب اوس لڑکے نے یہہ آیت پڑہی ارایت الذی یکذب بالدین الآیۃ تو ابو نواس نے فی البدیہہ یہہ شعر کہے۔

وقرئی معلنا لتصدع قلبی — والهوی یصدع الفواد کلیما
ارایت الذی یکذب بالدین — فذاک الذی یدع الیتیما

اوس نے ظاہر ہے کہ یہہ آیت پڑہی تاکہ میرے دلکو تصدیعہ پہونچاے اور محبت دل زخمی کو تصدیعہ پہونچاتی ہے کیا اوس شخص کو دیکہا ہے جو دین کو جہٹلاتا ہے یہہ وہی شخص ہے جو یتیم کو چہوڑتا ہے سب حاضرین اوسکی بداہت سے حیران ہوے ۔ ابراہیم بن حرب کوفی واہب سے روایت کرتا ہے کہ ایکروز ابونواس اور مسلم بن ولید اور ضبع وغیرہ بڑے بڑے شعرا ایک مجلس مین جمع ہوے کسی نے کہا ایک شعر جس مین قران کی آیت ہو تم سے کون تصنیف کرسکتا ہے سب متفکر ہوے ابونواس نے کہا ۔

وفتیۃ فی مجالس وجوههم — ریحانهم قد امنوا التقتیلا
دانیۃ علیهم ظلالها — وذللت قطوفها تذلیلا

حاضرین نے یہہ شعر سنکر نہایت تحسین کی ۔ ابونواس نے علم ادب شہر بصرہ مین پڑہا اوندنون وہان فقہ اور ادب کا بڑا چرچا تہا شعرا متقدمین اور متاخرین عرب کے ہزارون شعر اسے یاد تہے اور سوا مشہور امثلہ عرب کے سات سو مثال اسکو یاد تہی جب یہہ شخص علم سے فارغ ہوا تو اسنے شعر مین ایسا کمال پیدا کیا کہ کوئی اسکی برابری نہ کرسکتا تہا اسکی شعر و سخن کا چرچا اطراف عالم مین پہیلا اور امرا و وزرا وغیرہ اسکی بڑی قدر کرنے لگے اور عام و خاص کے دلون مین اسکی محبت سمائی مگر ابونواس ملوک و سلاطین کی قرب سے بالکل متنفر تہا اسواسطے دانشمند آدمی اسکو ملامت کرتے تہے ۔ اسمعیل ابن نوبخت کہتا ہے کہ مینے ابونواس کی مانند کوئی فاضل اور شاعر نہین دیکہا اور اس شاعر کے مرنے کے بعد کسی صندوق کا غذون کے نکلے جنمین لطایف اور نکات غریبہ لکہی ہوئی تہے اور اسکو ابونواس اسواسطے کہتے ہین کہ اسکے کندہے پر دو گیسو حرکت کرتے تہے اور نواس حرکت گیسو کو کہتے ہین ۔

ابو تمام طائی

ابو تمام حبیب بن اوس بن حارث بن قیس طائی سخنوران ہو یگانہ دہر و وحید عصر فصیح اللسان بلیغ البیان

تہا اسکا باپ نصرانی تہا اور وہ قصبہ جاسم واقع دمشق مین رہتا تہا۔ ابوتمام کی فطنت و فراست اور
خبرت و کیاست پر کتاب دیوان الحماسہ شاہد ہے۔ جودت الفاظ اور جزالت معنی اور معرفت اشعار
عرب مین بےنظیر تہا صرف کتاب دیوان حماسہ ہی جمع نہین کیا بلکہ ایک عجیب و غریب کتاب مسمی بفحول الشعرا
بہی جسمین بڑے شعراء جاہلی اور مخضرمی اور اسلامیون کے تذکرے مین لکہی اور کتاب الاختیارات تالیف کی
جس مین شعراء کے اشعار منتخب کر کے لکہے ہین۔ انساب اور اشعار عرب مین کوئی شخص ایسا حافظہ نہ تہا
کہتے ہین کہ اسکو چودہ ہزار ارجوزے عرب کے علاوہ قصاید و قطعات کے یاد تہے۔ خلفاء کی مدح مین بہت
قصیدے منظوم کئے اور انعام و صلے پائے۔ صولی سے روایت ہے کہ ابوتمام نے جب محمد بن عبدالملک
بن زیات کی مدح مین قصیدہ کہا تو وہ بڑا خوش ہوا اور کہا اے ابوتمام تیرے الفاظ کی جودت اور
معانی کی لطافت اور حسن و خوبی ان جواہر زواہر کی آب و تاب سے جو چہار رشتہ معشوق کے
گلے مین ہون بڑہکر ہے اور اسکی صلہ مین جو انعام تجہے دیا جاے تہوڑا ہے ابن زیات کے پاس ایک
فیلسوف تہا اوس نے کہا یہہ شخص جوانی مین ہی مرجائیگا کسی نے پوچہا کہ تم نے کسطرح معلوم کیا
اوس نے جواب دیا کہ مین اسکی حدت اور ذکاوت اور فطنت اور سرعت فہم اور جودت ذہن
دیکہکر جانتا ہون کہ اسکا نفس روحانی اسکے جسم کو اسطرح کہا جائیگا کہ جسطرح تلوار ہندی اپنے نیام
کو کہا جاتی ہے پس قدرت ایزدی سے ایسا ہی ہوا کہ ابوتمام تیس سال کی عمر سے کچہہ بڑہکر فوت ہوا
روایت کرتے ہین کہ جب اس نے خلیفہ کے سامنے قصیدہ پڑہا اور اس شعر پر پہونچا ؏

إقدام عمرو في سماحة حاتم ۔۔۔ في حلم أحنف في ذكاء إياس

تو وزیر نے کہا کہ خلیفہ کو اجلافون سے تشبیہ دیتا ہے ابوتمام نے ذرہ تامل کر کے یہہ دو شعر جو نہایت
فصیح و بلیغ اور مقتضے حال کے مطابق ہین پڑہے ؏

لا تنكروا ضربي له من دونه ۔۔۔ مثلا شرودا في الندى والباس
فالله قد ضرب الأقل لنوره ۔۔۔ مثلا من المشكاة والنبراس

یعنی یہ تشبیہہ دونی ہو ہی تو کیا مضائقہ ہے خداتعالے نے قرآن مجید کی اس آیت مین کہ

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح اپنے نور کو قندیل سے تشبیہ دی ہے وزیر یہہ شعر سنکر خلیفہ سے کہا کہ جو چیز یہہ مانگتا ہے اسکو دیدو یہہ چالیس دن سے زیادہ زندہ نہین رہیگا کیونکہ اسکی آنکھون مین کثرت تفکر سے خون اوتر آیا ہے خلیفہ نے ابو تمام سے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے اسنے کہا کہ مجکو موصل کی حکومت ملنی چاہیئے خلیفہ نے اوسی وقت اسکو موصل کا حاکم بنا دیا پس ابو تمام ایام معدودہ مذکورہ مین حکومت کرکے مرگیا مگر یہہ قصہ بے اصل معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہہ قصیدہ سینیہ ابو تمام نے کسی خلیفہ کی مدح مین نہین کہا بلکہ احمد بن معتصم یا احمد بن مامون کی مدح مین ہے اور اونکو خلافت اور حکومت نہین ملی ہان جسوقت ابو تمام نے یہہ قصیدہ احمد بن معتصم کے سامنے پڑہا وہان ایک فیلسوف نے کہا تہا کہ یہہ شخص جلدی مرجائیگا - واللہ اعلم - ادبا نے بیان کیا ہے کہ قبیلہ طائی سے تین شخص اپنے اپنے فنون مین یگانہ نکلے ہین حاتم طائی جود مین اور داؤد بن نصیر طائی زہد مین اور ابو تمام طائی شعر مین - ابو تمام کے شعرونکو پہلے ابو بکر صولی نے حروف ہجا کی ترتیب پر جمع کیا پہر علی بن حمزہ اصبہانی نے اون اشعار کو بحسب نوع مرتب کیا ابو تمام سنہ ۱۹۰ھ مین موضع جاسم مین پیدا ہوا اور مصر مین پرورش پائی - گندم گون طویل القامت شیرین زبان تہا - روایت کرتے ہین کہ ابو تمام جامع مصر مین لوگون کو پانی پلاتا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ دمشق مین ایک جولاہہ کی خدمت کرتا تہا اور اسکا باپ دمشق مین شراب کی دکان کرتا تہا - یہہ شاعر موصل مین سنہ ۲۳۱ھ مین فوت ہوا اور ابو نہشل بن حمید طوسی نے اس کی قبر پر گنبد بنوایا ۔

ابو علی خلیع شاعر

ابو علی حسین بن ضحاک بن یاسر شاعر ظریف اور ادیب لطیف بصرہ کا رہنے والا خلیع تخلص سلیمان بن ربیعہ باہلی صحابی کے بیٹے کا غلام تہا اور حسب بیان خطیب بغدادی کے سنہ ۱۶۲ھ مین پیدا ہوا تہا خلفاء عباسیہ کے عہد مین اسکی برابر سوائے ابو اسحق ابراہیم ندیم موصلی کے

کسیکا رتبہ نہ تہا اور اسنے اونکے یہان ایسا قرب حاصل کیا کہ ۱۹۸ھ مین خلیفہ محمد امین بن ہارون رشید نے اسکو اپنا مصاحب بنایا مگر محمد امین اسی سال مقتول ہوا پہر خلیفہ مستعین باللہ کے زمانہ تک ہر ایک خلیفہ کے عہد مین اسکا رتبہ برابر رہا۔ یہہ شاعر شعراء طبقہ اولی کے شاعرون مین سے ہے اور ابو نواس کے ساتہہ اسکی مباحثے اور معارضے ہوتے رہے اور اسکا تخلص خلیع بسبب کثرت ظرافت اور خلاعت تمسخر کی مقرر ہوا اور اسکے عجایب شعرون مین یہہ شعر بہی ہین ؀

صِل بخدّی خدیک تلق عجیبًا   من معان یحار فیہا الضمیر

میری رخسار ونسی اپنے رخسار ونکو ملا تاکہ تو ایسا عجیب حظ اور لطف دیکہے کہ جسمین دل حیران ہو

فبخدّیک للربیع ریاضٌ   وبخدّی للدمع غدیر

کیونکہ تیری رخسار مین باغ بہار کا ہے اور میری رخسار مین آنسو کا تالاب ہے یہہ شاعر ۲۶۲ھ مین فوت ہوا

ابن علاف شاعر

ابو بکر حسن بن علی بن احمد بن بشار بن زیاد مشہور ابن علاف شاعر بے نظیر اور نابینا تہا خلیفہ معتضد باللہ کے عہد مین اسکی یہان تک قدر ہوئی کہ خلیفہ کے مصاحبون مین داخل ہوا اور ہمیشہ اپنے اشعار در نثار کے عوض صلے اور انعام پاتا رہا۔ ابو الحسن مرزبانی بیان کرتا ہے کہ ایک جاریہ علی بن عیسیٰ کی ابن علاف کی غلام پر عاشق ہوئی علی بن عیسے نے اون دونون کو قتل کرکے اونکی جلدون مین بہس بہروا دیا ابن علاف نے اسکے مرثیہ مین بہت داد فصاحت دی ابن علاف سو سال کا ہوکر ۳۱۸ یا ۳۱۹ھ مین مرگیا ؀

ابو فراس

حارث بن سعید بن حمدان حمدانی ناصر الدولہ اور سیف الدولہ بن حمدان کا چچا زاد بہائی تہا۔ ثعالبی نے لکہا ہی کہ یہہ شخص فرید الدہر اور وحید العصر تہا ادب وفضل وکرم ومجد وجود وسخا فصاحت وبلاغت ہمت وشجاعت فراست وکیاست شعر وسخن جودت الفاظ عذوبت کلمات جزالت معنی ودقایق مضامین مین شہرۂ آفاق تہا۔ الغرض مجمع الفضایل ومنبع الفواضل تہا

باوجود حکومت کے ظریف الطبع تہا اور یہہ سب خوبیان اسکی بیلی بجز عبد اللہ بن معتز کے اور کسی کے شعر مین نہ تہین لیکن یہہ شخص اس سی بہی بڑہکر تہا اور شاعری مین ید طولی رکہتا تہا - صاحب ابن عباد کہتا ہے کہ ابتداء شعر کا بہی بادشاہ سی ہوا اور انتہا بہی بادشاہ پر ہی ہوا یعنی ابتدا امرا لقیس بادشاہ نے کیا اور اوسکی خوبی ابو فراس بادشاہ پر ختم ہوی متنبّی بہی اسکی لیاقت اور سخنوری کا قایل تہا اور شعر مین اسکو اپنے سے بڑا فایق جانتا تہا یہانتک کہ اسکی ہیبت اور جلالت کی خوف سے متنبی نے اسکی تعریف مین کوی قصیدہ نہین کہا بلکہ اس سے کم درجہ کے رؤسا کی مدح مین قصائد کہتا رہتا تہا - سیف الدولہ ابو فراس کی خوبی خصایل اور حسن شمایل سے بڑا خوش ہوتا تہا اور حضر و سفر مین اسی اپنے ہمراہ رکہتا تہا - ابو فراس دو دفعہ قید ہوا ایک مرتبہ ۳۴۸ھ مین قلعہ خرشنہ مین جو دریای فرات کے کنارہ پر واقعہ ہی اور دوسری مرتبہ ماہ شوال ۳۵۱ھ مین شہر مُنبج کے چند اشخاص نے اسکو قید کیا اور قسطنطنیہ کی طرف لیگئے وہان چار برس قید رہا اور قید مین بہی بہت فصیح و بلیغ شعر کہتا رہا اور ۳۵۷ھ مین زخمی ہوکر مرگیا - روایت کرتے ہین کہ نزع کیوقت اس نے اپنی دختر سے یہہ شعر کہے ؛

اُبنیّتی لا تجزعی کل الانام علی ذہاب نوحی علی بحسرة من خلف سترک والحجاب

ای میری بیٹی مت جزع و فزع کر سب مخلوقات دنیا کی جانے پہر افسوس سی پردہ اور حجاب مین بیٹہہ کر مجہپر نوحہ کر

قولی اذا کلمتنی فعییتُ عن رد الجواب زین الشباب ابو فراس لم یمتّع بالشباب

اور جب تو مجہہ سی بات کرے اور مین جواب سے رک جاؤن تو یہہ کہو کہ جوانی کی زینت ابو فراس تہا جس نے جوانی سے نفع نہین اوٹہایا ؛

سیرافی نحوی

ابو سعید حسن بن عبد اللہ بن مرزبان سیرافی نحوی بغداد مین نایب قاضی رہا اور بصریون کی نحو مین امام زمانہ تہا - کتاب سیبویہ کی شرح نہایت عجیب و غریب لکہی اور کتاب الفات الوصل والقطع - کتاب اخبار نحات بصرہ - کتاب الوقف والابتدا - کتاب صبعة الشعر والبلاغة

شرح مقصورہ ابن درید وغیرہ کی تصنیف کین تہا ابوبکر بن سراج نحوی سے علم نحو پڑہا اور نحو ولغت اور
فقہ اور فرائض اور حساب اور کلام اور شعر اور عروض اور قوافی مین عالم کامل ہوا اپنے ہاتھ
سے کسب کر کے وجہ معیشت حاصل کرتا تہا اس مین اور ابوالفرج اصبہانی صاحب اغانی مین
خاصلانہ معاندت تہی ابوالفرج نے اسکے حق مین یہہ شعر کہے ہین

لستَ صدراً ولا قرأتَ علی صدرٍ ولا علمُک البکیّ بشافِ

نہ تو امام ہے اور نہ تو نے کسی امام سے پڑہا اور نہ تیرا تہوڑا علم شافی ہے

لعن اللہ کلّ نحوٍ وشعرٍ وعروضٍ یجیءُ من سیرافِ

خدا ہر شعر اور نحو اور عروض پر جو سیراف سے آئی لعنت کرے۔ سنہ ۳۶۸ مین بغداد مین فوت
ہوا سیراف فارس مین ایک شہر کا نام ہے

ابن خالویہ نحوی

ابوعبداللہ حسین بن احمد بن خالویہ نحوی لغوی ہمدانی الاصل تہا مگر بغداد مین جاکر ابوبکر
بن انباری اور ابن مجاہد مقری اور ابن عمر زاہد اور ابن درید سے علم تحصیل کیا اور ابوسعید
سیرافی سے بہی پڑہتا رہا پہر شام مین گیا اور شہر حلب مین سکونت اختیار کی وہان اسکو علم مین
یگانہ گنتے تہے اور لوگ ممالک دور ودراز سے استفادہ کے لیے اسکے پاس آتے تہے اور آل
واحفاد حمدان اس سے علم پڑہتے اور اسکی تعظیم وتکریم کرتے تہے چنانچہ یہہ لکہتا ہے کہ مین ایک دفعہ
سیف الدولہ بن حمدان کے پاس گیا اوس نے مجہے اقعد کہا اور اجلس نہ کہا مین نے جانا کہ
یہہ شخص لطایف عرب اور نکات ادب سے ماہر ہے کیونکہ عربی مین کہڑے کو اقعد اور سوئے کو اجلس
کہتے ہین۔ تصانیف اسکی بکثرت ہے اور متنبی شاعر سے سیف الدولہ کے روبرو اسکے
مباحثے ہوتے رہے حلب مین سنہ ۳۷۰ مین فوت ہوا

ابوعلی فارسی

حسن بن احمد بن عبدالغفار بن محمد بن سلیمان بن آبان فارسی نحوی علم نحو مین امام وقت

تہا شہرون مین پہرتا رہا اور حلب مین مدت تک سیف الدولہ بن حمدان کے پاس رہا [illegible]
ابوطیب متنبی مین کئی مجلسین ہوئین اسنے کتاب الایضاح اور تکملہ نحو مین - کتاب التذکرہ
کتاب المقصور والممدود - کتاب الحجہ - کتاب الاغفال فیما اغفلہ الزجاج من المعانی کتاب
العوامل المایۃ - کتاب المسایل الحلبیات - کتاب المسایل العسکریہ کتاب القصریات - کتاب
المسایل الشیرازیات - کتاب البصریہ - کتاب المسایل المجلسیات وغیرہ تصنیف کین ۲۸۸ھ مین
پیدا ہوا اور ۳۷۷ھ مین مرگیا ؀

ابن حجاج شاعر

ابوعبداللہ حسین بن احمد بن محمد بن جعفر بن محمد بن حجاج کاتب بے بدل اور شاعر عدیم المثل تہا
مسخرات اور ہزلیات مین بڑا کامل تہا جو شعر کہتا تہا وہ مسخرے سے خالی نہوتا تہا ظرافت مین کوئی اسکا
ہمسر نہ تہا اسنے ایک دیوان دس جلد کا ہزلیات مین تصنیف کیا ہے صرف اسکے شعرون مین ظرافت ہی
نہین بلکہ تکلف اور غرابت سے بہی مبرا ہین اور اسکی فصیح بلیغ نظم و نثر دلچسپ و مرغوب خاطر ہے اشعار
محققانہ بہی نہایت لطیف کہتا تہا اہل فن اسکو امرء القیس ثانی کہتے تہے امرء القیس کے زمانہ
سے لیکر اس شاعر کے عہد تک کوئی اور آدمی انکے مذاق کا نہین ہوا - مذہب شیعہ رکہتا تہا
اور اہل بیت کی محبت اور اصحاب کبار کی بغض مین از حد تجاوز کرتا تہا روز سہ شنبہ ۲۷ ماہ جمادی
الآخر ۳۹۱ھ کو شہر نیل مین جو دریای فرات کے کنارہ پر واقع ہے فوت ہوا اور اسکی وصیت
کے بموجب اسکی نعش بغداد مین لیجا کر حضرت موسی بن جعفرؑ کے پاؤن کیطرف دفن کی گئی اور قبر پر
حسب وصیت یہہ آیت لکہی گئی وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ

ابن وکیع تنیسی

ابومحمد حسن بن علی بن احمد بن محمد بن خلف ضبی معروف بابن وکیع تنیس مین پیدا ہوا
اور بغداد مین آکر سکونت اختیار کی شاعر بے نظیر تہا مگر قدرے اسکی زبان مین لکنت تہی - ثعالبی
یتیمۃ الدہر مین بیان کرتا ہے کہ یہہ شاعر اپنے سب ہمعصرون سے بڑہکر تہا اور کوئی اسکے برابر شعر نہ

نہ کہتا تہا شعراے مجیدین مین معدود تہا ایک دیوان عربی مین نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا
اور صرف شعر ہی مین کمالیت نرکہتا تہا بلکہ اور علوم مین بہی ماہر تہا۔ ایک کتاب منصف نام
ابو طیب متنبی کی سرقات مین لکہی وفات اسکی ماہ جمادی الاول ۳۹۳ھ مین ہوی تنیس
بکسر تاء مثنات فوقانی و کسر نون مشددہ و سکون یائے تحتانی مصر مین دمیات کے قریب
ایک شہر کا نام ہے جسکو تنیس بن حام بن نوح نے بنایا ہے۔ وکیع لقب اسکی دادی ابوبکر محمد بن خلف کا تہا

ابوالقاسم وزیر مغربی

ابوالقاسم حسین بن علی بن حسین بن علی معروف بوزیر مغربی اسکا باپ سیف الدولہ
بن ہمدان کے مصاحبون مین سے تہا ۳۷۰ھ مین پیدا ہوا۔ شاعر ماہر تہا میافارقین مین چھیالیس
برس کا ہوکر ۴۱۸ھ مین مرگیا۔ جب اسکی نزع کا وقت قریب پہونچا تو اسنے اپنے دوستون کو
وصیت کی کہ میرے تابوت کو مشہد امیر المومنین علی ابن ابیطالب مین لیجا کر دفن کرین ابو علی
ہارون بن عبد الصمد اوراجی جس کی مدح متنبی شاعر نے اوس قصیدہ مین کی جسکا مطلع یہہ ہے

امن ازدیارک فی الدجی الرقباء   اذ حیث کنت من الظلام ضیاء

وہ اس شاعر کا ماموں ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ اس شاعر کے ماموں کا بیٹا ہے اسنے ایک
دیوان نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا اور کتاب الایناس فی تحریر انساب العرب جو نہایت مفید ہے
اور مصنف کی بڑی ماہری پر دال ہے اور کتاب آداب الخواص اور کتاب المأثور فی ملح الحذور اسکی تصنیفات سے ہین

شیخ ابو علی بن سینا

شیخ الرئیس ابو علی حسین بن عبد اللہ بن سینا ملقب بشرف الملک الحکیم اسکا باپ بلخ کا رہنے والا
تہا پہر وہان سے بخارا مین گیا اور خرمیثن مین جو بخارا کے سب گانوں سے بڑا ہے عامل رہا اور
ابو علی اور اوسکا بہائی وہان ہی پیدا ہوئے۔ اسکی والدہ کا نام ستارہ تہا دس سال کی عمر مین
ابو علی نے علوم قرآن اور علم اصول دین اور علم ادب اور حساب اور جبر و مقابلہ حاصل کیا پہر
حکیم ابو عبد اللہ ناتلی اسکے پاس آیا اور اس نے اس سے ایساغوجی سے لیکر علم منطق کو آخر تک

پہونچایا اور اقلیدس اور مجسطی پڑہی اور سب علوم و فنون مین ماہر ہوا اور رموز اور دقایق ایسے سمجھنے لگا کہ ابو عبد اللہ ناتلی بہی اوسکو نہ پہونچ سکتا تہا باوجود اسقدر توغل علم منطق اور فلسفہ وغیرہ کی علم فقہ بہی اسمعیل زاہد سے پڑہتا تہا جب ابو عبد اللہ ناتلی خوارزم شاہ مامون بن محمد کیطرف گیا تو ابو علی علوم طبعی اور الہی مین متوجہ ہوا اور فصوص اور شروح مین کوشش کرنے لگا یہان تک کہ اللہ تعالی نے دروازے علمون کے اسپر کہولدے پہر طب مین مشغول ہوا اور اوسکو انتہا تک پہونچا کر مریضون کا علاج مفت خدا تعالے کی خوشنودی کے لیے کرنے لگا اور اس علم مین تمام متقدمین اور متاخرین سے فایق ہوا اور ۱۶ سال کا تہا کہ علما کبار اور فضلا نامدار اسکے پاس استفادہ کرنے آتے تہے۔ ابو علی سینا ایام طالب علمی مین کبہی رات بہر نہ سوتا تہا اور تمام دن مطالعہ مین صرف کرتا تہا اور اسکے سوا کوئی کام نہ کرتا تہا جب کوئی مسئلہ اس سے حل نہوتا تہا تو وضو کرکے مسجد جامع مین جاکر نماز پڑہتا اور خدا کی جناب مین اس مسئلہ کے حل ہونیکے واسطے دعا کرتا تہا اسکی دعا قبول ہوجاتی تہی اور وہ مسئلہ لاینحل اسپر منکشف ہوجاتا تہا تصانیف مفیدہ اسکی بکثرت ہین جنمین کتاب الشفا النجات وکتاب الاشارات وقانون وغیرہ کہتے ہین کہ اسکی تصنیف قریب سو کے ہے اور شعر بہی بہت اچہا کہتا تہا چنانچہ یہہ ابیات اس کے ہین ؀

وَاحْفَظْ بُنَيَّ وَصِيَّتِي وَاعْمَلْ بِهَا ... فَالطِّبُّ مَعْقُودٌ بِنَصِّ كَلَامِي

ای میرے بیٹے میری نصیحت کو یاد رکھ اور اوسپر عمل کر کیونکہ علم طب میری کلام [illegible]

لَا تَشْرَبَنَّ بِعَقِيبِ اَكْلٍ عَاجِلًا ... فَتَقُودُ نَفْسَكَ لِلْاَذَى [illegible]

کہانے کے بعد شتابی ہرگز پانی نہ پی ورنہ تو اپنے نفس کی باگ کہینچکر ایذا کی طرف لائیگا ؀

اِجْعَلْ غِذَائَكَ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً ... وَاحْذَرْ طَعَامًا [illegible]

اور غذا تمام دن مین ایکدفعہ کیا اور طعام کے ہضم ہونیکے پہلے دوسرے طعام سے پرہیز کر

وَاحْفَظْ مَنِيَّكَ مَا اسْتَطَعْتَ فَاِنَّهُ ... مَاءُ الْحَيَاةِ يُرَاقُ فِي [illegible]

اور جب تک ہوسکے اپنی منی کی محافظت کر کیونکہ وہ آب حیات ہے جو ارحام مین ڈالا جاتا ہے۔ ابو علی ماہ صفر ۳۷۰ھ مین پیدا ہوا اور ماہ رمضان کے اول جمعہ ۴۲۸ھ مین فوت ہوا۔ شیخ کمال الدین بن یونس کہتا ہے کہ شیخ بن سینا کا مخدوم اسپر ناراض ہوا اور اوسنے اسکو زنجیرون مین باندہکر قید خانہ مین بہیجدیا اور یہہ وہان ہی مرگیا اور اسنے یہہ شعر قید خانہ مین ہی کہے ؛

رَأَيْتُ ابْنَ سِيْنَا يُعَادِي الرِّجَالَ ... وَفِي السِّجْنِ مَاتَ اَخَسَّ المَمَاتِ

مینے ابن سینا کو دیکہا کہ لوگون سے دشمنی کرتا تہا اور قید خانہ مین خسیس موت مرگیا ؛

فَلَمْ يَشْفِ مَا نَابَهُ بِالشِّفَاءِ ... وَلَمْ يَنْجُ مِنْ مَوْتِهِ بِالنَّجَاتِ

نہ تو شفا سے اپنی مصیبت سے بچا اور نہ نجات سے اپنی موت سے رہائی پائی ؛

ابوالجوائز

حسن بن علی بن محمد بن بادی واسطی عالم اجل اور فاضل اکمل تہا بغداد مین مدت تک رہا شاعر فصیح البیان تہا اوسکا یہہ شعر ہے ؛

وَشَيْئَانِ مَعْدُوْمَانِ فِي الْأَرْضِ دِرْهَمٌ ... حَلَالٌ وَخِلٌّ فِي الْحَقِيْقَةِ نَاصِحٌ

یعنے دنیا مین دو چیز معدوم ہین درم حلال اور دوست صادق ناصح۔ وفات اسکی ۴۶۰ھ مین ہوی ؛

ابن رشیق قیروانی

ابو علی حسن بن رشیق معروف بقیروانی عالم فصیح اور فاضل بلیغ صاحب تصانیف کثیرہ تہا کتاب العمدہ شعر کی فضیلت اور عیوب کے بیان مین تصنیف کی اور کتاب الانموذج وغیرہ رسایل فایقہ اور قصاید رایقہ تصنیف کیے۔ ابن بسام کتاب الذخیرہ مین بیان کرتا ہے کہ یہہ شخص ۳۹۰ھ مین پیدا ہوا اور وہان سے تہوڑا سا علم ادب تحصیل کرکے قیروان مین ۴۰۶ھ مین آیا اور محمدیہ مین علم ادب پڑہکر شعر مین کمال پیدا کیا قیروان مین بڑے بڑے ادبا اور شعرا کیخدمت مین رہا اور وہان اسکی بڑی شہرت ہوی اور مشہور آفاق ہوا اور وہان کے حاکم کی تعریف مین بڑے فصیح قصیدے کہے اور اوسکے مقربون مین سے ہوا جب عرب نے قیروان پر ہجوم کیا اور وہان کے باشندون کو تہ تیغ

اور سلطان کو مغلوب کیا تو یہہ شخص جزیرہ صقلیہ کی طرف گیا اور جزیرہ ماذر مین سنہ ۴۶۳ھ مین فوت

ہوا۔ اوس کے شعرون مین سے یہہ ہی شعر ہین ؛

یَا رَبِّ لَا اَقْوٰی عَلٰی دَفْعِ الْاَذٰی ۔ وَبِكَ اسْتَعَنْتُ عَلَی الضَّعِیْفِ الْمُؤْذِی

خداوندا مین ایذا کی دفیعہ کرنیکی طاقت نہین رکہتا اور ضعیف موذی کی دفیعہ مین تجہسے مدد مانگتا ہون

مَالِیْ بَعَثْتَ اِلَیَّ اَلْفَ بَعُوْضَةٍ ۔ وَبَعَثْتَ وَاحِدَةً اِلٰی نُمْرُوْدِ

کیا ہے مجکو کہ میری طرف تو نے ہزار مچہر اور نمرود کی طرف ایک مچہر بہیجا ہے ؛

ابن شخباء عسقلانی

الشیخ المجید ابو علی حسن بن عبد الصمد بن ابی شخباء عسقلانی بڑے بڑی فصیح خطبی اور رسالے

تصنیف کئے نثر و نظم مین اسکو کمال تہا۔ خزانہ نبو دین جو شہر قاہرہ مین ایک قیدخانہ ہے ۴۸۲ھ کو

مقتول ہوا شخباء بفتح شین معجمہ و سکون خاء معجمہ بعدہٗ باء ہے اور عسقلانی عسقلان کیطرف منسوب ہے

عمید طغرائی

عمید طغرائی فخر الکتاب ابو اسمعیل حسین بن علی بن محمد بن عبد الصمد الملقب بموید الدین

اصبہانی معروف بطغرائی عزیز الفضل لطیف الطبع نظم و نثر مین یگانہ زمانہ تہا ایک دیوان

نہایت عمدہ تصنیف کیا عماد کاتب تاریخ سلطنت سلجوقیہ مین لکہتا ہے کہ طغرائی مذکور کو استاد کہتے تہے

اور سلطان مسعود بن محمد سلجوقی کی طرف سے موصل مین وزیر تہا اور جب سلطان مسعود اور اوسکے بہائی

سلطان محمود مین ہمدان کے قریب لڑائی ہوئی اور مسعود نے ہزیمت کہائی اور محمود نے فتح پائی تو پہلے

استاد ابو اسمعیل وزیر مسعود گرفتار ہوا اور محمود کے وزیر نظام الدین ابو طالب علی بن احمد بن حرب سمیرمی

کو اسکی خبر پہونچی اور شہاب اسعد نے جو اوس وقت مین نصیر کاتب کا نایب طغرائی تہا کہا یہہ مرد

یعنے ابو اسمعیل استاد ملحد ہے وزیر محمود نے کہا جو ملحد ہو اوس کو قتل کردو پس طغرائی مذکور ظلماً قتل کیا گیا

اور نیز یہہ لوگ ابو اسمعیل مذکور سے اسواسطے خوف کرتے تہے کہ طغرائی فاضل اکمل ہے کہین محمود اسکی

طرف متوجہ ہو جاے اسلئے اسکو جلدی قتل کروا دیا اور یہہ واقعہ سنہ ۵۱۳ھ مین ہوا۔ طغرائی منسوب طغرا نویس

المیطرف ہے اور سمیرمی بضم سین مہملہ و فتح میم و سکون یای تحتانی نام شہر کا ہے جو اصبہان اور
شیراز کے درمیان واقع ہے ؛

بارع بغدادی

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن عبد الوہاب بن احمد بن محمد بن حسین بن عبید اللہ بن قاسم بدری
بغدادی شاعر ادیب متبحر نحوی لغوی تھا اسکا دادا قاسم معتضد باللہ اور مکتفی باللہ کا وزیر تھا اسنے
بہت عمدہ عمدہ کتابیں تصنیف کین ہین۔ بارع اور شریف ابو یعلی بن ہاریہ مین بسبب زیادہ اتحاد اور
مصاحبت کے بہت ظرایف اور لطایف اور مزاح و تمسخر ہوتے تھے۔ ولادت اس کی ۱۰ صفر سنہ ۴۴۳ھ مین
بغداد مین ہوئی اور ۵۲۴ھ مین فوت ہوا بدریہ بغداد مین ایک محلہ کا نام ہے ؛

ملک النحاة

ابو نزار حسن بن صافی بن عبد اللہ المعروف بملک النحات ادیب اریب فصیح بلیغ نحو مین اپنے تمام
اقران سے فایق تھا اور بسبب کمال تکبر و عجب کے اسنے اپنا لقب ملک النحات رکھا تھا اور جو شخص اسکو اس
لقب سے نہ بلاتا تھا اسپر بڑا غضبناک ہوتا تھا علم نحو اور اصول فقہ مین اسنے بڑی تصنیفات کی اور مختصرات
کی اور ایک دیوان لکھا ۴۸۹ھ مین پیدا ہوا اور اسی سال سے زیادہ عمر کا ہو کر دمشق مین ۵۶۸ھ مین فوت ہوا

حرف الخاء

خلیل

ابو عبد الرحمن خلیل بن عمرو بن تمیم فراہیدی یحمدی نحو مین امام تھا اور علم عروض کا موجد ہوا ہی
اس نے عروض کی اقسام کو پانچ دایرونمین تقسیم کیا جن سے پندرہ بحر نکلتی ہین پہر اخفش نے ایک
اور بحر نکالی اور اسکا نام خبب رکھا اور کہتے ہین کہ اسکو ہاتف نے خواب مین کہا تھا کہ تم مکہ معظمہ
کو جاؤ وہان ایک نیا علم تمپر منکشف ہوگا پس یہ مکہ مین حج کیواسطے گیا جب حج سے واپس ہوا تو
علم عروض اسپر منکشف ہوا اور یہ شاعر علم نغمہ مین بھی بڑا ماہر تھا اسلیئے علم عروض اسنے نکالا ہے
کیونکہ ان دونون علمون کے قواعد متقارب ہین اور یون بھی کہتے ہین کہ خلیل ٹھٹھیرون کے بازار

مین جارکہ تہا وہان ایک شہہیر جہوت نیسی طشت بنا رکہا تہا اس [illegible]

ایجاد کیا خلیل مرد عاقل حلیم تہا اوسکا مقولہ ہی کہ انسان کو اپنا عیب معلوم نہین ہوتا جبتک کسی [illegible] کے پاس
نہ بیٹھے اور جب آدمی چالیس سال کا ہو تو اوسکی عقل کامل ہوتی ہے اور اسی سن مین آنحضرت
بہی مبعوث ہوئی اور جب ٦٣ برس کا ہو تو اوسکی عقل و فکر مین خرابی آجاتی ہے اور اسی سن
مین آنحضرت دنیا سی تشریف لیگئی اور آدمی کا ذہن صاف اور عقل سلیم فجر کے وقت ہوتا ہی سلیمان
بن حبیب بن مہلب بن ابی صفرہ والی فارس نے اسکا وظیفہ مقرر کیا تہا اور [illegible]
اسکو اپنے حضور مین طلب کیا اسنی اوسکے جواب مین چند شعر لکہے جنمین سے دو شعر یہ ہین

أبلغ سليمان اني عنه في سعة وفي غنى غير اني لست ذا مال

الرزق عن قدر لا الضعف ينقصه ولا يزيدك فيه حول محتال

سلیمان کو خبر دو کہ مین یہان ہرطرح سی وسعت اور غنا مین ہون بجز اس [illegible]
اور رزق تقدیر سے ہی نہ ضعف اسی گہٹاتا ہی اور نہ حیلہ کسی حیلہ گر کا اوسکو بڑہاتا ہی [illegible]
شنکر وظیفہ بند کردیا خلیل نے اسکی جواب مین لکہا کہ خدا تعالے ضامن رزق کا ہی جبتک ہم زندہ ہین وہ
رزق دیگا اور جب ہمارا رزق پورا ہوجائیگا تو ہم مر جائینگے ای سلیمان تونے مجہے اپنی وظیفہ
سے محروم رکہا کیا اسمین تیرا مال بڑہ جائیگا جب یہ خبر سلیمان کو پہونچی تو اوسنے خلیل کا وظیفہ دوچند
کردیا اور عذرنامہ اوسکیطرف لکہا ایک رات صبح تک خلیل اور عبداللہ بن مقفع [illegible] باتین کرتے رہے
جب صبح کو جدا ہوئی تو کسی نے خلیل سے پوچہا کہ ابن مقفع کیسا ہے اوسنے جواب دیا کہ علم [illegible] رکہتا ہے
اور عقل کم اسیطرح کسی نے ابن مقفع سے پوچہا کہ خلیل کیسا ہی اوسنے کہا عقل بہت رکہتا ہے اور
علم کم خلیل نے کتاب العین لغت مین اور کتاب العروض اور کتاب الشواہد اور کتاب النقط والشکل اور
کتاب النغم اور کتاب العوامل تصنیف کین اکثر علما لغت کہتے ہین کہ کتاب العین خلیل کی تصنیف
نہین بلکہ اوسنے شروع کی تہی اور اوسکا نام عین رکہا تہا پہر اسکے شاگرد نضر بن شمیل نے معہ مورج
سدوسی و نصر بن علی جہضمی وغیرہ کے اسکو پورا کیا اور اونکو خلیل کی وضع اور ترتیب پسند نہ آئی اسلیے

سعد اپنی عمر پیر ... خلیل کا ایک لڑکا بڑا نالایق اور بیوقوف تہا ایک دن باپ کے پاس گیا کسی شعر کی وہ تقطیع کر رہا تہا لڑکے نے لوگون سے کہا کہ میرا باپ دیوانہ ہو گیا ہی اس بات کی خبر خلیل کو پہونچی اوس نے اپنے بیٹے کے حق مین کہا

لَوْ کُنْتَ تَعْلَمُ مَا اَقُوْلُ عَذَرْتَنِی ‏ ‏ اَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ مَا تَقُوْلُ عَذَلْتُکَا

اگر تو جانتا جو مین کہہ رہا ہون تو مجہے معذور رکہتا۔ یا مین جانتا جو تو کہہ رہا ہے تو تجہے ملامت کرتا

لٰکِنْ جَهِلْتَ مَقَالَتِی فَعَذَلْتَنِی ‏ ‏ وَعَلِمْتُ اَنَّکَ جَاهِلٌ فَعَذَرْتُکَا

لیکن تو میری گفتگو سی ناواقف ہی اسلئے مجہی ذلیل کیا اور مینے تجہی جاہل سمجہکر معذور رکہا خلیل کہتا ہی کہ میرے پاس ایک شخص علم عروض پڑہنی کیواسطے آتا تہا اور اوسکو اس علم سے مناسبت نہ تہی تا ہم میرے پاس رہا لیکن کچہہ اوسکی ذہن نشین نہوا ایک روز مینے اوسی کہا کہ اس بیت کی تقطیع کرو

اِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ شَیْئًا فَدَعْهُ ‏ ‏ وَجَاوِزْهُ اِلٰی مَا تَسْتَطِیْعُ

یعنے جس چیز کی تو طاقت نہین رکہتا اوس کو چہوڑ کر اوس چیز کیطرف جا جسکی طاقت رکہتا ہی پس وہ اپنی لیاقت کی بموجب تقطیع کرکے چلدیا اور پہر اوس روز سے میری پاس نہ آیا مین اوسکی فطانت اور دانشمندی پر نہایت متعجب ہوا کہ باوجود اسقدر نافہمی کے یہہ اوسنے کیا سمجہہ لیا۔ یہہ فاضل سنہ مین پیدا ہوا اور سنہ ہجری مین فوت ہوا۔ فراہیدی فراہید کیطرف منسوب ہے اور فراہید قبیلہ ازدی کا ایک بطن ہے اور فراہید جمع فرہود کی ہے اور فرہود لغت ازدشنوہ مین شیر کے بچہ کو کہتے ہین اور یحمد ہی ایک قبیلہ ازد سے ہے

حرف الدال

دُرَیدابن صمہ

دُرَیدْ بن صمہ بن حارث بن بکر بن علقمہ بن جدعہ بن عزۃ بن جشم بن معاویہ بن بکر بن ہوازن شاعر جاہلی حماسی ہی اسکی تین بہائی تہی ایک عبداللہ جسکو بنی غطفان نے قتل کیا اور دوسرا خالد جو بنی حارث بن کعب کے ہاتہ سی مقتول ہوا۔ تیسرا قیس جسکو ابوبکر بن کلاب نے ہلاک کیا

پس چند شعر اس نے عبد اللہ کے مرثیہ مین کہے ہین جن سے دو شعر یہہ ہین ؎

تَقُوْلُ اَلَا تَبْکِیْ اَخَاکَ وَقَدْ اَرٰی ۔ مَکَانَ الْبُکَا لٰکِنْ بُنِیْتُ عَلَی الصَّبْرِ

فَقُلْتُ اَعَبْدَ اللّٰہِ اَبْکِیْ اَمِ الَّذِیْ ۔ لَہٗ الْجَدَثُ الْاَعْلٰی قَتِیْلُ اَبِیْ بَکْرٍ

وہ عورت مجھکو کہتی ہے کہ تو اپنے بہائی کو کیون نہین روتا حالانکہ مین اب موقع رونیکا دیکھتی ہون لیکن تو صبر پر مجبول ہوا ہے مینے کہا کیا عبد اللہ کو رون یا اوس شخص کو جسکی قبر عالی ہے اور وہ ابی بکر بن کلاب کا مقتول ہے یہہ شاعر بڑی عمر کا ہو کر جنگ حنین مین مقتول ہوا ؎

دعبل

ابو علی دعبل بن علی بن رزین بن سلیمان خزاعی شاعر بے نظیر تہا لیکن نہایت بدگو کثیر الہجا تہا خلفاء اور ارکین سلطنت کی ہجو مین بہت قصاید منظوم کئے جو کہتا تہا کہ مین ۵۰ سال اپنے کندہے پر خشک لکڑیان اوٹہا کر پہرتا رہا کہ کوئی مجہے اون پر سولی دے مگر کسی نے نہ پوچہا۔ جب اسنے ابراہیم بن مہدی کی ہجو کی تو ابراہیم نے خلیفہ مامون کے پاس جاکر شکایت کی خلیفہ نے اشعار ہجائیہ سنکر فرمایا کہ دعبل کا یہہ ہی طریق ہے اوسنے میری ہجو اسسے بڑہکر کی۔ خلیفہ مامون جب اپنے اشعار ہجائیہ سنتا تہا تو کہتا تہا کہ دعبل احمق نے کچہہ خیال نہ کیا کہ مینے خلافت کی گود مین پرورش پائی ہے دعبل سے روایت ہے کہ مین ایکروز سہل بن ہارون کاتب کے پاس جو بڑا بخیل اور لیئم تہا بیٹہا ہوا تہا اوس روز باتون مین بہت وقت گذر گیا اور بہوکہ نے اوسے مضطرب کیا آخر الامر اوسنے کہانا منگایا طباخ ایک برتن طعام کا اور گروہ نان لیکر حاضر ہوا برتن مین مرغ کا گوشت نیم خام تہا جو دانتون سے کیا بلکہ چہوریسے بہی بمشکل کاٹا جاتا تہا۔ سہل نے اوس گوشت کو چار دنظر سے دیکہا اور سب اعضاء مرغ کے سوائے سر کے موجود پائے پس تہوڑی دیر تک سرنگون اور افسردہ خاطر بیٹہا رہا پہر سر اوٹہا کر طباخ سے پوچہنے لگا کہ اس کا سر کہان ہے اوسنے کہا کہ مینے پہینکدیا سہل نے باعث پوچہا طباخ نے کہا مینے خیال کیا کہ آپ سر نہین کہاتے سہل غصہ سے بولا کہ مین اوسپر بڑا ناراض ہون جو مرغ کے پاؤن پہینکدے چہ جائے آنکہ اوس سر کو پہینکے جو رئیس الاعضاء او

فوجواس ہی اور جیسی خاطر کرتا ہی ویسے ہی جسکی باعث اوسکی فضیلت ہی اور اسمین ایک کلغی ہی جسکو معتبر
سمجہا جاتا ہی اور دو آنکہین ہین جس سی شراب سرخ رنگ کو تشبیہ دیجاتی ہے اور اوسکا دماغ
درجع الکلیتین کیواسطی مفید ہی یعنی کوئی استخوان اسکی سرکی استخوان سی لذیذ نہین پائی کیا تو
نہین جانتا کہ مرغ کے بازہ اور زبان اور گردن اور ساق سب عمدہ ہین سو قولی اگر جانا ہے کہ
مرغ سے نہین کیا تا تو جہان پہینکا ہے وہان سی تلاش کر طباخی نے کہا مجہی معلوم نہین کہ کہان
پہینکا ہے سہل نے کہا مین جانتا ہون کہ وہ تیری پیٹ مین ہی سو اس بات کی تجکو خدا تعالے
جزا دیگا دعبل یہہ بات سنکر نہایت متعجب ہوا اور لاحول پڑہتا ہوا وہان سے مرخص ہوا دعبل کا
اصلی نام حسن یا عبد الرحمن یا محمد ہی اور دعبل اسکا لقب ہی اور دعبل موٹی اونٹنی کو کہتی ہین
اور خود یہہ بیان کرتا ہی کہ ایک مرد مصروع کی پاس میرا گذر ہوا مینے آواز بلند اوس کی کان مین
کہا کہ دعبل وہ اوسیوقت اٹہہ کہڑا ہوا اور پہر کبہی اوسکو یہہ بیماری نہ ہوئی یہہ شاعر ۱۴۸ھ مین
پیدا ہوا اور ۲۴۶ھ مین مر گیا اور شعرا مین معدود ہے ؛

حرف الذال

ذوالقرنین

ابو المطاع ذوالقرنین بن ابی المظفر حمدان ملقب بوجیہہ الدین شاعر ظریف فصیح و
بلیغ بلند خیال تہا اسکی اشعار کے دیکہنے سے اسکی لطافت و بلاغت معلوم ہوتی ہی چنانچہ یہہ دو شعر اسکی ہین ؏

انی لاحسد لا فی اسطر الصحف	اذا رأیت اعتناق اللام للالف

مین مصحف کی سطرون مین لام اور الف کو حرف لا مین ملا ہوا دیکہہ کر نہایت حسد کرتا ہون ؏

وما اظنہما طال اعتناقہما	الا لما لقیا من شدۃ الشغف

اور مین اونکی ہمیشہ آپسمین ملے رہنیکا باعث بجز کثرت صحبت کے نہین جانتا - اسکی اشعار نہایت عمدہ
ہین سامع کو اونکی سننے سی بڑا سرور حاصل ہوتا ہی مصر مین ظاہر بن حاکم عبیدی کی عہد مین گیا تہا ظاہر نے
اسکو اسکندریہ کا حاکم ۴۱۴ھ مین بنایا مگر یہہ ایک برس وہان رہکر پہر دمشق کیطرف چلا گیا اور وہان صفر ۴۲۸ھ مین فوت ہوا ؛

حرف الراء

ابن میّادہ

اسکا نام رماح بن ابرد بن ثوبان اورکنیت ابا شرحبیل تہی - اور میادہ اسکی والدہ کا نام تہا جسکی طرف منسوب ہوکر ابن میادہ مشہور ہوا شاعر فصیح اور ناظم بلیغ تہا ؛ ابن سلام نے اسکو ساتوین طبقہ مین لکہا ہی اور عمر بن لجا اور عجیف عقیلی اور عجیر سلولی کو بہی اسکی طبقہ سے گنا ہی کہتے ہین کہ رماح زمانہ جاہلیت اور اسلام مین قبیلہ غطفان کا عظیم الشان شاعر مخضرم شمار کیا جاتا تہا اور سوائے قریش اور قیس کے کسی کی مدح مین اسنے شعر نہین کہے ہشام بن عبدالملک اموی کی عہد مین پیدا ہوا اور منصور عباسی کے زمانہ تک زندہ رہا ؛

راجح

بن اسمعیل ابو القاسم ابن سرایا ابو الوفا الحلی الاسدی شرف الدین اسکا لقب تہا اعلم شعراء اور تواریخ مین اسکو بڑی مہارت تہی - شام اور مصر اور جزیرہ کے ملوک کی مدایح مین قصاید کہے اور انعام پائے حلہ مین دیوان اشعار نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا ۵۷۰ھ مین پیدا ہوا اور ۲۷ ماہ شعبان ۶۲۷ھ مین فوت ہوا ؛

حرف الزاء

زُہَیر

زُہَیر بن حباب بن ہبل بن عبداللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ کلبی عرب کے شاہان عظیم الشان مین سے تہا متانت عقل اور رسائی فکر اور جودت خاطر اور سرعت ذہن اور تجربہ کاری کے باعث بنی قضاعہ کو ہمراہ لیکر بنی غطفان سے سخت لڑائی کی اور اس لڑائی کا سبب یہہ تہا کہ بنی بغیض بن ریث بن غطفان نے ایک مکان بیت اللہ کی طرز پر بنا کر اپنا معبد ٹہرایا اور اسکی خدمت کیواسطی بنی مرہ بن عوف سے خدمتگار مقرر کئے جب یہہ خبر زہیر کو پہنچی تو اسنے قسم کہائی کہ مین قبیلہ غطفان سے کوئی مرد زندہ نہ چہوڑونگا - جو بیت اللہ کا مقابلہ کرے کیونکہ اگر یہہ بدعت

† لوگ اسکو کاہن کہتے ہے اسنے ۰۰

جاری ہوگئی تو معبد مقرر ہوجائیگا اور بہت لوگ گمراہ ہونگے آخرالامر فریق غسان بہاگ گئے
اور زہیر نے فتحیاب ہوکر مکان مذکور کو گرادیا اور اونکا مال واسباب لوٹ لیا لیکن اس بادشاہ
کے حکم کے بموجب لشکر مین سے کسی شخص نے اونکی عورتون پر دست اندازی نہ کی بلکہ اونکو
واپس کردیا چنانچہ زہیر اس واقعہ کے بابمین کہتا ہے ؎

ولولا الفضل منّا ما رجعتم ۔ الی عذراء شیمتها الحیاء

یعنی اگر ہماری طرف سے فضل وکرم نہ ہوتا تو تم باکرہ عورتون کیطرف جنکی خصلت حیا ہے کبھی
نہ لوٹتے ۔ زہیر آنحضرت سے پہلے ہوا اور ابرہہ اشرم صاحب فیل سے جسنے کعبہ کے گرانیکا قصد
کیا تہا ملا اور اوسکی بڑی تعظیم او تکریم کی اور اوسنے بنی بکر اور بنی تغلب پر اسکو فضیلت دیکے
دونون قبیلون کا حاکم بنایا اور ابرہہ اشرم نے کعبہ کے گرانے کا قصد پندرہوین ماہ
محرم سنہ ۴۲ سلطنت نوشیروان اور سکندر کا دارا پر غلبہ کرنے کے سنہ ۸۸۱ اور سلطنت بخت نصر کے
سنہ ۱۳۱۶ کو کیا - اور آنحضرت کی ولادت باسعادت بہی اسی سال ہوئی - یہہ بادشاہ بڑی عمر کو
پہونچکر کثرت شراب نوشی سے مرگیا ؎

زہیر بن ابی سلمی مزنی

زہیر بن ابی سلمی بن ربیعہ بن ریاح مزنی شاعر جاہلی فصیح البیان تہا سبعہ معلقہ کا تیسرا قصیدہ
اسکا ہے اور اوسمین اسنے ہرم بن سنان بن ابی حارثہ اور حارث بن عوف بن ابی حارثہ مزنی کی مدح کی
اور ام اوفی اپنی جورو سے جسکو مطلقہ کیا تہا تشبیب کی ابوتمام طائی حماسہ مین بہی اسکے اشعار لایا ہے
کعب بن زہیر مصنف قصیدہ بانت سعاد اور بجیر بن زہیر دونون اسکے بیٹے صحابی ہین ؎

ابو دلامہ

ابو دلامہ زند بن جون ادیب کامل خوش طبع شیرین زبان تہا نظم ونثر فصیح تصنیف کرتا تہا ابن
[illegible] العینین مین بیان کرتا ہے کہ ابو دلامہ مرد حبشی مصنف نوادرات ومرتب
[illegible] غریب تہا جسوقت ابو جعفر منصور کی چچازاد ہمشیرہ فوت ہوئی اور وہ قبرستان مین

اوسکو دفن کرکے پیچھے واپس گیا اور نہایت غم والم مین بیٹھا تھا کہ کہین سے ابودلامہ آنکلا اور منصور کے
پاس بیٹھ گیا منصور نے کہا وائے بر تو اس مکان یعنی قبر کیواسطے تونے کیا تیار کیا ہی ابودلامہ
نے کہا ای امیر المومنین یہ قبر کیواسطے آپکی چچا کی بیٹی تیار کی ہے یہہ بات سنکر منصور یہانتک
ہنسا کہ زمین پر گر پڑا اور کہا کہ تونے مجھے لوگون مین فضیح کیا - ایک دفعہ ابودلامہ خلیفہ مہدی
کی خدمت مین حاضر ہوا خلیفہ نے اسی کہا کہ جو چیز تو چاہتا ہی مجھسے مانگ ابودلامہ نے کہا ای خلیفہ
مجھے کتا شکاری عنایت کیجیے خلیفہ نے کہا تو عجب احمق ہے مین تجھے کہتا ہون کہ اپنی حاجت
مانگ اور تو کتا مانگتا ہی ابودلامہ نے کہا ای امیر المومنین مجکو حاجت ہی یا آپکو خلیفہ نے کہا تجھے
الہا سو جو مین چاہتا ہون مجھے مرحمت فرمائی خلیفہ نے حکم دیا کہ ایک کتا شکاری اسکو دیجیے جب
ابودلامہ نے کتا لیا تو عرض کی کہ یا امیر المومنین مین شکار کیوقت کتے کے پیچھے پیادہ پا دوڑونگا
خلیفہ نے کہا اسے گھوڑا دو جب گھوڑا آلیا تو کہا اے خلیفہ خدا اس گھوڑے کی خدمت کون کریگا
پس خلیفہ نے غلام دیا جب غلام لیا تو ابودلامہ نے کہا کہ جسوقت مین شکار لاونگا تو اوسے کون پکائیگا
خلیفہ نے کنیزک عنایت فرمائی جب کنیز لی تو کہا ای خلیفہ کیا یہہ سب لوگ جنگل مین اوقات بسر کرینگے
خلیفہ نے ایک مکان بھی عنایت فرمایا جب گھر لیا تو عرض کی کہ آپنے اہل وعیال کا بوجھہ میرے سر پہ
ڈالدیا مین انکی ضروری حاجات کا سرانجام کہان سے کرونگا خلیفہ نے کہا کہ اسی ہزار جریب زمین
عامر اور ہزار جریب زمین غامر دو ابودلامہ نے دست بستہ عرض کی کہ حضرت زمین عامر تو مین
جانتا ہون مگر زمین غامر کیا ہی خلیفہ نے فرمایا کہ خراب اور بنجر کو زمین غامر کہتے ہین ابودلامہ نے
کہا کہ مین امیر المومنین کو جنگل مین سے لاکھہ جریب غامر کی دیتا ہون اور اوس لاکھہ جریب غامر
کے عوض مین ایک جریب عامر چاہتا ہون خلیفہ نے کہا کہان سے ابودلامہ نے کہا بیت المال
سے پس خلیفہ مہدی نے کہا کہ اسکو بیت المال سے ایک جریب دو ابودلامہ نے کہا کہ مین جب یہ
جریب بیت المال سے لونگا تو بیت المال غامر ہو جائیگا پس خلیفہ نے ہنسکر کہا کہ اب کوئی حاجت
باقی ہے ابودلامہ نے کہا ہان مجھے آپ اجازت دین کہ مین آپکی ہاتھہ چومون خلیفہ نے کہا کہ یہہ ہم

تیرے رتبہ کا نہیں ہے ابودلامہ نے کہا خدا کی قسم اسکی سوا رمیری اور کوی مراد نہین جسوقت مہدی بن منصور ملک ری سے بغداد مین آیا تو ابودلامہ نے حاضر ہوکر سلام کیا اور قدوم میمنت لزوم کا شکریہ ادا کیا اور مبارک دی مہدی نے اسکی طرف متوجہ ہوکر پوچہا کہ اے ابودلامہ تیرا کیا حال ہے اس نے جواب مین یہہ شعر کہے ؎

إِنِّي حَلَفْتُ لَئِنْ رَأَيْتُكَ سَالِمًا ۔ بِقُرَى الْعِرَاقِ وَأَنْتَ ذُو وَفْرٍ

مین نے قسم کہائی ہے کہ اگر آپکو عراق کے گانو مین صحیح و سالم اور مالدار و متمول دیکہون ؎

لَتُصَلِّيَنَّ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ ۔ وَلَتَمْلَأَنَّ دَرَاهِمًا حِجْرِي

تو آپ پیغمبر صاحب پر درود پڑہین اور درہمون سے میری گود بہرین۔ خلیفہ نے کہا کہ پہلی بات تو قبول ہے مگر دوسری قبول نہین ابودلامہ نے کہا کہ اے امیر المومنین مینے قسم کہانے کیوقت دونون باتون کی اکہٹی قسم کہائی تہی۔ خلیفہ نے حکم دیا کہ ابودلامہ کی گود درہمون سے بہردو سو ابودلامہ مسخرہ نے بیٹہکر اپنی گود کو فراخ کیا اور درہمون سے پُر کروایا خلیفہ نے کہا اے ابودلامہ کہڑا ہو اس نے جواب دیا کہ میرا کرتا پہٹ جائیگا خلیفہ نے وہ درہم تہیلیون مین ڈلوا کر اسکے حوالہ کیے وفات اسکی سنہ ۱۶۱ھ مین ہوی۔ اور بعض کہتے ہین کہ ہارون رشید کے عہد تک زندہ رہا ؎

تاج الدین کِندی

ابوالیمن زید بن حسن بن زید کندی تاج الدین اسکا لقب تہا بغداد مین پیدا ہوا اور وہین پرورش پائی پہر دمشق مین جاکر سکونت اختیار کی علوم عربیہ و فنون ادبیہ مین یگانۂ زمانہ تہا۔ ابوالسعادت بن شجری اور ابو محمد بن خشاب اور ابومنصور بن جوالیقی وغیرہ سے علم حاصل کیا۔ عزالدین فرخشاہ بن شاہنشاہ کا مصاحب رہا اور اوسکی ساتہہ مصر مین گیا اور وہان کی کتب خانون سے بڑی بڑی نفیس کتابین لیکر دمشق مین واپس آیا پہر لوگ استفادہ کیلیے اسکے پاس آنے لگے شعر نہایت عمدہ کہتا تہا چنانچہ یہہ شعر اسکی مقتضی حال کے مطابق ہین ؎

دَهَانِيَ أَنِّي مِنْ حُدَي وَتِسْعِينَ حِجَّةً ۔ لَهَا فِي إِرْعَادٌ مُخَوِّفٌ وَإِبْرَاقُ

يقولون ترياق لمثلك نافع   وما لي الا رحمة الله ترياق

چارشنبہ کے دن ۲۵ شعبان سنہ [illegible] کو بغداد مین پیدا ہوا اور دوشنبہ کے دن ۷ شوال سنہ [illegible] کو دمشق مین فوت ہوا

زُہیر شاعر

زہیر بن محمد بن علی بن یحیی عتکی الملقب بہ بہاء الدین کاتب اپنے زمانہ مین یگانہ تہا اور سب نظم و نثر اور خوشخطی مین بڑہکر تہا مروت اور سخاوت مین بے نظیر تہا بادشاہ ملک صالح نجم الدین ابو الفتح ایوب کی خدمت مین دیار مصر مین پہونچا اور وہانسے مشرقی شہرون کیخدمت پر مامور ہوا اور وہین کچہہ مدت اقامت گزین رہا جسوقت ملک صالح نے دمشق پر قبضہ کیا زہیر کو دمشق کو بہیجدیا اور جب ملک صالح حوادثات زمانہ مین گرفتار ہوا اور دمشق اسکے ہاتہہ سے جاتا رہا تو ملک صالح معہ زہیر نابلس کیطرف بہاگا اور زہیر نے بادشاہ کی حفاظت مین حتی الوسع سرمو فرق نہ کیا اور ہمیشہ اسی شیوہ پر رہا یہانتک کہ حق تعالی نے اسکی حسن نیت اور صفا طویت کی برکت سے آخر ماہ ذیقعد سنہ [illegible] مین پہر ملک صالح کو دیار مصر کا حاکم بنایا اور زہیر بہی اسکی خدمت مین بدستور رہا۔ ابن خلکان کہتا ہے کہ مین اسوقت شہر قاہرہ مین تہا اور مجہے زہیر کی تعریف سنکر اس کے ملنے کا بہت شوق ہوا پس مین اوسکی ملاقات کے واسطے گیا اور اسکو جیسا سنا تہا اوس سے کئی درجہ بڑہکر پایا۔ بڑا خوش خلق تہا اور ریاضت و عبادت اور الفت و محبت مین بے نظیر تہا اپنے بادشاہ کی خدمت اور ادائے حق مین یگانہ تہا اور بادشاہ کے نزدیک بہی اسکی عزت اور توقیر بہت تہی یہانتک کہ بادشاہ کے تمام بہید وہ جانتا تہا [illegible] پر کسی غیر کو ہرگز مطلع نہ کرتا تہا اسکی وساطت سے ہزارون کو نفع پہونچا اور اسکی [illegible] ہر کس و ناکس کے حق مین مفید تہی [illegible] اس نے مجہے اپنے اشعار سنائے اور اپنے دیوان کی نقل کی اجازت دی یہہ بہی اسکا قول ہے کہ زہیر نے مجہے ایکمرتبہ کہا کہ مین پانچوین ماہ ذی الحجہ سنہ [illegible] کو مکہ معظمہ مین پیدا ہوا اور پہر دوسری مرتبہ کہا کہ وادی نخلہ مین جو مکہ کے قریب ہے [illegible] وفات اسکی یکشنبہ کے دن چوتہی ذیقعد سنہ [illegible] مین ہوئی اور دوسرے روز [illegible]

تراقہ صفدی مین امام شافعی کی قبہ شریف کے قریب دفن کیا گیا مین بسبب درد شدید کے اسکی
نماز جنازہ پر حاضر نہو سکا اسلیے بعد ازان قبر پر جاکر زیارت کی اور پارہ قرآن مجید کا پڑھکر اسکو
حق مین دعا مغفرت مانگی اور اسطرح دوستی کا حق ادا کیا ؛

حرف السین

سموئل ابن عادیا

سموئل ابن غریض ابن عادیا ابن حیا اور بعضے ابن حیا بن عادیا کہتے ہین شاعر یہودی تابعی حماد کا سمی
اور وفا مین ضرب المثل تہا وجہ اسکی یہہ ہے کہ امرء القیس شمعونی بہاگتے وقت اسکے پاس اپنا
پانچ زرہ موروثی امانت رکہہ گیا تہا پس جسوقت امرء القیس مرگیا تو حارث بن ابی شمر غسانی سموئل
کے پاس زرہ لینے کے واسطے گیا اور اوس سے امرء القیس کی زرہین اور اور اسباب جو اوسکا تہا مانگا
سموئل نے انکار کیا جس سے حارث کو نہایت غصہ آیا اور تشدد سے اس امر کا متعرض ہوا پہر اوسکے بیٹے کو
جو اسکی قید مین تہا اوس کے سامنے لایا کہنے لگا کہ اگر تجہکو زرہ نہ دوگے تو مین تمہارے سامنے
اسکو قتل کرڈالونگا سموئل نے کہا کچہہ پرواہ نہین مگر مین امانت مین کبہی خیانت نکرونگا حارث نے
سموئل کے سامنے اوسکے بیٹے کو قتل کیا لیکن سموئل کے استقلال مین کچہہ فرق نہ آیا اور اسنے یہہ شعر کہا

وَفَیْتُ بِاَدْرُعِ الْکِنْدِیِّ اِنِّی ‌ ‌ ‌ اِذَا مَا ذُمَّ اَقْوَامٌ وَفَیْتُ
وَاَوْصٰی عَادِیَا یَوْمًا بِاَنْ لَا ‌ ‌ ‌ تُهَدِّمَ یَا سَمُوْئِلُ مَا بَنَیْتُ

مین نے امرء القیس کندی کی زرہ امانت رکہنے مین وفا کیا جب اس بارہ مین اور لوگون
کی مذمت کی جاتی ہے تو مین وفا کرتا ہون عادیا نے ایکدن مجہے وصیت کی کہ اے سموئل
جس چیز کو مینے بنایا ہے اوسے تو مت گرا اس واقعہ کے باعث سموئل وفا مین ضرب المثل ہوا
ابو تمام باب الحماسہ مین اسکی شعر لایا ہے جنمین سے دو شعر یہہ ہین ؛

اِذَا الْمَرْءُ لَمْ یَدْنَسْ مِنَ اللُّؤْمِ عِرْضُهٗ ‌ ‌ ‌ فَکُلُّ رِدَاءٍ یَرْتَدِیْهِ جَمِیْلُ

جسوقت آدمی کی عزت لوم سے میلی نہ ہو تو جونسی چادر وہ پہنے اوسے زیبا ہے یعنی جبتک

[illegible] کانون سے محفوظ رہے [illegible]

وَاِنْ هُوَ لَمْ يَحْمِلْ عَلَى النَّفْسِ ضَيْمَهَا　　فَلَيْسَ اِلٰى حُسْنِ الثَّنَاءِ سَبِيْلُ

اور اگر وہ شخص اپنے نفس پر تکالیف کی برداشت نکرے تو نیک ثنا کیطرف اسکو کوئی راہ نہین ہے ۞

سحبان وائل

سحبان بن زفر بن ایاس بن عبد شمس وائلی مخضرمی فصاحت و بلاغت مین ضرب المثل تہا جیسے باقل سفاہت اور کندی ذہن مین مشہور ہے۔ ایکدفعہ معاویہ بن ابو سفیان کی مجلس مین آیا فضلاے قبایل جو اسجگہہ حاضر تہے قصور استعداد علمی کے باعث اوسے دیکہتے ہی جلدی سے مرخص ہوے سحبان نے اوسوقت کہڑے ہوکر یہہ شعر کہا ۞

لَقَدْ عَلِمَ الْحَيُّ الْيَمَانُوْنَ اَنَّنِيْ　　اِذَا قُلْتُ اَمَّا بَعْدُ اَنِّيْ خَطِيْبُهَا

پہر ظہر سے غروب آفتاب تک معاویہ کی تعریف نہایت فصاحت و بلاغت سے کرتا رہا اور اسمین اسطرح کی لکنت اسکی زبان مین واقع نہوئی اور نہ دوبارہ کسی لفظ کو بیان کیا بلکہ جس مضمون کو شروع کیا۔ اُس کو انجام تک پہونچایا ۞

سلیمان بن نجاح

ابو الربیع سلیمان بن نجاح بن عبد اللہ شاعر نامور تہا قریہ عوض مین سنہ [illegible] مین پیدا ہوا اور دمشق مین سنہ [illegible] مین فوت ہوا یہہ شعر اسکے ہین ۞

اَرَاكَ مُنْقَبِضًا بِلَا سَبَبٍ　　وَكُنْتَ بِالْاَمْسِ يَا مَوْلَايَ مُنْبَسِطَا

مین تجہکو بلا سبب منقبض دیکہتا ہون اور تو کل اے میرے مولی کشادہ پیشانی تہا ۞

وَمَا تَعَمَّدْتُ ذَنْبًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ　　هٰذَا الصُّدُوْدَ وَلَعَلَّ الذَّنْبَ كَانَ خَطَا

مینے دیدہ و دانستہ کوئی ایسا گناہ نہین کیا جس سے مستحق اس اعراض کا ہون شاید خطا گناہ ہو ۞

سالم خاسر

سالم بن عمرو بن حماد بن عطا ملقب بخاسر شاعر خاسر اسے اسواسطے کہتے تہے کہ اسنے قرآن مجید

وہ بخت کر کے طنبور خریدا اور گانا بجانا شروع کیا کسی نے اس سے پوچھا کہ کوئی عاقل بھی ایسا
کام کرتا ہے تو اس سفیہ نے یہہ جواب دیا کہ مینے کوئی رستہ ابلیس کو ملنے کا اس سے قریب
تر نہ پایا۔ کہتے ہیں کہ اسکی وجہہ یہہ تھی کہ اس نے جب کل کتب علمیہ پڑہ لین اور عالم
متبحر ہوا تو حوادثات زمانہ نے اسکا ایسا حال ابتر کیا کہ دشمن بھی اسپر رحم کرنے لگے اس غصہ مین
آکر اسنے یہہ لہو و لعب اور فسق و فجور اختیار کیا خلیفہ مہدی کی مدح مین اس نے ایک قصیدہ کہا
خلیفہ نے چاہا کہ اسکو کچہہ کم انعام دے مگر سالم نے قسم کہائی کہ مین انعام کبھی نہ لونگا چونکہ اس سے
پہلے مہدی نے ابن ابی حفصہ کو ایک لاکھہ درم قصیدہ کے صلہ مین انعام دیا تہا اسلئے سالم نے
اسی بات پر قسم کہائی تھی کہ مین ایک لاکھہ ایک ہزار درم لونگا پس مہدی سے کہا کہ
میرا اور ابن ابی حفصہ کا قصیدہ اہل علم کے روبرو پیش کیا جاوے اگر وہ میرے قصیدے
کو اس سے اچہا کہیں تو آپ انعام دین ورنہ مین کبھی انعام کا دعوے نکرونگا پس مہدی نے
اوسے ایک لاکھہ ایک ہزار درم عطا فرمایا جب ہارون رشید نے محمد بن زبیدہ کے واسطے بیعت لی
اور سالم نے قصیدہ کہا تو زبیدہ نے اسکے منہہ کو موتیون سے بہر دیا جنکو سالم نے بیس ہزار دینار
کو بیچا جب اس شاعر شاطر نے بہ لکہہ اور خلفا کی مدح کر کے بہت سا مال و اسباب جمع کیا تو فخر سے
کہنے لگا کہ مین رابح ہون نہ خاسر۔ سالم خاسر شعراء مجیدین مین سے ہے اور شاگرد بشار بن برد شاعر
کا تہا۔ خلیفہ مہدی اور خلیفہ ہادی کی تعریف مین اسنے قصیدے کہے اور بہت انعام اور صلے پائے خلیفہ
ہادی کی مدح مین جو اسنے قصیدہ کہا اسکے دو ایک شعر یہان زیب اندراج کیے جاتے ہین ؎

سَأَلْتُ الدِّیَارَ وَ أَطْلَالَهَا ‏ ‏ وَمَا اِنْ تُحَاوِبَ سُؤَالَهَا

یعنی مین نے گہرون اور ٹیلون سے عشیقہ کا حال پوچھا مگر وہ سائلون کا جواب کب دیتے تہے ؎

مَنَازِلُ قَدْ اَقْفَرَتْ بَعْدَنَا ‏ ‏ وَجَرَّتْ بِهَا الرِّیحُ اَذْیَالَهَا

اور وہ چند منزلین تہین جو ہمارے پیچھے ویران ہوئین اور اون پر آندہی نے اپنے دامن کہینچے اس
شاعر کو شعرائے جاہلیت کے اشعار سیکڑون یاد تہے سنہ ۱۸۶ یا ۱۸۹ کو خلیفہ رشید کے عہد مین ۳۶ ہزار دینار ترکہ چہوڑ کر مر گیا

اخفش اوسط

ابوالحسن سعید بن سعد مجاشعی علم نحو مین امام تہا اور اخفش اوسط کے نام سے مشہور تہا عرب مین تین اخفش مشہور ہوے ہین ایک اخفش اکبر جسکا نام عبدالحمید بن عبدالمجید تہا اور سیبویہ اور ابوعبیدہ وغیرہ کا استاد تہا دوسرا یہہ فاضل جو اخفش اوسط کے نام سے مشہور ہے اور تیسرا اخفش اصغر جسکا نام علی بن سلیمان ہے۔ اخفش اوسط عمر مین سیبویہ سے زیادہ تہا لیکن علوم عربیہ اسنے سیبویہ وغیرہ سے حاصل کئے اور اونہین اسقدر مہارت پیدا کی کہ خود اسکا مقولہ ہے کہ سیبویہ جو کچھہ کتاب مین لکہتا تہا وہ مجہے دکہا لیتا تہا چنانچہ سیبویہ اکیوقت مین مجہسے علم تہا اب مین اوس سے اعلم ہون۔ ابوالعباس ثعلب آل سعید بن سالم سے روایت کرتا ہے کہ فراء نحوی سعید مذکور کے پاس آیا سعید نے حاضرین کو کہا کہ یہ اہل لغت اور رئیس اہل عربیت آیا ہے فراء نے کہا جبتک اخفش زندہ ہے مین سید نہین ہو سکتا۔ اسی اخفش نے عروض مین بحر خبب زیادہ کیا ہے اور اس نے کتاب الاوسط نحو مین اور کتاب تفسیر معانی القرآن اور کتاب المقاییس اور کتاب الاشتقاق اور کتاب العروض اور کتاب القوافی اور کتاب معانی الشعر اور کتاب الملوک اور کتاب الاصوات اور کتاب المسایل الکبیر اور کتاب المسایل الصغیر وغیرہ تصنیف کین اخفش کے معنے چہوٹی آنکہہ والے اور ضعیف بصر کے ہین اور پہلے اسے اخفش اصغر کہتے تہے مگر جب علی بن سلیمان معروف باخفش اصغر ہوا تو اسکا لقب اخفش اوسط پڑا مجاشع بن دارم بنی تمیم سے ایک بطن کا نام ہے وفات اسکی ۲۱۵ھ مین ہوئی ہے

ابوحاتم سجستانی

سہل بن محمد بن عثمان بن یزید جشمی سجستانی نحوی لغوی علم و فضل مین یگانہ زمانہ تہا بصرہ مین سکونت اختیار کی علماء عصر نے اس سے بڑا فایدہ حاصل کیا ابوالعباس نحوی بہی اسکا شاگرد ہے اور جس زمانہ مین مبرد ابوحاتم کے پاس تحصیل علم کے واسطے جاتا تہا تو نہایت خوبصورت لڑکا تہا ابوحاتم نے اُس کی وصف مین یہہ شعر کہے ہین

مَاذَا لَقِیْتُ الیَومَ مِن ✦ مُتَمَجِّنٍ خَنِثَ الکَلَامِ ✦ وَقَفَ الجَمَالُ بِوَجْہِہٖ ✦ فَسَمَتْ لَہُ حَدَقُ الاَنَامِ

حاکاتہ و سکوتہ تجنی بہا ثمر الآثام

آج مین اوس شوخ کلام کو ملا ہون جسکے چہرہ پر حسن و جمال رونق افروز ہے اور لوگونکی آنکھون کے مدقہ اسکی طرف لگی ہوئی رہین اور اوسکی حرکات و سکون سی گناہون کے ثمر چنے جاتے ہین ؀

نفسی فداؤک یا ابا العباس حل بک اعتصامی فارحم اخاک فانہ نزر
الکری بادی السقام وانلہ مادون الحرام فلیس یرغب فی الحرام

میری جان تیری قربان اے ابو العباس میرا اعتصام تیرے ہی ساتھ ہے اپنے بہائی پر رحم کر اسلیے کہ وہ بیمار شب بیدار ہے اور ماسوی حرام کے سب کچہہ اوسے عنایت کر کیونکہ وہ حرام کیطرف راغب نہین۔ ابو حاتم اکثر ابو زید انصاری اور ابو عبیدہ اور اصمعی سے روایت کرتا ہے۔ علم لغت مین اسکو کمال دسترس تہی اور شعر اور عروض مین اوستاد اور معما کے حل کرنے مین بڑا ماہر تہا مگر علم نحو مین کم توغل رکہتا تہا اسلیے جب کبہی ابو عثمان مازنی اور سید عیسی بن جعفر ہاشمی کے گہر اکٹہے ہوتے تہے تو ابو حاتم مازنی سے ڈر کر وہانسے مرخص ہونے کو تیار ہو جاتا تہا تاکہ کہین مسایل نحو مین گفتگو نہ ہو اور صالح اور خدا ترس اسقدر تہا کہ ہر روز ایک دینار خدا کیواسطے دیتا اور ہر ہفتہ مین قرآن مجید ختم کرتا تہا تصنیفات اسکی بکثرت ہین چنانچہ کتاب اعراب القرآن۔ کتاب ما یلحن فیہ العامہ کتاب الطیر کتاب المذکر والمونث۔ کتاب النباتات۔ کتاب المقصور والممدود۔ کتاب الفرق کتاب القراآت کتاب المقاطع والمبادی۔ کتاب الفصاحۃ کتاب النخلہ۔ کتاب الاضداد۔ کتاب القسی والنبال والسہام۔ کتاب السیوف والرماح۔ کتاب الدرع والفرس۔ کتاب الوحوش۔ کتاب الحشرات کتاب الہجا۔ کتاب الزرع۔ کتاب خلق الانسان۔ کتاب الادغام۔ کتاب اللبا واللبن والحلیب کتاب الکرم۔ کتاب الشتاء والصیف کتاب النحل والعسل کتاب الابل کتاب العشب کتاب الخصب والقحط کتاب اختلاف المصاحف وغیرہ اسنے تصنیف کین۔ اور وفات اسکی ماہ محرم یا رجب سنہ ۲۴۸ھ مین ہوی

حامض نحوی

ابو موسی سلیمان بن محمد بن احمد نحوی بغدادی المعروف بحامض کوفیونکے نحو مین امام اجل

اور لغت و شعر مین اُستاد کامل تہا علم نحو ابو العباس ثعلب سے حاصل کیا ۔ مشہور تصنیفات اسکی یہ ہین کتاب خلق الانسان کتاب السبق والنضال کتاب النبات کتاب الوحوش کتاب فی النحو اور اَور عمدہ کتابین تصنیف کین وفات اسکی ۳۰۰ ہجری مین شہر بغداد مین ہوئی چونکہ یہہ بڑا بدمزاج اور بد شرتہا اسلئے اسکا لقب حامض مشہور ہوا ۔

سری رفا

ابو الحسن سری بن احمد بن سری موصلی ایام صبا مین رفوگری کرتا تہا لیکن اوسوقت مین بہی اسکو علم ادب کا بڑا شوق تہا اور کبہی کبہی شعر بہی کہتا تہا پہر رفتہ رفتہ اسنے شعر مین کمال پیدا کیا اور شاعر ماہر ہوا ۔ سیف الدولہ بن حمدان کے پاس حلب مین آیا اور مدت تک وہین رہا پہر اسکی مرنے کے بعد بغداد مین گیا اور وزیر مہلبی و اَور امرا کی مدح مین قصائد کہے جس کے باعث اسکی شعر و سخن کا بڑا چرچا ہوا ۔ سری رفا اور محمد و سعید ہاشم موصلی کی دونو بیٹون مین جو بڑے شاعر ماہر تہے عداوت تہی اور یہہ اُنپر اپنے اور اَور شعرا کے شعرونکی سرقہ کی تہمت لگاتا تہا اسنے کتاب المحب و المحبوب و المشموم و المشروب و کتاب الدیرہ تصنیف کین اور ایک نہایت عمدہ دیوان لکہا اور یہہ دو شعر اسنے نسیب مین بہت عمدہ کہے

بنفسی من اُجُودُ لہ بنفسی
و یبخل بالتحیۃ و السلام

میری جان اُسپر قربان کہ جسکی لیئے مین جان بخشتا ہون اور وہ تحیہ اور سلام سے بخل کرتا ہے ۔

و حتفی کامن فی مقلتیہ
کمون الموت فی حد الحسام

میری موت اسکی آنکہون مین اسطرح پوشیدہ ہی کہ جسطرح تلوار کی دہار مین موت پوشیدہ ہی اسنے تاریخ ۳۶۰ یا ۳۶۲ ہجری مین وفات پائی

باجی

ابو الولید سلیمان بن خلف بن سعد بن ایوب اندلسی باجی ماہ ذیقعد ۴۰۳ مین پیدا ہوا اسمر فقہ علماء اندلس سے حاصل کی ہی یہ اور الی ذر ہروی اور سلیمان بن خلف تین برس تک اکہٹے رہے اور چار حج کئے پہر بغداد مین گیا اور حدیث اور فقہ تین برس تک پڑہاتا رہا پہر موصل مین گیا اور وہان ایکسال تک رہا اور بہت سی کتابین تصنیف کین اور بہت اچہے اچہے قصیدے منظوم کئے چنانچہ یہہ دو شعر اسکے ہین ۔

اِذَا کُنْتُ اَعْلَمُ عِلْماً یَقِیْناً ۔ بِاَنَّ جَمِیْعَ حَیَاتِی کَسَاعَۃٍ

جب مین یقیناً جانتا ہون کہ میری کل زندگی ایک ساعت ہے ٭

فَلِمْ لَا اَکُوْنُ ضَنِیْناً لَھَا ۔ وَاَجْعَلُھَا فِی صَلَاحٍ وَطَاعَۃٍ

پس کسواسطی مین اُس مین بخیل نہون اور اوسکو صلاح و بندگی مین صرف نکرون ٭ وفات اسکی سنہ ۵۴۶ ہجری مین ہوی باجہ اندلس مین ایک شہر کا نام ہی - اور افریقیہ مین ایک شہر اور صبہان کے مضافات مین سی ایک گاؤں کا بہی نام ہی

دلال الکتب حظیری وراق

ابو المعالی سعد بن علی بن قاسم بن علی بن قاسم بن علی بن قاسم انصاری خزرجی مصنف کامل اور شاعر فاضل تہا کتاب زینۃ الدہر شعرای کے احوال مین اسنی نہایت عمدہ تصنیف کی اور یہہ شعر اسکی ہین ٭

شَکَوْتُ ھَوَی مَنْ شَفَّ قَلْبِی بُعْدُہٗ ۔ ہَوًی قَدْ نَارَاً لَیْسَ یُطْفِی سَعِیْرُھَا

مین اوس شخص کی محبت کا شکوہ کرتا ہون جسکی بُعد نے میری دل کو لاغر کیا ہی اور وہ ایسی آگ کو روشن کرتا ہی کہ جس کا شعلہ فرو نہین ہوتا ٭

فَقَالَ بِعَادِی عَنْکَ اَکْثَرُ رَاحَۃً ۔ وَلَوْلَا بِعَادُ الشَّمْسِ اَحْرَقَ نُوْرُھَا

اسنی مجہی جواب دیا کہ میرا دور رہنا تجہسے اکثر راحت ہی کیونکہ اگر آفتاب دور نہوتا تو اوسکا نور جلا دیتا پیر کو دن ۵ ماہ صفر سنہ ۵۶۸ ہجری مین شہر بغداد مین فوت ہوا حظیرہ بغداد کے پاس ایک موضع کا نام ہے ٭

ابن دہان نحوی

ابو محمد سعید بن مبارک بن علی بن عبد اللہ بن سعید بن محمد معروف با بن دہان نحوی بغدادی اپنی وقت مین سیبویہ زمانہ تہا اسنی نحو مین بہت عمدہ کتابین مثل شرح ایضاح و تکملہ جو ۴۳ جلدون مین ہے اور فصول کبری اور فصول صغری اور ابن جنی کی کتاب اللمع کی ایک بسیط شرح جو دو جلدون مین ہے اور اوسکا نام کتاب الغرہ ہی اور کتاب العروض اور کتاب الدروس - کتاب رسالہ سعیدیہ در ماخذ کندیہ جو متنبی شاعر کے سرقات مین ہے اور زہرۃ الریاض سات جلدونمین وغیرہ تصنیف کین اور اسکی زمانہ مین بڑی مشہور نحوی مثل ابن جوالیقی اور ابن خشاب اور ابن شجری کی تہی لیکن لوگ اس کو سب پر ترجیح دیتے اور امام

زمانہ جانتے تھے ابن دہان بغداد مین کتب خانہ چھوڑکر موصل مین وزیر جمال الدین اصبہانی کے ملنے کیواسطے گیا اور اوس کے سایہ عاطفت مین مدت تک رہا اسکے بعد اسی سال شہر کے غرق ہونے سے کتب خانہ بہی غرق ہوگیا - ابن دہان شاعر فصیح تہا چنانچہ یہہ شعر اوسکی ہین ؎

لَا تَجْعَلِ الْهَزْلَ دَابًا فَهُوَ مَنْقَصَةٌ ٭ وَالْجِدُّ يَعْلُوْ بِهٖ بَيْنَ الْوَرٰى الْقِيَمُ

ہنسی کو اپنی عادت مت کر کیونکہ وہ باعث نقصان ہی اور جد کی باعث لوگونمین قیمتین بڑہتے ہین ؎

وَلَا يَغُرَّنْكَ مِنْ مَلْكٍ تَبَسُّمُهٗ ٭ مَا تَصْخَبُ السُّحْبُ اِلَّا حِيْنَ تَبْتَسِمُ

تجہے بادشاہ کا تبسم مغرور نہ کری بادل نہین گرجتا مگر جب ہنسی یعنے بجلی چمکی - ولادت اسکی ۴۹۴ھ مین بغداد مین ہوئی اور وفات ۵۶۹ھ مین ہوئی اور اسکا بیٹا یحیی بن سعید بہی شاعر ماہر اور ادیب متبحر تہا اوایل ۵۶۰ھ مین پیدا ہوا اور ۶۱۶ھ ہجری مین فوت ہوا ؎

حیص و بیص شاعر

ابوالفوارس سعد بن محمد بن سعد بن صیفی تمیمی المعروف بحیص و بیص شہاب الدین اسکا لقب تہا عالم فاضل ادیب شاعر فقیہہ شافعی المذہب تہا شہر ری مین قاضی محمد بن عبد الکریم وزاق سی فقہ پڑہی اور اوسمین کمال پیدا کیا مگر آخر کو علم ادب اسپر غالب ہوا اور عربی مین نہایت فصیح و بلیغ شعر کہنے لگا کئی ایک مفید رسالے بہی تصنیف کئی لباس عربون کا پہنتا اور ہمیشہ تلوار کا قلادہ رکہتا تہا شیخ نصر اللہ (یہہ فاضل مذہب اہل سنت و جماعت مین ثقہ ہے) بن مجلی مصنف مشارف الصناعة بالمخزان روایت کرتا ہی کہ مینے خواب مین حضرت علیؓ کو دیکہا اور کہا اے امیر المومنین آپ مکہ فتح کرتے ہوئے فرماتی تہے کہ جو شخص ابوسفیان کے گہر داخل ہوگا وہ مامون و مصئون رہیگا پہر اسی گہر سے آپکے بیٹے امام حسین نے تکلیفین اٹہائین حضرت علی نے فرمایا کہ تمنے ابن صیفی کے شعر نہین سنے مینے کہا نہین پس حضرت علی نے کہا جلدی جاکر اوسکے اشعار سن لی پس مین خواب سے بیدار ہوکر حیص و بیص کے گہر گیا اور وہ آگے سے نکلتا تہا مینے خواب اسکے آگے بیان کیا وہ سخت رویا اور حلف اوٹہاکر کہنے لگا کہ میرے سونہہ سے ابہی وہ اشعار کسی نے نہین سنے اور نہ مینے کسی کیطرف لکہے ہین بلکہ آج ہی اونکو منظوم کیا ہے اور وہ شعر یہہ ہین

ملکنا فکان العفو منا سجیۃ   فلما ملکتم سال بالدم ابطح

ہم مالک ہوئی تو ہماری خصلت عفو تھی اور جب تم مالک ہوئی تو خون کی نہر پتھریلی زمین مین جاری ہوئی ؀

وحللتم قتل الاساری وطالما   غدونا علی الاسری نعف ونصفح

اور تمنے قیدیون کا قتل کرنا حلال جانا اور ہم بسا اوقات قیدیون سے اعراض اور اغماض کرتے رہے ؀

فحسبکم ھذا التفاوت بیننا   وکل اناء بالذی فیہ ینضح

اور یہہ فرق درمیان تمہاری اور ہماری کافی ہے اور ہر برتن مین جو چیز ہوتی ہے وہی ٹپکتی ہے اور اسکو حیص و بیص اسواسطے کہتے ہین کہ اسنے لوگون کو ایکدن کہلبلی مین دیکھا اور کہا آدمی کس حیص و بیص مین ہین یعنی حیص بیص کے معنے کہلبلی اور خلط ملط کے ہین اسروز سے اسکا لقب ہی حیص و بیص مشہور ہوا وفات اسکی چہٹی شعبان چہارشنبہ کے دن ۵۷۴ھ ہجری مین شہر بغداد مین ہوئی ؀

سعید بن سناء الملک

ابو القاسم سعید بن سناء الملک ہبۃ اللہ بن قاضی رشید ابو الفضل جعفر بن المعتمد سناء الملک ابی عبد اللہ محمد بن ہبۃ اللہ بن محمد سعدی شاعر اجل اور سخنور اکمل تہا جاحظ کی کتاب الحیوان کو مختصر کیا اور اوسکا نام روح الحیوان رکہا اور ایک عمدہ دیوان تصنیف کیا اور اوسکا نام دار الطراز رکہا ۵۴۵ھ مین پیدا ہوا اور ماہ رمضان کے اول عشرہ ۶۰۸ھ ہجری مین شہر قاہرہ مین فوت ہوا ؀

حرف الشین

قاضی شریح

ابو امیہ شریح بن حارث بن قیس بن جہم کندی زمانہ جاہلیت مین پیدا ہوئے اور خلیفہ دوم نے انکو کوفہ کا قاضی بنایا ۷۵ سال عہدہ قضا پر مامور رہے اور اس مدت مدید مین سوائے تین سال کے معطل نہ رہے کیونکہ عبد اللہ بن زبیر کے واقعہ مین انہون نے قضا چہوڑ دی پہر دوسری مرتبہ حجاج بن یوسف کو قضا سے استعفا دیکر خانہ نشین ہوگئے قضا مین حق سے اہل حق کی خوب کرتے تہے اور ذکی لبیب ادیب شاعر فقیہ بے نظیر تہے بنی تمیم سے ایک عورت زینب نام سے نکاح کیا اور کسی بات پہ غضبناک ہوکر اوسکو مارا پہر پریشان ہوکر یہہ شعر کہے ؀

رَأَیْتُ رِجَالًا یَضْرِبُوْنَ نِسَائَهُمْ فَشُلَّتْ یَمِیْنِیْ یَوْمَ اَضْرِبُ زَیْنَبَا

مین لوگون کو دیکہتا ہون کہ وہ اپنی عورتون کو مارتے ہین پس میرا ہاتھ شل ہو جسدن مین زینب کو مارون

أَاَضْرِبُهَا مِنْ غَیْرِ ذَنْبٍ اَتَتْ بِهٖ فَمَا الْعَدْلُ مِنِّیْ ضَرْبُ مَنْ لَیْسَ مُذْنِبَا

کیا مین اُسکو سوای کسی گناہ کے جو اُس سے سرزد ہو مارون اور بے گناہ کو مارنا عدل نہین ہے ؛

فَزَیْنَبُ شَمْسٌ وَالنِّسَاءُ کَوَاکِبُ اِذَا طَلَعَتْ لَمْ یَبْقَ مِنْهُنَّ کَوْکَبَا

زینب آفتاب ہے اور دوسری عورتین ستارے جب آفتاب طلوع کرے تو کوئی ستارہ سیر نہین کرتا (یعنے

چمکتا نہین ورنہ سیر بالاصل یا بالتبع موجود ہوتی ہے) اکیسو سال کا ہو کر سنہ ہجری مین فوت ہوگئے ؛

قاضی شہاب الدین دولت آبادی

عالم فاضل فقیہ ادیب نحوی تھے قاضی عبد المقتدر سے اپنے علم تحصیل کیا اگرچہ آپکے معاصر اور بہی کئی فقیہ و ادیب تہے مگر جو شہرت اور قبولیت آپکی تہی وہ کسیکو میسر نہ تہی منجملہ آپکی تصنیفات کے ایک شرح کافیہ کا ہے جو متانت اور لطافت مین بے عدیل ہے اور ایک متن ارشاد نام نحو مین ہے جو بسبب طرز جدید اور متانت کے بے نظیر ہے اور علم بلاغت مین ایک کتاب بدیع البیان آپنے تصنیف کی جسکی تمام عبارت مسجع ہے اور تفسیر بحر مواج فارسی مین نہایت عمدہ لکہی ہے جسمین قرآن کی ترکیب اور جملات کی فصل و وصل کا بیان ہے اور اصول بزدوی پر بحث امر تک ایک شرح لکہی ہے اور سوای انکے اور کتب و رسایل بہی انہون نے تصنیف کئے ہین سنہ ۸۴۹ مین فوت ہوئے ۔ اور قبر انکی شہر جونپور مین ہے ؛

حرف الصاد

جرمی نحوی

ابو عمر صالح بن اسحق جرمی نحوی نحو اور لغت مین یگانہ زمانہ تہا نحو اخفش اور لغت ابو عبیدہ اور ابو زید انصاری اور اصمعی سے حاصل کیا نحو مین ایک کتاب فرخ نام نہایت عمدہ تصنیف کی اور بغداد مین فرا سے مناظرہ کرتا رہا اور کتاب السیر اور کتاب الابنیہ اور کتاب العروض اور مختصر النحو تصنیف کین وفات اسکی سنہ ۲۲۵ مین ہوئی اور جرمی نسبت قبیلہ جرم کی طرف ہے ؛

صاعد بن حسن لغوی

ابو العلا صاعد بن حسن بن عیسی لغوی مصنف کتاب الفصوص سیرافی نحوی اور فارسی نحوی سے روایت کرتا ہے اصل مین موصل کا رہنے والا تہا پہر بغداد مین آیا اور منصور نے انعام و اکرام سے اسکی بڑی عزت کی لغت اور ادب اور اخبار اور شعر اور حاضر جوابی مین یگانہ زمانہ تہا جب منصور کو اسکا کذب فی الاخبار معلوم ہوا تو اسکی کتاب فصوص کو لاف و گذاف سمجہکر نہر مین ڈلوا دیا جس وقت صاعد شہر دانیہ مین داخل ہوا اور مجلس مجاہد بن عبد اللہ عامری امیر شہر مین گیا وہان ایک ادیب بشار نام نابینا تہا مجاہد سے کہا دیکہو مین اس سے کیسا تمسخر کرتا ہون مجاہد نے اوسے منع کیا مگر وہ نہ رہ سکا آخر بشار نے کہا ابو العلا جرنفل کے معنے کلام عرب مین کیا ہین صاعد نے سمجہا کہ جرنفل عرب مین کوئی لغت نہین ہے اسلئے جواب دیا کہ جرنفل وہ فعل ہے جو صرف اندہون کی عورتون سے کرتے ہین اور جرنفل کو جرنفل نہین کہتے جبتک کہ اندہون کی عورتون سے تجاوز نہ کرے - یہہ جواب سنکر حاضرین ہنسے اور بشار رنجیدہ شرمسار ہوا مجاہد نے اسکو بڑی ملامت کی اور کہا کہ کیا مینے تجکو پہلے ہی سے نہ منع کیا تہا پس تمنے کسواسطے میرا کہنا نہ مانا - صاعد ۴۱۷ھ ہجری مین جزیرہ صقلیہ مین فوت ہوا ؀

صلاح الدین صفدی

آٹھوین صدی ہجری مین متوکل علی اللہ ابو عبد اللہ محمد بن معتضد کے زمانہ مین مشہور فاضل ہوا اور صفد بلاد شام مین سے ایک شہر کا نام ہے اور یہی اوسکا مسکن تہا ؀

مفتی صدر الدینخان صدر الصدور دہلوی

علامہ زمان فہامہ دوران عالم نامدار فاضل ذیوقار تھے علوم عقلیہ اور فنون ادبیہ مولوی فضل امام صاحب خیر آبادی والد بزرگوار مولوی فضل حق صاحب سے اور علوم نقلیہ جناب شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی اور انکے بہائیون سے حاصل کئے - علم صرف و نحو و منطق و حکمت و ریاضیات و معانی و بیان و بدیع و ادب و انشا و فقہ و تفسیر و حدیث مین ید طولے رکہتے تھے اور جمیع علوم مذکورہ مین درس دیتے تہے امرا و حکام کے نزدیک انکی بڑی قدر و منزلت تہی اور شہر کے لوگ انکی اخلاق مرضیہ سے کمال خوش تہے اور جب

آپ عہدہ صدر الصدوری پر ممتاز تہے تمام اکابر و فضلاے دہلی سواے بادشاہ کے آپکی ملاقات کیواسطے
آتے تہے مفتی صاحب اپنے زمانہ مین علم و فضل و فصاحت و بلاغت و فراست و کیاست و مروت و ہمت
و احسان و اخلاق مین بے نظیر تہے اور انکو شعر و سخن کا اسقدر شوق تہا کہ باوجود پیرانہ سالی کے اشعار
ایسے پرسوز اردو و فارسی و عربی مین کہتے تہے کہ سامع کو رقت پیدا ہوتی تہی آزردہ آپکا تخلص تہا
بمقتضاے اسم بامسمی حضرت ہمیشہ فرط عشق اور ولولہ محبت سے خاطر آشفتہ اور دل آزردہ اور سینہ
بریان اور دیدہ گریان رہتے تہے اور آپکی آواز حزین اور صوت درد انگیز سنکر دلمین اثر اور رقت
پیدا ہوتی تہی اور آپکے شعر ایسے پرمذاق اور فصیح و بلیغ ہوتے تہے کہ سامع کو مدہوش کر دیتے تہے
چنانچہ آپکے دو چار شعر عربی یہان لکھے جاتے ہین ؎

وَكُنَّا كَغُصْنَيْ بَانَةٍ قَدْ تَآلَفَا   عَلَى دَوْحَةٍ حَتَّى اسْتَطَالَا وَأَيْنَعَا
يُغَنِّيهِمَا صَدْحُ الْحَمَامِ مُرَجَّعًا   وَيَسْقِيهِمَا كَأْسُ السَّحَابِ مُتْرَعَا

ہم دونو درخت بان کی اُن دو شاخ کی طرح تہے جو درخت پر باہم لپٹکر لمبی اور میوہ دار ہو گئی ہون
اور اُنپر کبوتر کی آواز خوش الحانی سے گاتی اور اونکو بادل کا بہرا ہوا پیالہ سیراب کرے ؎

سَلِيمَيْنِ مِنْ خَطْبِ الزَّمَانِ إِذَا سَطَا   خَلِيَّيْنِ مِنْ قَوْلِ الْحَسُودِ إِذَا سَعَى

اور ہم دونون زمانے کی مصیبتون سے جبکہ وہ تکلیف پہونچاتے سلامت اور حسود غماز کی غمازی سے بری تہے

فَفَارَقَنِي مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ جَنَيْتُهُ   وَأَلْقَى بِقَلْبِي حُرْقَةً وَتَوَجُّعَا

تو اوس دوست نے بغیر کسی گناہ کے کہ مینے کیا ہو مجھے چھوڑ دیا اور میرے دلمین سوزش اور درد کو ڈالا

عَفَا اللهُ عَنْهُ مَا جَنَاهُ فَإِنَّنِي   حَفِظْتُ لَهُ الْعَهْدَ الْقَدِيمَ وَضَيَّعَا

جو کچھہ اوسنے کیا خدا اوسے معاف کرے کیونکہ مجھے تو اوسکا عہد قدیم یاد ہے اور اوسنے ضایع کیا عربی
و اردو اشعار آپکے بکثرت ہین فضلاے عصر اور علماے دہر آپکی تلمذ سے بڑا فخر کرتے تہے اور اگر کوئی کسی
اور جگہہ سے علم تحصیل کرتا تہا تو سند حاصل کرنیکے واسطے آپکی خدمت مین ضرور آتا تہا آپکی تصنیف
کم ہے کیونکہ آپکا خیال تدریس و افتا کیطرف زیادہ تہا منتہی المقال فی شرح حدیث لا تشد الرحال

اور ورالمنضود فی حکم امارۃ المفقود اور جواب استفتاؤن کی آپکی یادگار ہین ۲۰ ماہ ربیع الاول سنہ۱۲۰۰ ہجری مین پیدا ہوی اور پنجشنبہ کے دن ۱۲۸۵ھ مین وفات پائی اور راقم الحروف بہی ایک واسطہ سے آپکے شاگردون مین سے ہے؛

حرف الطاء

طاہر

ابوطیب طاہر بن عبداللہ بن طاہر بن عمر طبری فاضل اجل اور ادیب بے بدل تہا فقہ اور اصول مین مہارت کامل رکہتا تہا ابوالعلاء معری جب بغداد مین آیا تو ابو طیب طبری نے اُسکی طرف نظم مین خط لکہا۔ ابوعلا نے بہی فی البدیہہ اُسکا جواب نظم مین دیا پہر ابوطیب نے اُسکا جواب الجواب نظم مین لکہا جسکا جواب ابوعلا نے قاصد کے سامنے فی البدیہہ شعرون مین دیا عمر اسکی ایکسو دو سال کی ہوی ہی مگر حواس بالکل مختل نہ ہوے اور نہ فہم مین کچہہ فرق آیا بلکہ مرتے دم تک قضا اور افتاء کا کام بدستور کرتا رہا آمل مین ۳۴۸ھ مین پیدا ہوا اور ماہ ربیع الاول ۴۵۰ھ ہجری مین شہر بغداد مین فوت ہوا طبری طبرستان کیطرف منسوب ہی اور طبرستان مین آمل ایک گانو کا نام ہے؛

طلائع بن رُزِّیک

ابوالغارات طلائع بن رُزِّیک عالم فاضل شاعر سخی محب العلماء و الفضلاء تہا اسنے ایک دیوان عربی مین نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا اور یہہ شعر اپنے حال کے مطابق کہا؛

خَلَطْنَا الَّنَدٰی بِالْبَاسِ حَتّٰی کَاَنَّنَا　سَحَابٌ لَدَیْہِ الْبَرْقُ وَالرَّعْدُ وَالْقَطْرُ

اور مصر مین وزارت کے عہدہ پر ممتاز رہا ۴۹۵ھ ہجری مین پیدا ہوا اور ۵۵۶ھ ہجری مین فوت ہوا؛

حرف الظاء

ابوالاَسْوَدْ دُئلی

ابوالاسود ظالم بن عمرو بن سفیان دُئلی بڑے عقیل و فہیم اور ذکی و ذہین حضرت علی مرتضیٰ کے مصاحبون مین سے تہے انہون نے حضرت علی کے حکم سے نحو کا علم وضع کیا اور اصل مین اس علم کے موجد

حضرت علیؓ ہین چنانچہ تاریخ الخلفا مین ابو الاسود دئلی سے روایت ہے کہ مین ایک مرتبہ حضرت علیؓ کی خدمت مین حاضر ہوا اور اونکو متفکر پایا اور عرض کی کہ آپ کس فکر مین ہین حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون کہ اس ملک کی زبان بدلتی جاتی ہے پس اصول عربیت مین ایک کتاب بنائی چاہتا ہون جس سے کلام مین غلطی واقع نہو مینے کہا کہ اگر آپ ایسا کرینگے تو یہہ زبان ہماری یہان باقی رہیگی۔ پہر مین تین دن کے بعد آپکی خدمت مین آیا تو آپنے مجکو ایک کاغذ دیا جس مین یہہ عبارت لکہی ہوی تہی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الکلام کلہ اسم وفعل وحرف فالاسم ما انبا عن المسمی والفعل ما انبا عن حرکۃ المسمی والحرف ما انبا عن معنی لیس باسم ولا فعل ثم قال تتبعہ وزد فیہ ما وقع لک واعلم یا ابا الاسود ان الاشیا ثلثۃ ظاہر ومضمر وشئی لیس بظاہر ولا مضمر وانما یتفاضل العلما فی معرفۃ ما لیس بظاہر ولا مضمر۔ ابو الاسود کہتے ہین کہ پہر مینے اپنی طرف سے چند مسایل اور اوسمین زاید کیے منجملہ اونکے اِنّ اَنّ لیت لعلّ کانّ کو حروف نصب مین لکہا اور لکنّ کو چہوڑ دیا حضرت علیؓ نے کہا کہ تمنے لکنّ کیون نہین درج کیا مینے کہا کہ میری خیال مین یہہ حروف نواصب مین سے نہین ہے آپ نے فرمایا کہ یہہ حروف ناصب مین سے ہے اس کو بہی ضرور درج کرنا چاہیے

اور بعضے یون کہتے ہین کہ یہہ زیاد بن ابیہ والی عراق کے لڑکون کو علم پڑہاتے تہے پس ایک روز زیاد سے کہنے لگے کہ مین دیکہتا ہون کہ عرب مین عجم کی زبان کے ملنے سے اونکی اصلی زبان خراب اور غیر فصیح ہوتی جاتی ہے اسلیے اگر آپ مجہے اجازت دین تو مین ایسا علم وضع کرون کہ جس سے اونکی کلام درست رہے امیر نے منع کیا پہر چند روز کے بعد امیر کے پاس ایک شخص نے آکر اَصْلَحَ اللّٰہُ الاَمِیرَ تُوُفّیَ اَبُونَا وَتَرَکَ بَنِینَا۔ کی جگہہ اَصْلَحَ اللّٰہُ الاَمِیرَ تُوُفِّیَ اَبَانَا وَتَرَکَ بَنُونَا کہا امیر نے اسیوقت انکو بلواکر کہا کہ جس علم سے مینے تمہین منع کیا تہا وہ اب ضرور بنایا جانا چاہیے اور بعضے اسطرح روایت کرتے ہین کہ ایک لڑکی انکی کہر آیا جایا کرتی تہی پس وہ ایکدفعہ کہنے لگی ما احسنَ

السماء جسکے یہہ معنے ہین کہ آسمان کو کس چیزنے خوبصورت بنایا ابوالاسود نے کہا ستارون
نے اوس لڑکی نے کہا میرا یہہ منشا نہین بلکہ مینے تعجب کیا ہے کہ آسمان کیسا خوبصورت ہے
انہون نے کہا تجہہ کو ما احسن السماء ہمزہ کو رفع سے کہنا چاہیے تہا نہ فتحہ سے پس اسوقت انہون
نے نحو کا علم ایجاد کیا۔ اور انکے بیٹے سے روایت ہے کہ پہلے میرے باپ نے نحو مین باب التعجب
بنایا اور بعض روایات مین ایسا ہے کہ ابوالاسود نے ایک قاری کو قرآن مجید کی آیت اِنَّ اللّٰہَ
بَرِیٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ - مین رسولہ کے لام مضموم کے عوض مکسور پڑہتے
دیکہا جسکے معنے غلط ہوجاتے ہین پس زیاد کے پاس آیا اور ایک کاتب ہوشیار طلب
کیا زیاد نے عبدالقیس کا تب انکو دیا لیکن وہ انکو پسند نہ آیا پہر ایک کاتب دانشمند بلاکر اوسے
ہدایت کی کہ تم میرے مونہہ کو جب کہلا دیکہو تو حرف کے اوپر نقطہ ڈالو اور جب ملا ہوا دیکہو تو حرف
کے سامنے نقطہ ڈالو اور جب نیچے کیطرف دیکہو تو حرف کے نیچے نقطہ ڈالو کاتب نے اسیطرح
کیا اور اس سے ضمہ فتحہ کسرہ پیدا ہوا اور نحو کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ نحو کے معنے لغت مین طرز
و طور کے ہین اور ابوالاسود نے حضرت علی سے کہا کہ مین علم کو اوسی نحو پر بناؤنگا جس نحو
پر یعنی طرز پر آپنے بتایا ہے۔ یہہ بخیل پرلے درجہ کے تہے اور اپنے بیٹونکو کہتے تہے کہ تم خدا کی
مقابلہ مین سخاوت مت کرو کیونکہ خدا تعالی خود جواد ہے اگر وہ چاہتا تو مسکینون کو بہی غنی
کردیتا تم مسکینونکو دیکر آپ کیون بہوکہے مرتے ہو انہون نے ۶۹ سنہ ہجری مین طاعون رجاف مین وفات پائی ؔ

ظافر حداد شاعر

ابوالمنصور ظافر بن قاسم بن منصور بن عبداللہ معروف بحداد شاعر شعراء مجیدین مین سے ہے
اور ایک دیوان اسنے تصنیف کیا جسمین مصریون کی تعریف اکثر ہے علی بن ظافر کتاب بدائع
البدایہ مین اسکی فی البدیہہ اشعار کہنے کی بڑی تعریف کرتا ہے اور قاضی ابوعبداللہ محمد
بن حسین آمدی نائب سرحد اسکندریہ سے روایت کرتا ہے کہ مین امیر سعید بن ظفر کے پاس
گیا اور وہ اپنی انگشت خنصر پر تیل لگا رہا تہا اور تنگ انگوٹہی کے سبب اسکی انگلی ہتو رم ہوگئی تہی

یعنے کہا کہ انگوٹھی کا حلقہ کاٹنا چاہیے تاکہ زیادہ تکلیف ہو اوس نے کہا جو بات اچھی ہو سو کرو
پس یعنے ظافر بن قاسم حداد کو بلا کر انگشتری کا حلقہ کاٹنے کیواسطے کہا ظافر نے اسیوقت فی البدیہہ یہ شعر کہے

قصرعن اوصافك العالم ۔۔۔ وكثر الناظم والناثر
من يكن البحر له راحة ۔۔۔ يضيق عن خنصره الخاتم

جہان تیرے اوصاف سے قاصر ہے اور تیری مدح مین ناثر و ناظم کثیر ہین جسکی ہتیلی دریا ہو
اوسکی خنصر سے انگوٹھی تنگ ہوا میر نے تحسین کی اور انگشتری کا حلقہ اسی کو عطا کیا مصر مین ماہ
محرم ۵۲۹ھ مین فوت ہوا - حداد عربی مین لوہار کو کہتے ہین ؎

حرف العین

مُہلہل

عدی بن ربیعہ بن امرء القیس بن حارث شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان تہا اسکو مُہلہل اسواسطے
کہتے تہے کہ اسنے زبان کو صاف اور صیقل کیا یہہ شاعر جاہلی ہے اور بسبب قدامت سے پہلا
شاعر عرب کا شمار کیا جاتا ہی حرب بسوس مین جب اسکا بہائی کُلیب بن ربیعہ مارا گیا تو
یہہ بنی تغلب کو اپنی ہمراہ لیکر بنی بکر سے لڑنے گیا اور مدت تک لڑتا رہا جس وقت حساس بن
مُرّہ قاتل کُلیب مقتول ہوا تو اوس کے باپ مُرّہ نے مہلہل کو کہلا بہیجا کہ تم نے اپنے بہائی
کے خون کا عوض لے لیا اب لڑائی موقوف کرو مہلہل نے نہ مانا اور برابر لڑتا رہا کہتے ہین
کہ یہہ لڑائی بنی تغلب اور بنی بکر مین چالیس سال تک رہی اور ستر ہزار آدمی مارا گیا اور سنہ
یعنے ۳۰ برس آنحضرت کی ولادت سے پہلے ختم ہوئی - ابو تمام طائی حماسہ کے باب المراثی نے
اسکی چند شعر جو اسنے اپنے بہائی کُلیب کے مرثیہ مین کہے تہے لایا ہے جنکا پہلا شعر یہہ ہے ؎

نُبِّئْتُ ان النار بعدك اُوقِدَتْ ۔۔۔ واستبّ بعدك يا كليبُ المجلسُ

مین خبر دیا گیا کہ آگ تیرے مرنے کے بعد روشن کی جائیگی اور مجلس آپسمین ایک دوسرے
کو دشنام دیگی یعنے تیری زندگی مین وہ سب تجہسے خوف کرتے تہے اب اونکا خوف جاتا رہا سو

... تہا کہ ... ضیافت اور جنگ کیواسطے پہاڑون اور گہاٹیون پر آگ روشن کرتے تہے تاکہ لوگون کو معلوم ہوجاوے حرب بسوس کا مفصل ذکر تاریخ عرب مین بیان کیا گیا ہے

طرفہ عمر

عمر بن عبد بن سفیان بکری طرفہ اسکا لقب تہا شاعر ماہر زمانہ جاہلیت مین پیدا ہوا اور دوسرا معلقہ جسکا اول یہ ہے - لخولۃ اطلال ببرقۃ ثھمد اسکی تصنیف ہے اسنے خولہ کلبیہ سے تشبیب کی ہے اور قصاید کیطرح اسکا قصیدہ بہی بیت اللہ مین معلق کیا گیا تہا - ابو تمام حماسہ مین بہی اسکے اشعار لایا ہے عرب مین یہ شاعر بڑا فصیح اللسان بلیغ البیان گنا جاتا تہا اور ۲۶ سال کی عمر مین مقتول ہوا کیونکہ اسکی ہمشیرہ خرنق کہتی ہے عددنا لہ ستا و عشرین حجۃ یعنی ہمنے اسکے چھبیس سال شمار کئے اور اسکے قتل کی وجہ متلمس شاعر کے ترجمہ مین مذکور ہوچکی ہے

عمر بن کلثوم تغلبی

عمر بن کلثوم تغلبی جاہلی شاعر بے نظیر تہا ... اشعار فی البدیہہ پڑہ دیتا تہا پانچوان معلقہ اسیکا ہے جسمین اسنے اپنے بہائی بند بکر پر بہت اپنا فخر ظاہر کیا ہے اور اوس قصیدہ کو اسنے فی البدیہہ برسر موقعہ ہزارون آدمیون کے سامنے پڑہا تہا اوسوقت اور معلقون کیطرح اسکا معلقہ بہی نہایت فصیح جبکہ بیت اللہ مین معلق کیا گیا تہا یہ شاعر آنحضرت کے دنیا مین رونق افروز ہونیسے پہلے فوت ہوا

عنترہ شاعر

عنترہ بن شداد بن معاویہ عبسی شاعر جاہلی حماسی فصیح اللسان عذب البیان اغربہ اسلام سے ہے اسکے باپ شداد نے ایک حبشن عورت گہر مین ڈال لی تہی جس سے عنترہ پیدا ہوا - عنترہ کے معنی لغت مین بہادر کے ہین اور اسکا نام عنترہ مبالغۃً رکہا گیا تہا مگر قدرت ایزدی سے جوانی مین ایسا بہادر نکلا کہ عرب مین اسکی بہادری ضرب المثل ہوئی - باپ تو اس سے شبانی کرواتا تہا مگر اسنے زبان کی فصاحت اور ہاتہہ پاؤن کی قوت اور دل کی شجاعت سے بنی عبس مین اپنی وہ بات حاصل کی کہ عبلہ ایک نامی خاندان کی عورت سے شادی کی اور خود صاحب

خاندان ہوا چنانچہ جیسے قصیدہ سبعہ معلقہ مین اُسی عبلہ سے تشبیب کرتا ہے اسکی کلام پڑہکر معلوم ہوتا ہے کہ عرب کی زبان ہر رنگ کے مقاصد کو جن کا لوگ ادا کرتے ہیں ادا کر دیتی ہے اور ہر قسم کے مطالب کے لئے الفاظ مل سکتی ہین اور حماسہ مین بہی اسکے اشعار موجود ہین یہہ شخص جنگل مین چمڑے کے خیمے اور نمدے کے بالون کی نیچے بیٹہکر فرش پر سیکڑون آدمیونکو لیکر بیٹہہ جاتا تہا اور جس عالم مین جا پڑتا تہا سما باندہ دیتا تہا عنترہ آن حضرت کے زمانہ کے پہلے فوت ہوا ؀

ابو عزّہ جُمَحی

عمرو بن عبد اللہ شاعر مخضرم اپنے شعرونسے مشرکونکو اہل اسلام کے جنگ پر آمادہ کرتا تہا آنحضرت نے جنگ بدر مین اسکو قید کیا اور پہر احسان کرکے چہوڑ دیا یہہ شریر اپنی قوم مین جا کر کہنے لگا کہ مین حضرت محمد رسول اللہ صلعم سے تمسخر کر آیا ہون اور جنگ احد مین جو ۳ ہجری اور ۶۲۵ء مین ہوا تہا حاضر ہوا اور لوگونکو اپنے شعر سنا کر جنگ پر آمادہ کرتا رہا آخر آنحضرت نے اسکو قتل کیا ؀

عُمر بن ابی ربیعہ

ابو الخطاب عمر بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ کا اصلی نام حذیفہ بن مغیرہ بن عبد اللہ ہے اسکا دادا ابو ربیعہ بڑا طویل القامت تہا اسلئے اُسکو ذو رمحین کہتے تہے - اور بعض کہتے ہین کہ اُس نے عکاظ کے بازار مین دو نیزونسے مقاتلہ کیا تہا اسلئے اوسکا یہہ لقب پڑا - روایت کرتے ہین کہ جب فاطمہ عبد الملک بن مروان کی بیٹی مکہ مین آئی تو عمر بن ابی ربیعہ اُس پر عاشق ہوا - اور اوسکی عشق مین شعر کہنے اور اُسکی آس پاس آنے جانے اور اِدہر اُدہر پہرنے لگا لیکن شعرونمین اوسکا نام عبد الملک اور حجاج کی خوف سے داخل نکرتا تہا کیونکہ عبد الملک نے اسکی طرف لکہ بہیجا تہا کہ اگر تونے فاطمہ کا نام شعرونمین درج کیا تو مین تجہے قتل کرا دونگا - روایت کرتے ہین کہ ایک دفعہ اسنے بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے عائشہ بنت طلحہ بن عبد اللہ کو دیکہا کہ جب وہ حجر اسود کو بوسہ دینے لگی تہی دیکہا اور اوس پر عاشق ہوا - عائشہ نے کنیزک کے ہاتہہ کہلا بہیجا کہ ای عمر تجکو ہر وقت لغویات سے خدا کا خوف کرنا چاہیے اور شعرونمین ناحق کسیکو بدنام نکرنا چاہیے اسنے

کنیزک سے کہا کہ عائشہ کو میرا سلام دو اور کہو کہ تیرے چچا کا بیٹا جو کہیگا اچھا ہی کہیگا اور کبھی
بیہودہ گوئی اور لغو کے درپے نہوگا پھر یہہ عائشہ کے عشق مین بہت شعر کہتا رہا بنی تیم کو اس بات
کی اطلاع دی اور کہا ای بنی تیم خبردار ہو اور خدا سے ڈرو کہ بنی مخزوم ہماری لڑکیون کے
حق مین اسطرح سے فحش کہین اور ہمین غیرت نہ آوی پس ابو بکر اور ابن طلحہ بن عبید اللہ
دونون عمر کے پاس گئے اور اس امر کا استفسار کیا عمر نے کہا خدا کی قسم اب مین عائشہ کا نام کبھی شعر
مین درج نکرونگا چنانچہ پھر عائشہ سے تشبیب کرتا رہا لیکن اوسکا نام صراحۃً بیان نکرتا تہا روایت
کرتے ہین کہ اسنے ایک پارسا اور شریف عورت کو جو نہایت خوبصورت تہی طواف کرتے ہوے دیکہا
اور اوسپر فریفتہ ہوا اور اسکے نزدیک جاکر اوس سے باتین کرنے لگا عورت نے کچھ جواب ندیا پھر
اسنے اسکی صفت پر چند شعر کہے جبکو وہ عورت سنکر نہایت غصہ مین آئی کسی نے اوس سے کہا کہ تو اپنے
شوہر کو اس بات کی اطلاع دی عورت نے کہا مین سوای خدا کے اور کسیکے آگے کبھی شکایت
نکرونگی پھر ہاتھ اٹھا کر کہا کہ خداوندا اگر اس شخص نے میرا نام شعرونمین بدنیتی سے داخل کیا
ہے تو اسکو آندہی سے تباہ کردے کہتے ہین کہ وہ ایکبار گہوڑے پر سوار ہوکر کہین چلا جاتا
تہا کہ راستہ مین بہت سخت آندہی آئی یہہ خوف کے مارے گہوڑے سے اوتر کر ایک پتھر کی
آڑ مین جا کہڑا ہوا اتنے مین آندہی کا بڑا غلبہ ہوا اور اسپر ایک درخت کی ٹہنی ٹوٹ کر آپڑی جسکے
باعث مرگیا۔ ایسا ہی کتاب الاغانی مین لکہا ہے اور مہذب مین لکہا ہے کہ یہہ شاعر اپنے
دادا کی طرف منسوب ہی اور نسبت اسکی اسطرح پر ہے کہ ابوحفص عمر بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ
اور ابی ربیعہ کا نام عمر بن مغیرہ تہا اور عبد اللہ زمانہ جاہلیت مین اشرف قریش مین سے تہا
اور حسین اور خوش خلق بدرجہ کمال تہا قریش نے اس کو عمرو بن عاص کے ہمراہ نجاشی کیطرف
بہیجا تہا اور آنحضرت نے اسکو شہر جند کا جو یمن مین واقع ہے والی بنایا حضرت عمر خلیفہ دوم کی
شہادت تک وہین رہتا رہا پہر حضرت عثمان رض نے بہی اسکو بدستور رکہا جب حضرت عثمان رض
محصور ہوئے تو انکی مدد کیو اسطے آیا اور مکہ کے قریب پہنچا وہ سے گر کر مرگیا اور اسکا بیٹا عمر

شاعر مذکور بڑا مشہور شاعر تہا یہہ شعر اس کا ہے ؀

یا ایہا المنکح الثریا سہیلا عمرک اللہ کیف یلتقیان

اے سہیل کا ثریا سے نکاح کرنیوالی خدا تیری عمر لمبی کرے کیسے دونوں مناسب ہیں ثریا بنت عبد اللہ بن حارث اور سہیل بن عبد الرحمان بن عوف زہری ہے ؀

عمرو بن معدیکرب زُبیدی

بن عبد اللہ بن عمرو بن عُصم بن عمرو بن زُبید اصغر بن منبہ بن سلمہ بن مازن بن ربیعہ بن منبہ بن زبید اکبر بن حارث بن صعب بن سعد العشیرہ بن مذحج مذحجی زُبیدی شاعر مخضرم صحابی اپنی قوم سعد العشیرہ چہوڑکر گروہ مراد یا زبید کی ہمراہ آنحضرت کی خدمت مین آکر مشرف باسلام ہوئے جب آنحضرت نے وفات پائی تو اسود عنسی کی اغوا سے مرتد ہو گئے - خالد بن سعد بن عاص انکے مقابلے واسطے گئے اور انہون نے انکے کندہے پر ایک زخم تلوار کا مارا مگر یہہ بہاگ نکلے اور خالد نے انکی تلوار اور اسباب لوٹ لیا انہون نے جب دیکہا کہ خالد کی مدد کیواسطے حضرت ابوبکر خلیفہ اول نے اور لشکر بہیجا ہے تو فی الفور مسلمان ہوئے لیکن قید کرکے خلیفہ اول کے پاس بہیجے گئے حضرت ابوبکر خلیفہ اول نے کہا تجہے اس قید اور ہزیمت سے شرم نہین آتی عمرو نے کہا اب میرا قصور معاف کیجیے پہر مین کبہی ایسا نکرونگا پس اوسیوقت خلیفہ اول نے انکو رہا کردیا یہہ صحابی شعر نہایت عمدہ کہتے تہے اور ابوتمام طائی دیوان حماسہ مین کہین کہین انکے اشعار لایا ہے چنانچہ یہہ چند اشعار بہی انہی سے ہین ؀

لیس الجمال بمئزر فاعلم وان رُدّیت بُردا ان الجمال معادن ومناقب اورثن مجدا

اعددت للحدثان سابغۃ وعدّاء علندا نہدا وذا شطب یقد البیض والابدان قدّا

جمال جامہ ازار سے نہین ہوتا یاد رکہہ اگرچہ تو چادر بہی مخطط پہنایا جاوے بیشک جمال کانین ہین اور اصول زکیہ اور اخلاق حمیدہ ہین جو بزرگی اور عزت پیدا کرتے ہین مینے مصائب زمانہ کو دور کرنے کیواسطے فراخ زرہ اور بہت تیز دوڑنے والا قوی گہوڑا تیار کیا ہے گہوڑا قوی ضخیم اور شمشیر تلوارین جو خود اور زرہ کو سیدہی چیر ڈالین - یہہ شاعر صحابی جنگ مین شہید ہوئے اور بعضے کہتے

بیماری سے سنہ ہجری میں وفات پائی ٭

ابو محمد عبد اللہ بن رواحہ

ابو محمد عبد اللہ بن رواحہ انصاری خزرجی صحابی مخضرم ہین اور آنحضرت کی مشہور شعرا مین سے تہے زمانہ جاہلیت اور اسلام مین انکی بڑی قدر و منزلت تہی اور حضرت کے ساتھہ اکثر غزوات مین شریک ہوے۔ ہشام بن عروہ سے روایت ہی کہ جب یہہ آیت والشعرا یتبعھم الغاوون نازل ہوی تو عبد اللہ بن رواحہ نے کہا کہ حق تعالی نے میری سرزنش کیواسطے یہہ آیت نازل فرمائی ہے اور مجہو شعرا سے معدود کیا ہے مگر جب یہہ آیت الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات نازل ہوی۔ تو عبد اللہ بن رواحہ کو تسلی ہوی وفات انکی غزوہ موتہ مین سنہ ہجری مین ہوی

ابو تراب علی بن ابیطالب

حضرت علی بن ابیطالب رشتہ مین حضرت کی چچیرے بہائی اور داماد تہے اور والد بزرگوار امام حسن و حسین کے ہین آنحضرت کی ساتھہ بڑے بڑے جنگون مین شریک ہوے آپکی حالات اور مدائح ظاہر ہین خلفاء اربعہ مین سے آپ بہت بڑے شاعر اور فصیح اللسان تہے۔ ابو الاسود دیلی نے آپکی حکم سے علم صرف و نحو ایجاد کیا اصل مین اس علم کے بانی حضرت علی ہین دیوان آپکا عربی مین موجود ہے آپکی گوہر افشانی اور شکر ریزی و شیرین بیانی عرب و عجم مین مشہور ہے آپ اکثر اشعار فصحانہ فرماتے تہے مبرد سے روایت ہی کہ آپکی تلوار پر یہہ شعر لکہے ہوے تہے ٭

للناس حرص على الدنيا وتدبير	وصفوها لك ممزوج بتكدير
لم يرزقوها بعقل عندما قسمت	لكنهم رزقوها بالمقادير
كم من اديب لبيب لا تساعده	وما ئق نال دنياه بتقصير
لو كان عن قوة او عن مغالبة	طار البزاة بارزاق العصافير

لوگون کو دنیا اور اسکی تدبیر پر بڑی حرص ہے اور تیرے واسطے [illegible] نفس سے

[illegible]

نہین ہے بلکہ جو کچھ ہوتا ہے تقدیر سے ملا ہی بہت سے ادیب دانا کو دنیا نہین ملتی

نہین ملی اور بہت سے احمق ہین کہ انہون نے دنیا کو باوجود قصور ہمت کے حاصل کیا ہے اگر

رزق قوت یا غلبہ سے ہوتا تو باز چڑیون کا رزق اڑا لیجاتی ۳۵ھ مین تخت خلافت پر بیٹھے

اور امیر معاویہ سے لڑائی ہوتی رہی اور فساد پڑتے رہے آخر ۶۳ برس کی عمر مین پانچ

برس خلافت کر کے سنہ ۴۰ ہجری مین شہید ہوئے ؎

عدی

عدی بن حاتم طائی آنحضرت کی خدمت بابرکت مین ماہ شعبان سنہ ۹ھ مین آئے حضرت نے انکو بنی

طے اور بنی اسد کا حاکم کیا مرد شریف فاضل تھے اور کوفہ مین سکونت رکھتے تھے اور حضرت کے ہمراہ

بعض غزوات مین شریک ہوئے اور لڑائی مین ان کی ایک آنکھ نکل گئی وفات انکی کوفہ مین

سنہ ۶۸ ہجری مین ہوئی اور عمر آپ کی ایک سو بیس سال کی تھی اور ابو حاتم سجستانی نے ایک سو اسی

سال کی لکھی ہے مگر پہلا قول صحیح ہے ؎

عبّاس بن مرداس سلمی

صحابی جلیل القدر اور شاعر نامور مخضرم تھے ایام جاہلیت مین بھی انہون نے اپنے اوپر شراب حرام

کی ہوئی تھی ابو تمام طائی دیوان حماسہ مین انکے یہ اشعار لایا ہے ؎

فَلَمْ اَرَ مِثْلَ الحَيِّ حَيًّا مُصَبَّحًا — وَلَا مِثْلَنَا يَوْمَ الْتَقَيْنَا فَوَارِسَا

اَكَرَّ وَاَحْمٰى لِلْحَقِيقَةِ مِنْهُمُ — وَاَضْرَبَ مِنَّا بِالسُّيُوفِ القَوَانِسَا

اِذَا مَا شَدَدْنَا شَدَّةً نَصَبُوا لَنَا — صُدُورَ المَذَاكِي وَالرِّمَاحَ المَدَاعِسَا

اِذَا الخَيْلُ جَالَتْ عَنْ صَرِيعٍ نَكُرُّهَا — عَلَيْهِمْ فَمَا يَرْجِعْنَ اِلَّا عَوَابِسَا

یعنے اس قبیلہ جیسا جسپر صبح کیوقت غارت کی گئی کوئی قبیلہ اپنی اصلیت اور حقیقت کو بچانے

اور سخت حملہ کرنیوالا نہین دیکھا اور نہ جسدن ہم سوارون سے ملاقی ہوئے تھے کوئی ہمسے بڑھکر

انکی خودون کو تلوارون سے کاٹنے والا تھا جب ہم زور سے حملہ کرتے تھے تو وہ جوان گھوڑون کے سینے اور

لچکدار نیزے ہمارے مقابلہ مین کہڑے کرتے تہے جب گہوڑے لڑائی کی جگہہ سے پہرتے تہے تو

ہم اونکو اُس حال مین کہ وہ سرکش ہوتے تہے پیرون مین پہیر لاتے تہے ؀

مخزومی شاعر

ابو الخطاب عمر بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ بن مغیرہ قرشی مخزومی شاعر مشہور تہا قریش مین کوئی اسکے برابر شاعر نہ تہا اسکی غزلیات اور نوادرات اور واقعات اور اشعار ظریفانہ بہت ہین اور اپنے شعرونمین ثریا بنت علی بن عبد اللہ اور قتیلہ بنت نضر کی تشبیب کرتا تہا جس رات حضرت عمر بن خطاب شہید ہوے اوس رات یہہ شاعر پیدا ہوا اور ستر سال کا ہوکر سنہ ۹۳ ہجری مین فوت ہوا ؀

سیبویہ نحوی

ابو بشر عمرو بن عثمان بن قنبر مولی بنی حارث بنی کعب سیبویہ اسکا لقب تہا علم نحو مین امام ہوا ہے اور اس علم مین اسنے ایک بے نظیر کتاب تصنیف کی ہے۔ جاحظ کہتا ہے کہ مینے محمد بن عبد الملک زیات معتصم کے وزیر کے پاس جانیکا ارادہ کیا اور سیبویہ کی کتاب کے سوا اور کوئی چیز مجہے تحفہ کیواسطے اچہی نظر نہ آئی پس مینے یہہ کتاب جو فرا نحوی کی میراث سے خریدی تہی وزیر کے پیش کی وزیر نے خوش ہوکر کہا کہ خدا کی قسم مجہی کوئی چیز اس سے زیادہ پسند نہین شاید یہہ کتاب میرے کتبخانہ مین بہی ہوگی جاحظ نے کہا یہہ تو مین نہین کہہ سکتا کہ اس کتاب سے آپکا کتبخانہ خالی ہوگا مگر یہہ کتاب فرا کی لکہی ہوئی اور کسائی نحوی کی مقابلہ کی ہوئی ہے پس اسطرح کی کتاب شاید آپکی کتبخانہ مین ہو۔ سیبویہ نے علم نحو خلیل بن احمد اور عیسی بن عمر اور یونس بن حبیب وغیرہ سے حاصل کیا تہا اور علم لغت اخفش اکبر سے پڑہا خلیل اسکی مجالست سے بڑا خوش ہوتا تہا۔ سیبویہ جب بغداد مین آیا تو اُن دنون کسائی امین بن ہارون کو پڑہاتا تہا۔ خلیفہ نے دونون مین مناظرہ کرایا اور مدت تک آپسمین گفتگو ہوتی رہی اس سوال کے اوپر بحث ہوئی کہ۔ کنت اظن ان العقرب اشد لسعۃ من النحلۃ فاذا ہو ایاہا ... مباحثہ ہوا اور ... سیبویہ فاذا ہو ہی

کہتا تہا اور کسائی فاذا ھو ایاھا کا قایل تہا امین کو اپنے استاد کی طرفداری منظور تہی اسلئے اسنے ایک خاص شخص عربی کو تخلیہ مین بلواکر دریافت کیا عربی نے سیبویہ کو سچا کیا امین نے عربی سے کہا کہ مجلس مین تمنے کسائی کو حق پہ کہنا عربی نے کہا ہماری زبان سے جو بات محاورہ کی ہوتی ہے بے ساختہ و پرداختہ نکلجاتی ہے سو جو سیبویہ کہتا ہے وہی ہماری بول چال ہے اُسکے برخلاف ہماری زبان کبہی مساعدت نکریگی پہر اسنے عربی سے کہا کہ تمہاری ساتہہ ایک آدمی مقرر کیا جاویگا جو سیبویہ اور کسائی کے مقدمہ کو پیش کریگا اوسمین تمنے صرف یہہی کہدینا کہ جو کسائی کہتا ہی وہ درست ہی عربی یہہ بات مانگیا اور بروقت مناظرہ کے اسی طرح کیا۔ سیبویہ نے سمجہا کہ یہہ تعصب ہے اسلئے وہان سے بیزار ہوکر نکلا اور بلاد فارس مین پہونچکر قریہ بیضا مین سنہ ۱۸۰ ہجری مین فوت ہوا اور عمر اسکی چالیس سال سے زیادہ تہی ؁

کِسائی نحوی

ابوالحسن علی بن حمزہ بن عبداللہ بن عثمان بن فیروز اسدی کوفی المعروف بہ کِسائی نحوی لغت اور نحو مین امام تہا مگر شاعر نہ تہا اور لوگ کہتے تہے کہ علمائے عرب مین سے کوئی شخص شعر مین کسائی سے اجہل نہین ہوا۔ امین بن ہارون کا اوستاد تہا اور مرد مجرد تہا اور کوئی اسکی زوجہ و جاریہ نہ تہی اسنے ایکدن خلیفہ رشید کی درگاہ مین اپنی تنہائی اور غربت کا حال لکہا خلیفہ نے اسکو ایک خوبصورت کنیزک اور ایک جوان غلام اور دس ہزار درم عطا فرمایا۔ ایک مرتبہ رشید کی مجلس مین محمد بن حسن فقیہہ شاگرد امام ابوحنیفہ سے گفتگو ہوئی کسائی نے کہا کہ جسکو عربی کا علم ہو اوسکو باقی سب علم آسان ہوجاتی ہین پس امام محمد نے چند سوال علم فقہ کے کئے کسائی نے سبکا جواب باصواب دیا وفات اسکی سنہ ۱۸۹ ہجری مین ہوئی۔ کِسائی اسکو اسواسطے کہتے ہے کہ ایکمرتبہ کوفہ مین حمزہ بن حبیب زیات کے پاس کسا پہنے ہوئے آیا حمزہ نے کہا آج کون قاری ہی کسی نے کہا صاحب کسا وہان سے اسکا لقب ہی کسائی پڑگیا ؁

عبّاس بن احنف شاعر

ابو الفضل عباس بن احنف بن اسود حنفی یمامی شاعر لطیف الطبع بلند خیال تھا اکثر شعر اسکے عاشقانہ ہین اور اسکے دیوان مین کسیکی مدح وثنا مین شعر نہین ہین فصاحت و بلاغت مین ضرب المثل زمانہ تھا اشعار نہایت عمدہ تصنیف کرتا تھا جیسے کہ یہہ شعر اسکے ہین ؎

وَحَدَّثتَنِی یَا سَعدُ عَنہَا فَزِدتَنِی — جُنُونًا فَزِدنِی مِن حَدِیثِکَ یَا سَعدُ

ھَوَاھَا ھَوًی لَم یَعرِفِ القَلبُ غَیرَہٗ — فَلَیسَ لَہٗ قَبلٌ وَلَیسَ لَہٗ بَعدُ

اے سعد تونے اوس عشیقہ کی باتین مجھے سنا کر جنون کو بڑھایا اب اپنی باتونکو زیادہ کر اوس عشیقہ کا عشق اس درجہ پر ہے کہ میرا دل اوس کے سواے کسی اور کو نہین پہچانتا اور نہ ہوسکیگا اسکے ابتدا اور نہ انتہا ہے۔ روایت کرتے ہین کہ ہارون رشید اپنی کنیزک ماردہ نام سے نہایت محبت رکھتا تھا ایک مرتبہ دونوںمین رنجش ہوی اور مدت تک غضبناک رہے پس جعفر برمکی نے عباس بن احنف سے کہا کہ اس مضمون مین شعر کہو عباس نے اسوقت یہہ شعر کہے ؎

اَلعَاشِقَانِ کِلَاھُمَا مُتَجَنِّبٌ — وَکِلَاھُمَا مُتَعَتِّبٌ مُتَغَضِّبٌ

صَدَّت مُغَاضِبَۃً وَصَدَّ مُغَاضِبًا — وَکِلَاھُمَا مِمَّا یُعَالِجُ مُتعَبٌ

رَاجِع اَحِبَّتَکَ الَّذِینَ ھَجَرتَھُم — اِنَّ المُتَیَّمَ قَلَّ مَا یَتَجَنَّبُ

جعفر نے ابراہیم موصلی سے کہا کہ رشید کو یہہ شعر راگ مین سنائے جسوقت خلیفہ نے یہہ شعر سنے تو ماردہ سے صلح کرلی اور پوچھا کہ یہہ شعر کسنے کہے ہین کل حال بیان کیا گیا رشید نے عباس اور ابراہیم کو دس ہزار درہم انعام عطا فرمایا پھر ماردہ نے رشید سے کہکر دونوکو اور چالیس ہزار درہم دلوائے۔ مسعودی کتاب مروج الذہب مین بصریون سے روایت کرتا ہے کہ ہم سب حج کو چلے جاتے تھے کہ راستہ مین ایک غلام نے ہمسے کہا کہ تم مین سے کوئی بصرہ کا رہنے والا بھی ہے ہمنے کہا کہ ہم سب بصری ہین اور باعث پوچھا اوسنے کہا کہ میرا آقا قریب المرگ ہے اور کچھ وصیت کرنی چاہتا ہے۔ جب ہمنے جاکر دیکھا تو درخت کے نیچے ایک شخص پڑا ہوا پایا ہم سب وہان بیٹھ گئے اسنے ہمارے پاؤن کی آواز سنکر آنکھ کھولی اور یہہ شعر کہے ؎

یا نائی الدار عن وطنہ مفرداً یبکی علی شجنہ * کلما جد البکاء بہ دبت الاسقام فی بدنہ - پھر بیہوش ہوگیا اتنے مین ایک جانور درخت پر آبیٹھا اور آواز کرنے لگا اوس شخص نے اسکی صدا سنکر آنکھین کھولین اور کہا

و لقد زاد الفؤاد شجاً طائر یبکی علی فننہ * شفہ ما شفنی فبکی کلنا یبکی علی سکنہ

پھر سانس بھر کر مرگیا ہمنے تجہیز و تکفین کے بعد غلام سے اوسکا نام پوچھا اُسنے کہا عباس بن احنف تھا۔ اور بعضے مورخ یون کہتے ہین کہ ابراہیم موصلی اور کسائی نحوی اور عباس بن احنف تینون ایک ہی دن مرے اور خلیفہ رشید نے مامونکو انکا جنازہ پڑہنے کیواسطے فرمایا مامون نے عباس بن احنف کو مقدم رکہکر جنازہ پڑہا مگر یہہ روایت کسائی کے واقعہ کے مخالف ہے کیونکہ کسائی شہر رے مین فوت ہوا اور اوس کی تاریخ وفات بہی عباس کی تاریخ وفات کے مخالف ہے کیونکہ عباس بن احنف ۱۸۸ھ یا ۱۹۲ھ ہجری مین فوت ہوا ؂

عکوک خراسانی

ابو الحسن علی بن جبلہ بن مسلم بن عبد الرحمن معروف بعکوک ۱۶۰ھ مین پیدا ہوا شعرا ی لطیفہ سنج و بذلہ گو مین سے تھا جاحظ کہتا ہے کہ مینے کوئی شہری اور بدوی اسکی برابر شعر کہتا ہوا نہین دیکہا کوتاہ قامت جسیم سیاہ رنگ تھا چہرہ پر علامات برص کے بہی پائے جاتے تھے اور نابینا مادر زاد تھا۔ ابو نواس اور عکوک دونو ایک ہی رتبہ کے شاعر تہے۔ ابن معتز طبقات الشعرا مین لکہتا ہے کہ جب خلیفہ مامون نے اُس قصیدہ کی خبر سنی جو اسنے ابودلف قاسم بن عیسی کی مدح مین کہا تھا تو نہایت غضبناک ہوکر فرمایا کہ عکوک کو قید کرکے جلدی دربار مین حاضر کرو چونکہ عکوک پہاڑ پر تھا اسلئے اسے قید نکر سکے اور جسوقت اوسنے یہہ سخت حکم سنا تو جزیرہ فراتیہ کی طرف بہاگ گیا۔ مامون نے چارونطرف لکہا کہ عکوک جہان ہو اُسے قید کرکے بہیجو اسوقت [illegible] جزیرہ سے بہاگ کر شامات مین پہنچا تہا آخر لوگون نے اوسے قید کرکے [illegible]

[illegible] گیا [illegible] اور [illegible] زادہ لوگون نے قاسم بن عیسی کی صفت [illegible] کہا

کل من فی الارض من عرب ومن عجم بین بادیه الی حضره ۔ مستعیرة منک الا مکرمة
یکتسبها یوم مفتخره ۔ علوک نے کہا اے امیر المومنین آپ اہل بیت ہین آپ پر کسی کو قیاس
نہین کر سکتے کیونکہ اللہ تعالی نے آپکو اپنی ذات کیواسطے خاص کیا ہی اور میرا قول قاسم
بن عیسی کے ہم سر نہین ہی خلیفہ نے کہا خدا کی قسم تو نے کسیکو نہین چھوڑا اور ہمکو بہی ان مین
داخل کیا ہی اور تیرا قتل کرنا صرف تیرے ان ہی کلمات سے جائز نہین بلکہ تیرا قتل تیرے ان کفر کے کلمون سے
جو تو نے اشعار مرقومہ ذیل مین کہے ہین واجب و لازم ہی اور ان اشعار مین تو نے ایک ذلیل بندہ کو مالک
وقادر اور خدا کا شریک بنایا ہے ⁂

انت الذی تنزل الایام منزلها　وتنقل الدهر من حال الی حال

وما مددت مدی طرف الی احد　الا قضیت بارزاق و آجال

تو وہ ہے جو دنوں کو انکی منزلون مین اُتارتا ہے اور زمانہ کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف
بدلتا ہی تو نے اپنی آنکہ کو جسکی طرف اٹہا کر دیکہا اسکے واسطے رزق اور اجلون کا حکم دیا خلیفہ نے
کہا کہ یہہ کام خدا تعالے کے سوا اور کوئی نہین کر سکتا علوک یہہ باتین سنکر لاجواب ہوا اور خلیفہ نے
اسکی زبان کو گردن سے نکالنے کا حکم دیا جس سے وہ ۲۱۳ہ ہجری مین شہر بغداد مین مر گیا
علوک فربہ کوتاہ قامت مضبوط کو کہتے ہین ⁂

اصمعی نحوی

ابو سعید عبد الملک بن علی بن اصمع المعروف باصمعی باہلی لغت اور نحو اور اخبار اور نوادرات
اور لطافت و ظرافت مین امام تہا اور دس ہزار ارجوزہ اسکو یاد تہا ۔ جسوقت یہہ بصرہ مین تہا
تو خلیفہ مامون کو اسکی ملاقات کا شوق غالب ہوا اور اسکو ملاقات کیواسطے اپنے دربار مین بلوایا
لیکن اسنے ضعف پیری کا عذر کیا اور خلیفہ کے ملنے کیواسطے نہ آیا اسلیے خلیفہ مشکل مسئلے جمع کرکے
پوچہنے کیواسطے اسکی طرف بہیجا کرتا تہا اسنے کتاب خلق الانسان وکتاب الاجناس وکتاب الانواء
وکتاب الہمزہ وکتاب المقصور والممدود وکتاب الفرق وکتاب الصفات وکتاب الانواب وکتاب [illegible]

کتاب خلق الفرس - کتاب الخیل - کتاب الابل و کتاب اونشاد - کتاب الاخبیہ - کتاب توحوش
کتاب فعل و فعل - کتاب الامثال - کتاب الاضداد - کتاب الالفاظ - کتاب السلاح - کتاب
اللغات - کتاب میاہ العرب - کتاب النوادر کتاب اصول الکلام - کتاب القلب والابدال
کتاب جزیرۃ العرب - کتاب الاشتقاق - کتاب معانی الشعر - کتاب المصادر کتاب الاراجز
کتاب النخلہ - کتاب النبات - کتاب ما اتفق لفظہ و معناہ - کتاب غریب الحدیث - کتاب نوادر
الاعراب اور اور علاوہ کتابین تصنیف کین - ولادت اسکی ۱۲۲ھ مین اور وفات ماہ صفر ۲۱۶ھ
ہجری مین بصرہ مین ہوئی - قریب بضم قاف و فتح راء و سکون یا اسکا لقب ہے ٭

دیک الجن

ابو محمد عبد السلام بن رغبان بن عبد السلام بن حبیب بن عبد اللہ بن رغبان بن زید
تمیم کلبی دیک الجن اسکا لقب تہا اور آباء و اجداد اسکے قبیلہ سلمیہ کے باشندے تہے اور دیک
شہر حمص مین آکر پیدا ہوا تمیم اوسکے بزرگون سے پہلے حبیب بن مسلمہ فہری کے پاس آکر
مسلمان ہوا اور کہنے لگا کہ اب عرب کو ہمپر کیا فخر ہے ہم مسلمان ہوئے جیسے کہ وہ مسلمان ہوئے
یہہ شخص دولت عباسیہ کے شعرا مین سے تہا اور ہمیشہ ملک شام مین رہتا تہا - امام حسین کے
مرثیے اکثر اسنے کہے - معتبر تواریخ عرب مین لکہا ہے کہ دیک الجن اپنی ایک کنیزک ورد نامی جو بہت
خوبصورت تہی کمال محبت رکہتا تہا اور اپنے ایک غلام سے جس کے ساتہہ اسکو بہی محبت
تہی اوس کنیزک کو تہمت لگا کر دونو کو آگ مین جلا دیا اور دونو کی خاک کے دو پیالے
بنوائے جس وقت اسکو غلام یاد آتا تہا تو اوس پیالہ کو جو اوسکی خاک سے بنایا تہا جو ستا
رو رو اوسمین شراب پیتا تہا اور ایسا ہی جب وہ کنیزک یاد آتی تہی تو اوس پیالہ کو جو اوسکی
خاک سے بنایا تہا چومکر شراب پیتا تہا پہر ان دونون کے جلانے پر نہایت پشیمان ہوا اور
دونون کی مرثیہ کہے مگر اکثر کنیزک کا درد و فراق اسکو بہت بیتاب کرتا تہا اسلئے اوسکی غم والم
مین بہت قصیدے اور مرثیے کہے - ابن خلکان نے اسطرح لکہا ہے کہ دیک الجن شاعر کی

ایک جاریہ دنیا نام تہی جس سے دیک الجن کو نہایت محبت تہی اوس کنیزک کو دیک الجن کے ہی
ایک غلام وصیف نام سے تہمت لگی دیک الجن نے اونکو قتل کروایا اور بہر پشیمان ہوا اور اونکے
مرثیہ مین شعر کہتا رہا یہہ شاعر سنہ ۱۶۱ھ مین پیدا ہوا اور ۷۰ سال کی عمر سے بڑہکر متوکل علی اللہ
عباسی کے عہد مین سنہ ۲۳۶ھ ہجری مین مرگیا ۔

ابو العمیثل

ابو العمیثل عبد اللہ بن خلید مولی جعفر بن سلیمان بن علی بن عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب
شاعر ماہر اور عالم متبحر عبد اللہ بن طاہر کے مصاحبون مین سے تہا اور پہلے طاہر کی خدمت مین
عہدہ کتابت پر مامور رہا لغت مین اسکو کمال دخل تہا اور ہزارون لغات اسکو یاد تہے شعر بہی بہت
فصیح کہتا تہا چنانچہ عبد اللہ مذکور کو ان دو شعرون مین نصیحت کرتا ہے ۔

اصدق وعف وبر واصبر واحتمل واصفح وکاف ودار واحلم واشجع
والطف ولن وتان وارفق واتئد واحزم وجد وحام واحمل وادفع

سچ کہو اور برے کام سے پرہیز کر اور نیکی کر اور صبر کر اور تحمل کر اور اعراض کر اور مکافات
عمل دو اور مدارات کر اور حلیم ہو اور دلیر بن اور الطاف کر اور کلام مین نرمی اختیار کر اور کام
مین آہستگی کر اور رفق و نرمی سے پیش آ اور تیار رہو اور ہوشیار ہو اور کوشش کر اور
حمایت کر اور بردباری اختیار کر اور مدافعت کر ۔ یہہ شعر اسنے بہت اچھے کہے ہین اور ایسے
ہی اسکے کل اشعار جید ہین ۔ روایت کرتے ہین کہ ابو تمام طائی نے عبد اللہ بن طاہر کے روبرو
جب اپنا قصیدہ بائیہ پڑہا تو ابو العمیثل نے کہا اے ابو تمام جو چیز سمجہہ مین آئے وہ آپ کیون نہین کہتے
ابو تمام نے کہا اے ابو العمیثل آپ کیون نہین سمجہتے جو مین کہتا ہون ۔ ایک دفعہ عبد اللہ مذکور
کے ہاتہہ کو اسنے بوسہ دیا اور اسکے مونچہون کے بال عبد اللہ کو سخت معلوم ہوئے ۔ ابو العمیثل نے
اسوقت کہا خار پشت کی کانٹے شیر کی ہتیلی کو تکلیف نہین دیتے ۔ عبد اللہ کو یہہ کلمہ پسند آیا
اسلئے اسنے سکہ دس ہزار درہم اسکو انعام دئے اسکی کتابین کتاب ما اتفق لفظہ وما اختلف معناہ وکتاب الانساب

کتاب الابیات السائرہ وکتاب معانی الشعر وغیرہ عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین وفات اسکی سنہ ۲۴۰ ہجری مین ہوئی۔ عمیثل بفتح عین مہملہ ومیم مفتوحہ وسکون یاء مثنات تحتانیہ وفتح ثاء مثلثہ فوقانیہ کہی چیزونکا نام ہے جنمین سے ایک شیر بہی ہے اور یہی وجہ اسکی کنیت کی ہے ٭

علی ابن جہم

ابوالحسن علی بن جہم بن بدر بن جہم قریشی شاعر دیندار پرہیزگار اور فاضل ذی وقار تہا مذہب اہل سنت وجماعت رکہتا تہا۔ متوکل عباسی کی ہجو کی جسکی باعث اوسنے سنہ ۲۳۹ مین شہر سے نکالدیا اور طاہر بن عبداللہ کیطرف اسکی تعزیر کیواسطے لکہا جس سے وہ تکلیف پاکر شہر عراق اور شام مین پہرتا رہا اخیر کو جب یہہ حلب سے عراق کو چلا جاتا تہا تو راستے مین ایک گروہ بنی کلب سے جو مستعین باللہ کیطرف سے اسکی گرفتاری کے لیے امور تہا اسپر اور اسکے ہمراہیون پر آپڑا اور لڑائی مین اسکو سخت زخم لگا جس سے یہہ فی الفور ماہ شعبان سنہ ۲۴۹ ہجری مین فوت ہوا ٭

جاحظ معتزلی

ابوعثمان عمرو بن بحر بن محبوب کنانی المعروف بجاحظ بصری عالم مشہور ہے ہر علم وفن کی کتابین اسنے تصنیف کین فرقہ جاحظیہ اسکی طرف منسوب ہے معتزلی المذہب نظام کا شاگرد تہا کتاب البیان والتبیین جو نہایت مفید کتاب ہے اسکی تصنیف ہے۔ جاحظ بدشکل اور بدوجہ کا تہا اور جاحظ اسکو اسواسطے کہتے تہے کہ اسکی دونون آنکہین باہر نکلی ہوئی تہین وہ خود کہتا تہا کہ خلیفہ متوکل نے مجہے اپنے لڑکے کی تعلیم کیواسطے بلوایا مگر میری مہیب صورت دیکہکر دس ہزار درم مجکو دیا اور رخصت کردیا۔ جاحظ اخیر عمر مین مفلوج ہوگیا تہا اور اسکے نصف بدن کو بسبب حرارت کے صندل اور کافور سے طلا کیا جاتا تہا اور نصف بدن اسقدر بےحس و حرکت ہوا کہ اگر مقراض سے بہی اوسے کاٹا جاوے تو اوسکو کچہہ درد نہو جاحظ اپنے ایام مرض مین کہتا تہا کہ میرے وجود مین دو ضدین جمع ہوئی ہین اگر مین سرد چیز کا استعمال کرتا ہون تو میرے پاؤن نہین اوٹھ سکتے اور اگر گرم کہاؤن تو سر کو تکلیف ہوتی ہے علاوہ ازین

مرض حصاۃ مین بھی گرفتار ہون جس کے باعث حبس بول نے نہایت تنگ کر رکھا ہے پس ان
تکالیف و مصائب سے نہایت ناچار و بیقرار ہون اور اکثر ایام مرض مین یہ شعر پڑھتا تھا ؎

أَتَرْجُو أَنْ تَكُونَ وَأَنْتَ شَيْخٌ ۔ كَمَا قَدْ كُنْتَ أَيَّامَ الشَّبَابِ
لَقَدْ كَذَبَتْكَ نَفْسُكَ لَيْسَ ثَوْبٌ ۔ دَرِيسٌ كَالْجَدِيدِ مِنَ الثِّيَابِ

کیا تو امید رکھتا ہے کہ پیری مین ایام جوانی کیطرح ہو اب نفس نے تجھے دغا دیا ہے اور پرانا
کپڑا مثل نئے کپڑے کی نہین ہوتا۔ ۹۰ سال سے زیادہ عمر کا ہو کر بصرہ مین ماہ محرم ۲۵۵ھ ہجری کو فوت ہوا۔

ریاشی

ابو الفضل عباس بن فرج ریاشی نحوی لغوی حالات و واقعات عرب کا بڑا واقف تھا۔ اصمعی اور
ابو عبیدہ اور معمر بن مثنی سے روایت کرتا ہے بصرہ مین مفسدہ علوی بصری والی زنج مین
۲۵۷ھ ہجری کو مقتول ہوا اور ریاشی ریاش کیطرف منسوب ہے اور ریاش ایک شخص کی
جد کا نام بنی جذام سے ہے جسکا غلام دادا اس شاعر کا تھا پھر اسکا نام ریاشی مشہور ہوا۔

ابن قُتَیبہ

ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری علم نحو و لغت اور حدیث مین یگانہ زمانہ تھا اور
اسحق بن راہویہ اور ابو حاتم سجستانی سے اسنے علم تحصیل کیا اور کتاب المعارف اور آداب الکاتب
والشعراء اور عیون الاخبار اور طبقات الشعراء وغیرہ اسنے تصنیف کین لوگ اسکی تصنیفات کو بہت
پسند کرتے تھے اور یہ اخیر عمر تک بغداد مین انکی تعلیم دیتا رہا ۲۱۳ھ مین پیدا ہوا اور بمرض
سفاہمات سے ۲۷۰ھ مین وفات پائی۔ ابن خلکان مین لکھا ہے کہ قُتیبہ تصغیر قتبہ کی ہے اور قتبہ
سودہ کو کہتے ہین جسکی طرف منسوب ہو کر قتیبی کہا جاتا ہے۔ دینور بلاد جبل میں قرمیسین کے پاس ایک شہر کا نام ہے

ابن رومی شاعر

ابو الحسن علی بن عباس بن جریج یا جورجیس المعروف بابن رومی شاعر عجیب اور ناظم غریب تھا
معانی تازہ اور مضامین عمدہ شعر مین باندھتا تھا جو مضمون شعر مین شروع کرتا تھا اسکو استیفا

اور تشبیہات سے پیدا کرتا تہا اسکے اشعار متفرق اور پراگندہ پڑے تہے جنکو پہلے ابوبکر صولی نے حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کیا پہر ابو الطیب وراق بن عبدوس نے جمع کرکے اونمین ہزار بیت اور زیادہ کئے۔ روایت کرتے ہین کہ یہہ شاعر ایک مرتبہ اپنے دوستون کے ساتہہ دار قیصر مین بیٹہا ہوا تہا اتفاقاً وہان ایک نہایت خوبصورت لڑکا طباخی کا آنکلا اسکے دوست اوسکا حسن و جمال دیکہکر اوسپر مبتلا ہوگئے اور ابن رومی سے کہنے لگے کہ اس حالت مین جو ہمپر اس لڑکے کے باعث گذری ہے اشعار دلسوز تصنیف کرین ابن رومی نے وہین قلم اور دوات لیکر چند شعر فی البدیہہ لکہے جنکو حاضرین نے سنکر بڑی تحسین و آفرین کی۔ ابن رومی کہتا ہے کہ مین یقین کرتا ہون کہ اشعار مفصلہ ذیل کے مضامین مین کوئی مجہپر سبقت نہین لیگیا ؎

آراؤکم ووجوہکم وسیوفکم ۔۔۔ فی الحادثات اذا دجون نجوم

منہا معالم للہدی ومصابح ۔۔۔ تجلو الدجی والاخریات رجوم

تمہاری فکر اور چہرے اور تلوارین حادثون مین جبکہ وہ رات کیطرح ڈہانپ لیتے ہین ستارے ہین اونمین سے ہدایت کے نشان اور اندہیرے کو اجالا کرنیوالے چراغ ہین اور دوسری چیزین رجوم ہین اشعار ہجا بہی یہہ بہت اچہے کہتا تہا۔ ماہ رجب ۲۲۱ھ مین پیدا ہوا اور چہارشنبہ کے دن ماہ جمادی الاول ۲۸۳ھ کو بغداد مین فوت ہوا کہتے ہین کہ ابو الحسن قاسم بن عبد اللہ خلیفہ معتضد باللہ کا وزیر اسکی ہجو سے بہت خوف کرتا تہا اسلئے اوسنے مجلس مین ہی اس کو فریب سے خوشکنا جہ زہر آلود بہجواکر کہلا دیا۔ ابن رومی کو جس وقت اوسکی زہر کا اثر معلوم ہوا تو وزیر کی مجلس سے اوٹہہ کہڑا ہوا وزیر نے پوچہا کہ کہان جاتے ہو ابن رومی نے جواب دیا کہ جہان تمنے بہیجا ہے ؎

ابن شرشیر

ابو العباس عبد اللہ بن محمد ناشی انباری معروف بابن شرشیر شاعر ماہر ابن رومی اور بحتری کے طبقہ مین ہوا ہے نحو و عروض مین یگانہ زمانہ تہا اصل مین انبار کا باشندہ ہے اور بغداد مین مدت مدید تک رہا پہر مصر مین گیا اور آخیر عمر تک وہین رہا سب علمون سے علم منطق مین بڑا ماہر تہا۔ اسنے

ایک قصیدہ ایک ہی روی پر چار ہزار شعر کا تصنیف کیا وفات اسکی مصر مین سنہ ۲۹۳ھ مین ہوئی ناشی اکبر اسکا لقب تہا اور ناشی اصغر کا ذکر آگے بیان ہوگا شہر شیبہ بکسر ہر دو شین معجمہ ایک جانور کا نام ہے جو صحرای ترک اور ساحل دمیاط مین اکثر ہوتا ہے - انبار ایک شہر کا نام ہے جو بغداد سے دس فرسنگ کی فاصلہ پر مغرب کیطرف دریای فرات کے کنارہ پر واقع ہے ؛

ابن معتز

ابو العباس عبد اللہ بن معتز بن متوکل بن معتصم بن ہارون رشید عباسی ہاشمی اسنے علم ادب ابو العباس ثعلب سے پڑہا - ادیب بلیغ اور شاعر فصیح تہا اشعار سہل اللفظ جید المعنی تصنیف کرتا تہا اور علما اعظام اور ادبا کرام مین مشہور رہتا اور اکثر اونکی مجالس مین آیا جایا کرتا تہا اپنی کتاب الزہر والریاض وکتاب البدیع وکتاب مکاتبات الاخوان بالشعر وکتاب الجوارح والصید وکتاب السرقات وکتاب اشعار الملوک وکتاب الادب وکتاب حلی الاخبار وکتاب طبقات الشعرا وکتاب الجامع فی الغناء وکتاب فیہ ارجوزۃ فی ذم الصبوح وغیرہ تصنیف کین ابن معتز کہتا ہے کہ چار شاعر ونکی شعر اونکی افعال کے برخلاف ہین - ابو العتاہیہ کے اشعار زاہدانہ ہین اور وہ خود ملحد تہا اور ابو نواس کے شعر لواطت مین ہین اور وہ ہندسے زیادہ زانی تہا - اور ابو حکیمہ کے شعر عفت مین مشہور ہین اور وہ تیس سے بہی زیادہ جفت پر کودنے والا تہا اور محمد بن حازم کے شعر قناعت مین مشہور ہین اور وہ اول درجہ کا حریص تہا ابن معتز کو مقتدر باللہ نے دوسری ماہ ربیع الآخر پنجشنبہ کی دن سنہ ۲۹۶ھ مین قتل کیا اور اپنے گہر کے سامنے میدان مین دفن کیا گیا کہتے ہین کہ یہہ شاعر حنفی المذہب تہا ؛

خزاعی

ابو احمد عبید اللہ بن عبد اللہ منشی اجل اور شاعر بے بدل تہا اسنے کتاب فی اخبار الشعرا اور کتاب فی السیاسۃ الملوکیۃ تصنیف کین اور بغداد مین ایک منصب جلیل پر رہا - یہہ شاعر بغداد مین سنہ ۲۲۳ھ مین پیدا ہوا اور بارہوین ماہ شوال سنہ ۳۰۰ھ ہجری مین فوت ہوا ؛

بسّامی شاعر

ابو الحسن علی بن محمد بن نصر بن منصور بن بسّام المعروف بہ بسّامی شاعر فصیح و بلیغ بذلہ گو لطیفہ
سنج ظریف اول درجہ کا تہا نہ کوئی رئیس اور امیر اور نہ کوئی صغیر و کبیر صاحب جاہ اسکی زبان
سے بچا تہا اسنے اپنے باپ اور بہائی اور تمام گہر کے لوگون کی ہجو کی تہی - روایت کرتے
ہین کہ وزیر ابو القاسم ایک مرتبہ معتضد باللہ کے پاس گیا وہ شطرنج کہیل رہا تہا فورًا ابن بسام کا یہ شعر

حیاتُ هذا کموتِ هذا فلست تخلوا من المصائب

معتضد نے سر اوٹہا کر وزیر کیطرف دیکہا اور اس سے حیا کر کے فرمایا کہ اے قاسم ابن بسّام
کی زبان کاٹ دی وزیر اوسکی زبان کاٹنے کیواسطے جلدی سے نکلا جب یہہ خبر معتضد
کو پہونچی تو اسنے وزیر کو بلوا کر کہا کہ ابن بسّام سے برائی سے پیش نہ آؤ بلکہ اوس کی
زبان احسان سے کاٹ دو ابن بسّام ستر سال سے زیادہ عمر کا ہوکر ماہ صفر سنہ ۳۰۲ھ مین فوت ہوا

اخفش اصغر

ابو الحسن علی بن سلیمان بن فضل نحوی اخفش اصغر کے لقب سے مشہور تہا تیسرا اخفش یہہ
ہی ہے جو نحو مین بڑا ثقہ تہا اور مبرد و ثعلب وغیرہ سے روایت کرتا ہے - کہتے ہین کہ اخفش اصغر اور
ابن رومی شاعر مین بڑی چہیڑ چہاڑ ہتی اور اخفش اصغر صبح کیوقت ابن رومی کے گہر کے سامنے
جاکر ایسی باتین کرتا تہا جن سے فال بد ہاری جاوے اور ابن رومی بڑا بدفال تہا پس
جسوقت اخفش کی بات سنتا تہا تو گہر سے باہر نہ نکلتا تہا اخفش نے جب یہہ وتیرہ اختیار
کیا تو ابن رومی شاعر نے اوسکی ہجو کی - مرزبانی کہتا ہے کہ اسنے نہ تو کوئی کتاب تصنیف
کی اور نہ شعر اور لغت مین اچہی مہارت رکہتا تہا بلکہ جب اس سے کوئی مسئلہ نحو کا پوچہا
جاتا تو توبیخ اور زجر سے پیش آتا تہا اور امیر کیطرف سے اسکے واسطے کچہہ وظیفہ مقرر نہ
تہا بلکہ ایک مرتبہ اس نے وظیفہ کیواسطے ابن مقلہ سے ابو الحسن علی بن عیسیٰ وزیر کے
یہان سفارش کرائی تہی وزیر نے ابن مقلہ کو بڑی زجر اور توبیخ کی اور کچہہ وظیفہ مقرر نکیا

المفضل شلبجم نام کہا کرتا تھا اور بسبب مفلسی اور تنگدستی کے نہایت تکلیف اوٹھا کر
ماہ شعبان یا ذیقعدہ ۲۸۶ھ کو بغداد مین فوت ہوا ؛

زجاجی نحوی

ابو القاسم عبد الرحمن بن اسحاق زجاجی نحوی بغدادی علم نحو مین امام اجل تھا۔
نحو محمد بن عباس یزیدی اور ابن درید اور ابن انباری سے حاصل کی اور بدت تک
زجاج نحوی کا مصاحب رہا اسلیے اسکی طرف منسوب ہوکر زجاجی مشہور ہوا۔ اسنے کتاب
الجمل الکبری مکہ مین تصنیف کی یہہ کتاب نہایت مفید اور متبرک ہے لیکن امثلہ کے باعث
نہایت طویل ہوگئی ہے جس نے اوسے پڑہا بڑا فایدہ اوٹھایا زجاجی نے اس کتاب کو
ختم کرکے مکہ کے گرد سات طواف کئے اور خدا کی جناب مین عرض کی کہ اللہ اس کے
قاری کو فایدہ پہونچاے یہہ فاضل ماہ رجب ۳۳۷ھ مین مرگیا ؛

تنوخی شاعر

ابو القاسم علی بن محمد بن ابی الفہم داود بن ابراہیم ۲۷۸ھ مین پیدا ہوا اور بغداد مین آکر نشو و نما
پائی اور علم تحصیل کیا شعر اور نحو اور عروض اور ہیئت اور ادب اور نجوم مین بڑا ماہر تھا اور بعضا
تعداد شعراء جاہلیہ و مخضرمین اور محدثین کے طالبین کے سات سو قصیدے اسکو یاد تھے کہتے
ہین کہ اسنے چہہ سو بیت ایک دن رات مین یاد کیا تہا اور ایک دیوان بھی نہایت عمدہ
تصنیف کیا۔ ثعالبی کہتا ہے کہ یہہ سر دفتر اہل علم و ادب تہا بصرہ مین ۳۴۲ھ مین فوت ہوا
تنوخی چند قبایل کا نام ہے جو بحرین مین رہتے ہین ؛

ابن درستویہ نحوی

ابو محمد عبد اللہ بن جعفر بن درستویہ فارسی نحوی عالم اجل اور فاضل اکمل تہا ابن قتیبہ اور
مبرد نحوی سے علم ادب حاصل کیا۔ دار قطنی اسکا شاگرد ہے تصنیفات اسکی نہایت عمدہ
ہین چنانچہ کتاب الجرمی والارشاد کتاب الہجا۔ شرح الفصیح والرد۔ کتاب الہدایہ کتاب المقصور والممدود

کتاب غریب الحدیث - کتاب معانی الشعر - کتاب الحی والمیت کتاب التوسط بین الاخفش وثعلب کتاب فی تفسیر القران - کتاب اخبار النحویین - کتاب الرد علی الفرا فی المعانی وغیرہ کئی کتابین اسنے تصنیف کرنی شروع کین مگر اونکی اتمام کی نوبت نہ پہونچی سنہ ۲۱۰ھ مین پیدا ہوا اور سنہ ۲۹۰ھ مین شہر بغداد مین مرگیا - درستویہ بفتحتین و سکون سین مہملہ وضم تاے مثناۃ فوقانیہ وسکون واو و فتح یاے مثناۃ تحتانیہ اور ہاے ساکنہ اور بعضے بفتح دال و را و تا و واو کہتے ہین ؞

زاہی شاعر

ابو القاسم علی بن اسحق بن خلف بغدادی معروف بزاہی شاعر جلیل القدر سے کے دن ماہ صفر سنہ ۳۱۸ھ مین پیدا ہوا اور بدہ کے دن ماہ جمادی الاخر سنہ ۳۵۲ھ مین شہر بغداد مین مرگیا اور اکثر شعر سیف الدولہ کی اولاد اور وزیر مہلبی اور ماسوی انکے اور روساے وقت کی تعریف مین کہتا تہا - زاہی نسبت ایک قریہ کیطرف ہی جو مضافات نیشاپور سے ہے ؞

ابو الفرج اصبہانی صاحب اغانی

ابو الفرج علی بن حسین بن محمد بن احمد بن ہیثم بن عبد الرحمن بن مروان بن عبد اللہ بن مروان بن محمد بن مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی اموی اصبہانی کتاب الاغانی کا مصنف بہت ہی فاضل ہے - اصبہان مین پیدا ہوا اور بغداد مین پرورش پائی شعر و اغانی اور اخبار و آثار اور انساب و سیر اور نحو و لغت اور خرافات و مغازی مین بڑا ماہر تہا اور سواے انکے علم جوارح اور علم بیطاری اور طب و نجوم بہی جانتا تہا اسنے کتاب الاغانی جو بے نظیر اور نہایت عجیب و غریب کتاب ہی تصنیف کی اس کتاب مین اسنے اغانی و اشعار و احادیث عرب بالاسناد بیان کیے ہین اور اس باب مین اب تک کوئی اسطرح کی کتاب تصنیف نہین ہوئی - روایت کرتے ہین کہ صاحب بن عباد ہمیشہ حضر و سفر مین اپنے ہمراہ تیس اونٹ کتب ادب کی مطالعہ کیواسطے رکہتا تہا لیکن جب اوسکو کتاب الاغانی ملی تو وہ اور سب کتابون سے مستغنی ہو گیا اسی سواسطے

اغانی کے کتاب القیان اور کتاب الاماء الشواعر اور کتاب الدیارات اور کتاب دعوۃ الاطباء
اور کتاب مجرد الاغانی اور کتاب اخبار جحظۃ البرمکی و مقاتل الطالبیین - اور کتاب الحانات و آداب
الغربا تصنیف کین اور بلاد اندلس مین وہان کے ملوک اموّیہ کیواسطے چند کتابین تصنیف کر کے
انعام پایا جنمین سے کتاب نسب بنی عبد شمس اور ایک ہزار سات سو دن عرب کے حالات مین
ایک کتاب مسمی بایام العرب اور کتاب التعدیل والانتصاف فی مآثر العرب و مثالبہا اور
کتاب جمہرۃ النسب اور کتاب نسب بنی شیبان اور کتاب نسب المہالبہ اور کتاب نسب بنی
تغلب اور نسب بنی کلاب اور کتاب الغلمان المغنین وغیرہ ہین وزیر مہلبی کی مدح مین اُسنے
بہت قصاید کہے - شاعر رطب اللسان عذب البیان تہا اور اشعار و محاسن اسکی عرب مین
مشہور ہین ۲۸۴ ہجری مین پیدا ہوا اور چہارشنبہ کے دن ۱۴ ماہ ذی الحجہ ۳۵۶ ہجری
مین بغداد مین فوت ہوا لکہتے ہین کہ اسی سال سیف الدولہ بن حمدان اور معز الدولہ بن
بویہ اور کافور اخشیدی بہی فوت ہوئے ؛

ناشی اصغر

ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن وصیف شاعر عدیم النظیر مذہب کا شیعہ تہا ۲۷۱ مین پیدا ہوا
اُسنے بہت مفید کتابین تصنیف کین اور اہل بیت کی مدح مین کئی قصیدے کہے بغداد مین ۳۶۶ مین فوت ہوا

قاضی ابو الحسن

قاضی ابو الحسن علی بن عبد العزیز جرجانی فقیہ ادیب شاعر ماہر تہا شیخ ابو اسحق شیرازی کی
کتاب طبقات فقہا مین لکہا ہے کہ قاضی ابو الحسن یگانہ زمانہ تہا - شہر وان اور عراق اور
شام وغیرہ مین پہرتا رہا علم ادب مین اُسنے اسقدر ترقی کی کہ کامل مکمل اور مشہور فی
الآفاق ہوا یہ دو شعر اسی کے ہین ؛

قد برح الحب بمشتاقك ۔۔۔ فاوله احسن اخلاقك
لا تجفه وارع له حقه ۔۔۔ فانه احسن عشاقك

تیرے عاشق کو محبت نے جلایا اور قاتل اس محبت کا تیرا اخلاق پسندیدہ ہیں اور سپر ظلم نکر اور
اسکا حق نگاہ رکھیو کیونکہ وہ تیرے بڑے اچھے دوستوں میں ہیں نیشاپور میں ۴۱۴ھ میں مر گیا اور
اسکی لاش جرجان میں لیجا کر دفن کی گئی ❁

رمانی نحوی

ابو الحسن علی بن عیسی بن علی بن عبد اللہ رمانی نحوی علم ادب ابو اسحق ابو بکر بن درید اور ابو بکر بن سراج سے حاصل کیا علم کلام اور علم ادب میں فاضل اجل تھا۔ ابو القاسم تنوخی اور ابو محمد جوہری نے اس سے روایت کی بغداد میں ۲۹۶ھ میں پیدا ہوا اور گیارہویں ماہ جمادی الاول ۳۸۴ھ ہجری میں فوت ہوا۔ رمانی بیچ رمان یا قصر رمان کیطرف منسوب ہے اور قصر رمان شہر واسط میں ایک محل ہے جسکی طرف بہت لوگ منسوب ہیں ❁

ابن جنی موصلی

ابو الفتح عثمان بن جنی موصلی نحوی علوم عربیہ میں امام اور ابو علی فارسی کا شاگرد تھا شعر بھی اچھا کہتا تھا اسنے تنبیہ نام ایک کتاب شعر حماسہ کی [illegible] اور ایک مختصر عروض میں اور ایک مختصر فقہ میں اور ایک کتاب اصول فقہ میں اور دیوان متنبی کی شرح صبر نام وغیرہ مفید عام کتابیں بہت تصنیف کیں۔ چنانچہ ایک شخص نے ابو الطیب متنبی سے سوال کیا کہ تیرے شعر باد هواک صبرت ام لم تصبرا میں الف تصبرا کا باوجود لم جازمہ کے کسطرح صحیح ہے متنبی نے کہا اگر ابن جنی ہوتا تو مجھے جواب کی حاجت نہ پڑتی اور یہہ الف نون خفیفہ سے بدل کیا گیا ہے اور نون خفیفہ وقف میں الف سے بدل جاتا ہے اور لم تصبرا اصل میں لم تصبرن تھا جیسے اعشی کا قول ہے ولا تعبد الشیطان واللہ فاعبدا اصل میں فاعبدن تھا یہہ فاضل ۳۰۰ھ سے پہلے پیدا ہوا اور ماہ صفر ۳۹۲ھ کو بغداد میں فوت ہوا ❁

حافظ ابن فرضی

ابو الولید عبد اللہ بن محمد بن یوسف بن نصر ازدی اندلسی قرطبی معروف بابن فرضی علم حدیث

اور اسماء رجال اور ادب مین بے نظیر تہا اسنے تاریخ علماء اندلس اور کتاب اخبار شعراے اندلس اور کتاب فی المختلف والموتلف تصنیف کین سنہ ۳۸۲ھ مین اندلس سے مشرق کیطرف گیا اور حج کرکے علماء عظام سے علم تحصیل کیا شاعر ماہر ہوا اکثر شعر اسکے زاہدانہ ہین شہر بلنسیہ مین قاضی رہا - ولادت اسکی سنہ ۳۵۱ھ مین ہوئی اور سنہ ۴۰۳ھ مین بربریون نے جس روز قرطبہ کو فتح کیا اسی روز اسکو بہی قتل کیا اور اسکی لاش تین روز تک گہر مین پڑی رہی اور رنگ اُسکا متغیر ہو گیا اخیر بغیر غسل اور کفن اور نماز کے دفن کی گئی ؁

ببغاء

ابو الفرج عبد الواحد بن نصر بن محمد مخزومی شاعر نامور معروف بہ ببغاء نصیبین کا رہنیوالا تہا اسنے اہل نصیبین کی ثنا مین بڑا مبالغہ کیا - ثعالبی نے کتاب یتیمۃ الدہر مین اسکے رسایل اور نظم کا حال بیان کیا اور جو واقعات اسمعین اور اسحاق صابی مین واقع ہوئے ادن کو بتفصیل لکہا - سیف الدولہ بن حمدان کی خدمت مین مدت مدید تک رہا اور سیف الدولہ کے مرنے کے بعد اور شہرون مین سیر کرتا رہا ماہ شعبان سنہ ۳۹۸ھ مین فوت ہوا - ببغا طوطے کو اور بعضے فارسی ففغا کہتے ہین اسکا لقب اسکی کمال فصاحت یا لکنت زبان کے سبب سے پڑا ؁

بستی شاعر

ابو الفتح علی بن محمد کاتب بستی شاعر نامور اور سخنور معنی پرور تہا - اسکے اشعار اکثر مجنس ہین اور اسکے فقرات فصیحہ اور کلمات بلیغہ مین سے یہہ فقرے بہی ہین ؁

مَنْ اَصْلَحَ فَاسِدَہٗ اَرْغَمَ حَاسِدَہٗ ✣ مَنْ اَطَاعَ غَضَبَہٗ اَضَاعَ اَدَبَہٗ ✣ عَادَاتُ السَّادَاتِ سَادَاتُ الْعَادَاتِ ✣ الرِّشْوَۃُ رِشَاءُ الْحَاجَاتِ ✣ اَجْہَلُ النَّاسِ مَنْ کَانَ لِلْاِخْوَانِ مُذِلًّا وَعَلَی السُّلْطَانِ مُدِلًّا ✣ الْفَہْمُ شُعَاعُ الْعَقْلِ ✣ الْمَنِیَّۃُ تُضْحِکُ الْاُمْنِیَّۃَ ✣ حَدُّ الْعَفَافِ الرِّضَاءُ بِالْکَفَافِ - وفات اسکی سنہ ۴۰۱ھ مین ہوئی ؁

ابن نباتہ شاعر

ابونصر عبدالعزیز بن عمر بن محمد بن احمد بن نباتہ تمیمی سعدی شاعر فصیح ہر کئی شہروں
پہرا اور بادشاہوں اور امرا اور وزراؤں کی مدح میں قصاید کہتا رہا سیف الدولہ بن حمدان
کی تعریف میں عمدہ عمدہ قصیدے کہے اور جلسے پاے ۳۲۷ھ میں پیدا ہوا اور یکشنبہ کے دن
تیسری ماہ شوال ۴۰۵ھ میں بغداد میں فوت ہوا ۔

ابن بابک شاعر

ابوالقاسم عبدالصمد بن منصور بن حسن بن بابک شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان تھا۔
سیکڑوں شعر فی البدیہہ کہتا تھا اور رئیس الشعرا کے لقب سے ملقب تھا ایک دیوان عربی میں
تین جلدوں میں تصنیف کیا۔ جب صاحب ابن عباد کے پاس آیا تو اس نے کہا انت ابن
بابک الشاعر اس نے کہا نعم انا ابن بابک صاحب نے یہہ کلمہ ذو معنے سنکر نہایت
تحسین کی اور بہت سا انعام دیا یہہ شاعر شعر بہت لطیف کہتا تھا جیسے ع

وهبّ بي النسيم فرقّ حتى كأنّي قد شكوت اليه ما بي

نسیم میرے پاس سے گذری پس نرم ہوئی یہانتک گویا میں نے اپنے حال کا شکوہ اوس کے
آگے کیا تھا ۴۱۰ھ میں بغداد میں مرگیا ۔

صریع الدلاء

ابوالحسن علی بن عبدالواحد بغدادی شاعر ناصح اور ناظم حکمت پیرو رہتا تھا صریع الدلاء اوسکا
لقب تھا اشعار میں ابو الرقعمق کی طرز پر چلا ۴۱۲ھ میں شہر مصر میں آیا اور ظاہر لاعزاز دین اللہ
کی مدح میں قصیدے کہے اور قصیدہ حاصل کیا [illegible] رجب ۴۱۲ھ [illegible]

ابن نوبخت

ابوالحسن علی بن احمد بن نوبخت شاعر تھا [illegible] ہمیشہ رقیق الحال
اور ضعیف الحال [illegible] ماہ شعبان ۴۱۶ھ میں فوت ہوا ۔

اور ولی الدین ابو محمد احمد بن علی معروف با بن خیران کاتب شاعر نے اسکی تجہیز و تکفین کی اور یہہ ابن خیران سنہ ۴۳۱ میں فوت ہوا ❊

تہامی شاعر

ابو الحسن علی بن عبد الواحد بغدادی شاعر نامور بذلہ گو لطیفہ سنج نکتہ سنج سخن سنج محسن مجمع الفضائل والفواضل تہا اکثر قصیدے وزیر ابو القاسم بن مغربی کی مدح میں لکہے۔ مصر میں حسان بن مفرج بن دغفل بدوی کی خط لیکر خفیہ طور پر بنی قرہ کیطرف جاتا تہا لوگوں نے راستہ میں پکڑ لیا اسنے کہا کہ میں بنی تمیم سے ہوں مگر بوقت ظاہر ہوئے حال کی خزانہ بنود میں جو قاہرہ میں ایک مجلس ہے۔ قید کیا گیا اور یہہ واقعہ ماہ ربیع الآخر سنہ ۴۱۶ میں ہوا اور ۹ تاریخ ماہ جمادی الاولی سنہ ۴۱۶ کو قتل کیا گیا ❊

صوری

ابو محمد عبد المحسن بن محمد بن احمد صوری ادیب اریب اور فطن لبیب فاضل اجل و عالم بے بدل تہا اسکے اشعار بدیع الالفاظ حسن المعانی ہیں اسنے ایک دیوان عمدہ اور نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا اور اپنی والدہ ماجدہ کے مرثیہ میں ایک نہایت دلچسپ قصیدہ تصنیف کیا جسکا وہ شعر ہے

رَهِينَةُ اَحْجَارٍ بِبَيْدَاءَ وَكَدٍ لِّكِ ... تَوَلَّتْ فَحَلَّتْ عُرْوَةَ الْمُتَمَسِّكِ

جنگل سخت کے پتہروں میں وہ مرہونہ ہے جب سے اوس نے پیٹہ پہیری یعنی فوت ہوئی ہے تب سے دست آویز متمسک کی کہلی ❊

وَقَدْ كُنْتُ اَبْكِي اِنْ تَشَكَّتْ دَائِمًا ... اَنَا الْيَوْمَ اَبْكِي اَنَّهَا لَيْسَ تَشْتَكِي

اور تحقیق میں روتا تہا جب وہ شکوہ کرتی ہے اور آج میں روتا ہوں کہ شکوہ نہیں کرتی یہہ شاعر سنہ ۴۱۹ میں فوت ہوا ❊

ربعی نحوی

ابو الحسن علی بن عیسی بن فرج بن صالح ربعی نحوی بغدادی نحویین امام تہا کتاب الایضاح ابو علی فارسی کی شرح بغداد میں سیرافی نحوی سے پڑہتا رہا اور یہہ شیراز میں جاکر ابو علی فارسی

ہے مین یہان تک [illegible] حصل کی تاریخ اور نحو مین چند کتابین تصنیف کین ۳۸۳ھ مین پیدا ہوا اور ۴۶۵ھ مین مر گیا اور [illegible] قبیلہ تیمیہ کی طرف منسوب ہے ؁

ابن البواب کاتب

[illegible] مشہور [illegible] خوشنویس گذرا ہے متقدمین اور متاخرین سے کوئی اسکے ہم پلہ نہین ہوا ابن مقلہ نے خوشنویسی کی طرز ایجاد کی اور ابن البواب نے اس فن کی تکمیل کی دوسری ماہ جمادی الاول یوم پنجشنبہ ۴۲۳ھ مین فوت ہوا - اور امام احمد بن حنبل کے مقبرہ مین دفن کیا گیا ؁

ابن سعد قیسی

ابو محمد عبد العزیز بن احمد بن سعد بن مغلس قیسی اندلسی لغت اور اشعار مین بڑا مشہور تہا اور شہر اندلس کا رہنے والا تہا اور مصر مین آکر ابو العلا صاعد بن حسن ربعی صاحب کتاب الفصوص سے علم ادب حاصل کیا اور ابو یعقوب یوسف سے بہی پڑہتا رہا پہر بغداد مین گیا اور وہان معلم اور متعلم بنا رہا شعر بہت اچہا کہتا تہا یہ شعر اسکے ہین ؁

مَرِيضُ الجُفُونِ بِلَا عِلَّةٍ ؁ وَلٰكِنَّ قَلْبِي بِهٖ مُمْرِضُ - بغیر علت کے وہ بیمار چشم ہے لیکن میرا دل اسکے سبب مریض ہے ؁ أَعَادَ السُّهَادَ عَلَى مُقْلَتِي ؁ بِفَيْضِ الدُّمُوعِ فَمَا تَغْمُضُ - اسنے میری آنکہہ مین بیداری کو لوٹایا اور وہ آنکہہ آنسو بہاتی ہے اور خشک نہین ہوتی - وَمَا زَادَ شَوْقِي وَلٰكِنْ أَتَى ؁ يُعَرِّضُ لِي أَنَّهُ مُعْرِضُ - اسنے میرا شوق زیادہ نہین کیا لیکن وہ میرے درپیش آیا اس بات کو ظاہر کرتا ہوا کہ مین معرض ہون اس کے معاصر ابو طاہر اسمٰعیل مصنف کتاب العنوان سے رہتے تہے ماہ جمادی الآخر ۴۲۷ھ مین فوت ہوا ؁

ثعالبی

ابو منصور عبد الملک بن محمد بن اسمٰعیل ثعالبی نیشاپوری رئیس المولفین و امام المصنفین

جامع النثر والنظم تہا۔ اسکی کتاب یتیمۃ الدہر فی محاسن اہل العصر جو نہایت عمدہ اور جامع کتب ہے اور کتاب فقہ اللغت اور سحر البلاغۃ وغیرہ تصنیف کین اسکو اخبار اور واقعات عرب کے خوب یاد تھے ۳۵۰ھ مین پیدا ہوا اور ۴۲۹ھ مین فوت ہوا۔ ثعالبی ثعالب کیطرف منسوب ہے باعتبار اوسکی چمڑی صاف کرنے یا سینے کے اور یہہ ثعلبی وہ ثعلبی مصنف عرائس القصص نہین ہے جسکا نام احمد بن محمد بن ابراہیم تہا اور علم حدیث اور تفسیر اور قصص مین بڑہا ہوا تہا اور ماہ محرم ۴۲۷ھ مین فوت ہوا۔

سید شریف علم الہدیٰ

شریف مرتضی ابو القاسم علی بن طاہر ذی المناقب ابی احمد حسین ابن موسی بن محمد بن ابراہیم بن موسی کاظم بن جعفر کاظم بن جعفر صادق ابن علی بن زین العابدین بن حسین بن علی بن ابیطالب علم ادب اور شعر اور کلام مین امام اور شریف رضی کے بہائی تہے۔ مصنفین اختلاف ہے کہ کتاب نہج البلاغۃ۔ جو مجموعہ کلام حضرت علی بن ابیطالب رضی کا ہے انہون نے جمع کیا یا انکے بہائی شریف رضی نے۔ اور بعضے یون بہی کہتے ہین کہ نہج البلاغۃ حضرت علی کی تصنیف نہین ہے بلکہ جسنے جمع کی اُسیکا کلام ہے اور شریف مرتضی نے ایک دیوان اور ایک کتاب دُرَرُ الغُرَر نام علم ادب اور لغت اور نحو مین تصنیف کی ہے یہہ کتاب آپکی فضیلت اور وسعت خیال اور ضبط مسایل کا ایک نمونہ ہے آپکے فضایل وکمالات اور محاسن وکرامات احاطہ بیان سے باہر ہین ولادت آپکی ۳۵۵ھ مین اور وفات ۲۵۔ ماہ ربیع الاول ۴۳۶ھ مین بغداد مین ہوئی ٭

حوفی نحوی

ابو الحسن علی بن ابراہیم بن سعید بن یوسف حوفی نحوی علم نحو اور ادب مین یگانہ تہا علم نحو مین اسنے بہت کتابین تصنیف کین ۴۳۰ھ مین فوت ہوا۔ حوف مصر مین ایک قریہ کا نام ہے ٭

ثمانینی نحوی

ابو القاسم عمر بن ثابت نحوی علم نحو اسنے ابن جنی سے پڑہا اور اسکی کتاب اللمع پر نہایت عمدہ شرح لکہی

ابوالقاسم بن برہان اور ثمانینی دونو بغداد کے محلہ کرخ مین لوگونکو علم پڑہایا کرتے تہے اور دونو باہم متعارض تہے پس خواص ابن برہان سے اور عوام ثمانینی سے پڑہتے تہے یہہ فاضل ماہ ذیقعد ۴۴۲ھ مین فوت ہوا۔ ثمانینی ثمانین کیطرف منسوب ہے اور ثمانین ایک گانو جودی پہاڑ کے پاس جزیرہ ابن عمر مین واقع ہے اور یہہ گانو طوفان نوح کے بعد اون اسی آدمیون نے جو کہ نوح کے ساتھہ کشتی مین سوار ہوے تہے آباد کیا اور ہر ایک نے اوسمین وہان اپنا گہر بنایا اسواسطے ثمانین کے نام سے مشہور ہوا

ابن سیدہ مُرسی

ابوالحسن علی بن اسماعیل معروف بابن سیدہ مرسی علم عربی اور لغت مین امام تہا لغت مین اسنے کتاب المحکم اور کتاب المخصص جو بڑی بسیط کتابین ہین تصنیف کین اور حماسہ کی شرح کتاب الانیق نام چہہ جلد مین لکہی پہلے اسنے اپنے والد سے پہر صاعد بغدادی سے علم تحصیل کیا شعر مین بہی بڑی لیاقت رکہتا تہا ماہ ربیع الاول ۴۵۸ھ ہجری مین فوت ہوا۔ مُرسی شہر مرسیہ کی طرف جو اندلس مین واقع ہے منسوب ہے ؎

صرّدر شاعر

رئیس ابو منصور علی بن حسن بن علی بن فضل کاتب فصیح البیان اور شاعر بلیغ اللسان اپنے زمانے مین یگانہ تہا۔ اسکے لقب کی وجہ یہہ بیان کرتے ہین کہ اسکے باپ کا لقب بسبب کمال بخل کے صربعر تہا جب یہہ اُسکا لڑکا شاعر عظیم الشان ہوا تو اسکا لقب صردر ہوا۔ شریف ابو جعفر مسعود بیاضی نے جو اسکا ہمعصر تہا اسکی ہجو کی اور حقیقت مین ہاجی نے تعصب کیا ہے اور اسکے اشعار کیطرف خیال نہین کیا ورنہ اسکے اشعار اس قابل نہ تہے کہ اُنکی ہجو کیجاوے صردر ایک گڑہے مین جو شیر کیواسطے خراسان کے قریب کہودا گیا تہا گر کر ۴۶۵ھ مین مر گیا ؎

قُشیری

ابوالقاسم عبد الکریم بن ہوازن ۳۷۶ھ مین پیدا ہوا علم تفسیر اور حدیث اور اصول اور تصوف اور ادب اور شعر اور کتابت مین یگانہ تہا اسکی تصنیفات بہت سے ہین تفسیر کبیر [illegible]

اعلے درجہ کی تصنیف ہے۔ ۱۲ ربیع الآخر یکشنبہ کے دن صبح کیوقت ۴۶۵ھ میں شہر نیشاپور میں مرگیا

باخرزی

ابوالحسن علی بن حسن بن علی بن ابی الطیب باخرزی شافعی علم ادب اور فقہ و حدیث میں بےنظیر تہا کتاب دمیۃ القصر و عصرۃ اہل العصر تصنیف کی شعر کیطرف اسکا بہت خیال تہا اور شعر کہنے کو بڑا پسند کرتا تہا۔ ماہ ذیقعد ۴۶۷ھ میں فوت ہوا باخرز نیشاپور کے مضافات سے ایک گانو کا نام ہے

واحدی شارح دیوان متنبی

ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن علی بن متویہ الواحدی المتوی اپنے زمانہ کا امام اور علم نحو و تفسیر مین متبحر ہوا ہے ثعلبی سے اسنے علم تحصیل کیا سب لوگ اسکی عمدگی تصانیف کے قایل تہے اور اسکو اپنے مدرسون مین پڑہاتے تہے تفسیر بسیط و سیط اور وجیز اسکی تصنیفات سے ہے ابو حامد غزالی نے تینون اپنی کتابون کے نام اسی سے اخذ کئے اسنے تفسیر شرح اسماء اللہ الحسنیٰ اور کتاب اسباب نزول القرآن اور شرح دیوان متبنی نہایت عمدہ تصنیف کین۔ مدت تک بیمار رہکر ماہ جمادی الآخر ۴۶۸ھ میں شہر نیشاپور میں مرگیا۔ اور واحدی واحد بن الیسرہ بن الدین بن مہرہ کیطرف منسوب ہے ؛

عاصم شاعر

عاصم بغداد مین شاعر عدیم المثل تہا۔ اسنے شیخ ابواسحاق کی مدح مین کئی قصیدے کہے چنانچہ دو شعر اسکے بطور نمونہ کے یہان بہی درج کئے جاتے ہین ؛

ترا لا من الذکاء نحیف جسم　　علیہ من توقدہ دلیل

تو ذکاوت سے اسکا جسم نحیف دیکہتا ہے اور یہہ اُس کے ذہن وقاد کی دلیل ہے ؛

اذا کان الفتی ضخم المعانی　　فلیس یضرہ الجسم النحیل

جب جوان سوئی تازہ معنی والا ہو تو جسم کا لاغر ہونا اوسکو مضر نہین اسنے ابواحمد عبدالوہاب سے فقہ کا علم پڑہا پہر ۴۱۵ھ مین بغداد مین گیا اور وہان ابوالطیب طبری سے بہی پڑہتا رہا اور علم مین

اسقدر مہارت پیدا کی کہ اپنے سب ہمسرون سے بڑہگیا اور اوسکے اکثر شاگرد شہرونمین پہیلے اور مستند الوقت ہوئے - یہہ عالم سنہ ۳۹۳ مین فیروز آباد مین (جو فارس مین ایک شہر ہے) پیدا ہوا اور سنہ ۴۷۶ مین فوت ہوا - اسکے فوت ہونیکے بعد اسکے احباب و تلامذہ مدرسہ نظامیہ مین تعزیت کیواسطے بیٹہے جب تعزیت کے دن پورے ہوئے اور موید الملک بن نظام الملک نے سنا تو نہایت ناراض ہوکر کہنے لگا کہ ایسے فاضل یگانہ کی تعزیت مین مدرسہ ایک سال بند کرنا مناسب تہا اور حکم دیا کہ اب شیخ ابونصر عبد السید بن صباغ اسکی جگہہ مقرر کیا جاوے ؎

ابن ناقیا شاعر

ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن حسن بن داود بن ناقیا ادیب شاعر لغوی بغدادی تہا اسنے کتاب ملح الممالحہ اور کتاب الجمان فی تشبیہات القرآن اور مقالہ ادبیہ اور شرح کتاب الفصیح اور ایک بڑا دیوان اور اور بہت عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین اور اغانی کو ایک جلد مین مختصر کیا ظرافت و شوخی اور ہلیا ک بہی پرلے درجہ کا تہا جب یہہ مرگیا تو غسل دینے والے نے اسکا ہاتہہ بندہا ہوا پایا اور بہت زور سے اوسے کہولکر کیا دیکہتا ہے کہ اوسمین یہہ شعر لکہے تہے ؎

نزلت بجار لا یخیب ضیفہ ॥ ارجی نجاتی من عذاب جہنم
وانی علی خوف من اللہ واثق ॥ بانعامہ فاللہ اکرم منعم

یہہ فاضل ماہ ذیقعدہ سنہ ۴۱۰ مین پیدا ہوا اور یکشنبہ کی رات چوتہی محرم سنہ ۴۸۵ ہجری مین فوت ہوا اور بغداد کے باب الشام مین دفن کیا گیا ؎

قیروانی شاعر

ابو الحسن علی بن عبد الغنی مقری قیروانی شاعر مشہور ہوا ہے - قیروان کے ویران ہونیکے بعد جزیرہ اندلس مین گیا اور وہان درس دیتا رہا اور ایک دیوان عربی مین نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا خلیفہ معتضد کی موت اور معتمد کی خلافت پر قصیدہ کہا جیسا اشعار مین یگانہ تہا ویسا ہی علم قرارت مین بہی بے مثل تہا - یہہ شاعر ابو اسحق حصری مصنف زہر الآداب

کی خالہ کا بیٹا تہا اور جو قصیدہ اسنے خلیفہ معتضد کی مدت اور معتمد کی خلافت مین کہا تہا اسکے دو شعر یہ ہین
ماتت عنا دولکن + بقی الفخر الکریم + فکان المیت حی + غیر ان الفاد میم
اور اسکے ایک مشہور قصیدے کے یہہ شعر ہین +

یا لیل الصب متی غدہ اقیام الساعة موعدہ
رقد السمار فارقہ اسف للبین یردّدہ

اور اس نے امام نافع کی قرآت مین ایک قصیدہ دوسو نو شعر کا کہا ہے یہہ شاعر ۴۸۸ھ مین طنجہ مین فوت ہوا +

مرتضی بن شہرزوری

ابو محمد عبد اللہ بن قاسم بن مظفر بن علی بن قاسم شہرزوری مرتضی کے لقب سے ملقب تہا بغداد مین مدت تک فقہ اور حدیث کا شوق کیا پہر موصل کا قاضی بنایا گیا شعر رایق اور نظم فایق تصنیف کرتا تہا ایک قصیدہ صوفیہ کے طریق پر نہایت فصاحت انگیز اور بلاغت آمیز منظوم کیا جسکے دو شعر مطلع اور حسن مطلع معتربہ یہان درج کیے جاتے ہین +

لمعت نارهم وقد عسعس اللیل وملّ الحادی وحار الدلیل
فتاملتها وفکری من البین علیل ولحظ عینی کلیل

اونکی آگ چمکی اس حال مین کہ رات سیاہ پڑتی تہی اور اونٹ چلانیوالا ملول اور رہنما حیران ہوا مین نے اُس آگ کو فکر کرکے دیکہا اس حال مین کہ میری فکر دوری سے علیل اور میری آنکہہ کا گوشہ ضعیف تہا چند اشعار اسکے نہایت موزون اور مقفے اور پر مذاق ہین یہان فرحت ناظرین کے لیے مع ترجمہ درج کیے جاتے ہین +

بقلبی منکم علق + ودمعی فیهم علق + وعندی منکم حرق + لها الا حشاء تحترق + ونحن بابهم فرق + اذا بقلوبنا الفرق + وما تاکو اسوی رمق + فلیتهم لنا رمقوا + فلا وصل ولا هجر ولا

نوم ولا ارق ولا یاس ولا طمع ولا صبر ولا قلق فلیتهم
وقد قطعوا ولم یبقوا علی نظروا الا فنی فی محبتهم وطیب محبتی
عبق کمثل الشمع یمنع من یدانیه الا فیمحق — ترجمہ میرے بدن میں
اونکے عشق سے بلا علق ہے اور میرے آنسو انکے فراق میں دل کا خون ہے اور میرے
پاس اونکی ہجر سے آگ ہے جس سے سینہ اور رو دیے جلتے ہیں اور ہم اونکے دروازے کے
پاس تیہ ہولناک میں ہیں اور ہمارے دلوں کو اونکی خوف نے گلا دیا ہے اونہوں نے سوا اسکے موت
کہ باقی کچھ چھوڑا کاش اب تو وہ نظر کرتے اب نہ وصل ہے نہ فراق نہ نیند ہے نہ بیداری نہ یاس
ہے نہ طمع نہ صبر ہے نہ بیقراری کاش جب اونہوں نے جدائی اختیار کی اور مجھ پر رحم نا
تو نظر ہی کرتے کیا میں اونکی محبت میں فنا ہوں اور میری محبت کی خوشبو مہکے جس طرح
شمع اپنے ہمنشین کو نفع دیتی ہے اور خود جلتی ہے۔ اکثر اشعار اسی طرز پر ہیں ماہ شعبان
سنہ ۵۶۴ھ میں پیدا ہوا اور ماہ ربیع الاول سنہ ۶۱۱ھ میں موصل میں فوت ہوا ✣

ابن قطاع نحوی

علی بن جعفر بن علی المعروف بابن قطاع علم نحو اور عروض اور ادب اور لغت میں امام
تہا اسنے بہت عمدہ عمدہ کتابیں تصنیف کیں سنہ ۴۳۳ھ میں پیدا ہوا اور مصر میں سنہ ۵۱۵ھ ہجری میں فوت ہوا

فصیحی نحوی

ابو الحسن علی بن ابی زید محمد بن علی نحوی معروف بفصیحی استرابادی نحو عبد القاہر جرجانی
سے حاصل کی اور اوسمین بڑا تبحر پیدا کیا اور یگانہ زمانہ ہوا اور جہان میں بڑی شہرت
حاصل کی پہر بغداد میں آکر مدرسہ نظامیہ کا مدرس رہا۔ ماہ ذی الحجہ سنہ ۵۱۶ھ میں بغداد میں
فوت ہوا۔ استرآباد مازندران کے پاس ایک شہر کا نام ہے ✣

ششتری

ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن صارہ اندلسی ششتری یعنی شاعر مشہور زمانہ اور نظم و نثر میں یگانہ

تھا مگر اسکے علم وفضل کے بموجب اسکا رتبہ نہوا اور افلاس اور تہیدستی کے باعث لوگ اسکو حقیر جانتے تھے ایک دیوان اسنے بہت عمدہ تصنیف کیا آخر ۵۱۱ھ مین مرگیا شنتریں اندلس مین ایک شہر کا نام ہے

بَطَلْیُوسی نحوی

ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن سید بطلیوسی نحوی علم ادب اور لغات مین متبحر تھا شہر بلنسیہ مین مدت تک رہا اور لوگ جوق جوق اس سے مستفید ہوتے رہے۔ بہت حسن التعلیم اور جید التفہیم تھا کئی کتب مفیدہ اسنے تصنیف کین چنانچہ کتاب المثلث جو نہایت عجیب وغریب کتاب ہے اور اوسکے تبحر پر دلالت کرتی ہے دو جلدون مین اسنے تصنیف کی۔ اور کتاب الاقتضاب فی شرح ادب الکتاب اور سقط الزند کی شرح جو مصنف کی شرح سے بہت مفید ہے اور کتاب حروف خمسہ سین اور صاد۔ ضاد۔ اور طا اور ذال کے بیان مین جسمین بہت عجایب وغرایب مسایل درج کیے اور کتاب الخلل اور کتاب التنبیہ اور کتاب شرح موطا اور شرح دیوان متنبی کی اسنے تصنیف کین ۴۴۴ھ مین شہر بطلیوس مین پیدا ہوا اور ۵۲۱ھ مین مرگیا۔ سید بکسر سین گرگ کو کہتے ہین اور عرب مین آدمی کا نام یہی رکھتے ہین +

ابن حَمْدِیس

ابو محمد عبد الجبار بن محمد بن حمدیس صقلی مشہور شاعر تھا ابن بسام نے اسکی بڑی تعریف کی ہے اور اوسکی فصاحت وبلاغت کی بہت داد دی ہے ایک دیوان نہایت عمدہ اسنے تصنیف کیا چنانچہ اسکے معانی نادرہ سے یہہ بھی ایک شعر ہے +

زادت علے کحل العیون تکحلاً　　ویسم نصل السہم وھو قتول

ماہ رمضان ۵۲۷ھ ہجری مین فوت ہوا۔ اور ابن لبانہ شاعر مشہور کی قبر کے پاس دفن کیا گیا۔ صقلی جزیرہ صقلیہ کی طرف منسوب ہے +

عبسی شاعر

ابو الوفا علی بن افلح عبسی جمال الدین اسکا لقب تھا شاعر ظریف قلیل الہجو کثیر الہجا

تھا خلفا اور اونکے علما اور اراکین کی مدح کرتا رہا اور ایک عمدہ دیوان بہی اس نے تصنیف کیا وفات اس کی ۵۳۳ھ مین ہوئی ؁

ابوالحسن مہذب الدین

ابوالحسن علی بن ابی الوفاۃ سعد بن ابی الحسن علی موصلی مہذب الدین لقب شاعر فصیح اور ناظم بلیغ اور امیر بحر بہتا۔ خلفا اور ملوک اور امرا کی مدح کی اور ایک دیوان دو جلدون مین نہایت عمدہ تصنیف کیا۔ ابوالفتح عبدالرحمن بن ابی الغنایم محمد بن احمد شہیانی معروف بابن الاخوۃ بیان کرتا ہے کہ مین نے خواب مین چند شعر سنے اور اونکی تعبیر ہر ایک سے پوچھتا رہا کسی نے مجھے کچھہ نہ بتائی آخر ایک دن میرے گہر ابوالحسن علی شاعر مذکور ضیافت کہانے کے واسطے آیا اوسکے آگے مینے اپنا خواب بیان کیا اوس نے قسم کہائی کہ یہہ شعر میرے ہین اور اونکے ماقبل اور مابعد کے سب اشعار سنا دیے ماہ صفر ۶۴۳ھ مین فوت ہوا ؁

خواجہ عبداللہ ہروی

خواجہ عبداللہ بن ابی منصور محمد انصاری ہروی شیخ الاسلام آپکا لقب تہا اور ابو اسماعیل کنیت تہی دوسری تاریخ ماہ شعبان ۳۹۶ھ کو غروب آفتاب کیوقت شہر قندز مین پیدا ہوئے اور وہین پرورش پاکر جوان ہوئے عالم عامل اور صوفی کامل ادیب اریب تہے صغر سنی مین آپ ایسا عمدہ فصیح و بلیغ شعر کہتے تہے کہ اکابر شعرا زمانہ حیران ہوجاتے تہے آپ فرماتے ہین کہ جب مین چودہ سال کی عمر مین مدرسہ مین تعلیم پاتا تہا تو ایسا عمدہ شعر کہتا تہا کہ میرے ہمسبق حسد کرتے تہے اور میرا یہہ وتیرہ تہا کہ جو لڑکا مجکو کسی مضمون مین کہتا تہا مین فی البدیہہ اوس مضمون مین اسکو عربی مین شعر لکہکر سنا دیتا تہا چنانچہ ایک مرتبہ ایک لڑکے نے جو میرا استاد خواجہ یحیی عمار کے بہائی کا بیٹا تہا ہمدرس تہا اپنے باپ کے آگے جو بڑا فصیح و بلیغ شاعر تہا یہہ تذکرہ کیا اوسنے نہایت متعجب ہوکر لڑکے کو کہا کہ کل جسوقت تو مدرسہ مین جاے تو اوسکو کہنا کہ اس بیت کو عربی مین کہے ؎ روزیکہ بشادی گذرد روز آنست ۔ آن روز دگر

بہ اندیشان است۔ مینے یہہ شعر سنکر فی البدیہہ یہہ کہا ؎

ویوم ماعاش فی مسرۃ — وسائرہ یوم الشفاء عصیب

مینے خواجہ صاحب کو کہا کہ یہہ مصرعہ عربی مین کرو ؏ کہ آب رفتہ باز آید بجوئی۔ انہون فی البدیہہ یہہ شعر کہا۔ ؎ عہدنا الماء وفی نہر فرجوا کما نہ عمواجوع الماء فیہ ؎

آپ سے روایت ہے کہ مدرسہ مین ایک لڑکا ابو احمد نام نہایت حسین خوش ادا تہا ایک شخص نے مجکو کہا کہ اسکی تعریف مین کچہہ کہنا چاہیے مینے اسوقت یہہ شعر کہا ؎

لابی احمد وجہ قمر اللیل غلام ؎ ولہ لحظ غزال یشق القلب سہام ؎

آپ فرماتے ہین کہ مینے ایکمرتبہ خیال کیا کہ مجکو عربی شعر کسقدر یاد ہین پس ستر ہزار سے زیادہ شمار مین آئے۔ آپ سے روایت ہے کہ مجکو شعرائے متقدمین و متاخرین عرب سے مختلف شعر قریب ایک لاکہہ کے یاد ہین۔ علم تفسیر و حدیث مین آپکو کمال تہا اور اکابر محدثین مین سے آپ معدود تہے پانچوین صدی ہجری مین آپکا انتقال ہوا ؎

ابو الحکم مغربی

ابو الحکم عبید اللہ بن مظفر بن عبد اللہ مغربی علم حکمت اور ادب اور طب اور ہندسہ مین بڑا ماہر تہا لیکن ظرافت و تمسخر اسپر غالب تہا بغداد مین لڑکون کو پڑہاتا رہا۔ اور سلطان محمود سلجوقی کے لشکر کے دار الشفا کا مدت تک طبیب رہا ایک کتاب مسمی نہج الوضاعت لاولی الخلاعت اور ایک دیوان اسنے تصنیف کیا یمن مین سنہ ۴۸۶ھ ہجری مین پیدا ہوا اور ۴ ذی القعدہ سنہ ۵۴۹ھ مین فوت ہوا

ابن السوادی

ابو الفرج علا بن علی بن احمد بن عبد اللہ واسطی معروف با بن سوادی کاتب شاعر فاضل ظریف تہا سنہ [illegible] مین پیدا ہوا اور سنہ [illegible] مین شہر واسطہ مین فوت ہوا سوادی سواد عراق کیطرف منسوب ہے

ابو طالب معافری

ابو طالب عبد الجبار بن محمد بن علی معافری مغربی علوم عربیہ اور فنون ادبیہ مین امام وقت

تہا [illegible] بہی اسکا بہت اچہا تہا یہہ دو شعر اسکے ہین ؎

اقسم باللہ علی کل من　　　الم خطی حیث ما الصرہ

ان یدعو الرحمن لی مخلصا　　　بالعفو والتوبۃ والمغفرہ

[illegible]ھ ہجری مین فوت ہوا مُعافری معافر بن یعفر کیطرف جو ایک بڑا قبیلہ ہے منسوب ہے ؎

ابن الخشاب

ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن احمد بن احمد معروف بابن خشاب بغدادی علم ادب نحو تفسیر حدیث مین یگانہ زمانہ تہا شب و روز علم مین مشغول رہتا تہا بہت کم خو اور کم لباس تہا ۵۶۷ھ مین فوت ہوا

عمارۃ الیمنی

ابو محمد عمارہ بن ابو الحسن بن علی بن زیدان بن احمد یمنی نجم الدین اسکا لقب تہا شاعر مشہور ہوا ہے جب ۵۴۹ھ مین مکہ کو حج کیواسطے گیا تو قاسم بن ہاشم بن فلیتہ والی مکہ معظمہ نے اسکو دربار مصریہ مین ایلچی بنا کر بہیجا پس مصر مین ماہ ربیع الاول ۵۵۰ھ مین پہونچا وہان کا والی اون دنون فایز اور وزیر صالح ابن رزیک تہا اسنے ان دونون کی تعریف مین قصیدہ کہا جس سے وہ بڑے خوش ہوئے اور اسکو بہت انعام دیا پہر جب مصریونکی سلطنت جاتی رہی اور سلطان صلاح الدین وہان بادشاہ ہوا تو اسنے سلطان صلاح الدین اور اوسکے ارکین کی مدح مین کئی قصیدے کہے اور ایک فصیح و بلیغ قصیدہ زمانے کی شکایت مین لکہکر ملک مذکور کے پاس بہیجا پہر وہان کے رؤسا سے متفق ہوکر مصریون کی گئی ہوئی سلطنت کے اعادہ پر کمر بستہ ہوا جب صلاح الدین کو یہہ سازش معلوم ہوئی تو اوسنے اسکو مع اور ہوا دار متفقین کے ۵۶۹ھ مین قتل کروا دیا ؎

ابن قصار لغوی

ابو الحسن علی بن عبد الرحیم بن حسن معروف بابن قصار لغوی مہذب الدین اسکا لقب تہا ادبا مشاہیر مین سے ہے شریف ابن شجری اور ابو منصور بن جوالیقی سے اسنے علم ادب پڑہا اور ادسمین کمالیت پیدا کی اور بہت لوگ عراق اور شام اور مصر کے اسسے مستفید ہوئے اسنے کئی

نوجز و ہر دن کے حساب مین آئین مگر ابن خلکان اس روایت کو صحیح نہین کہتا اور حقیقت مین ایسا ہی
معلوم ہوتا ہی اور نیز اوسکی تراشے قلم کے اسقدر تھے کہ اوسنے وصیت کی تھی کہ ان تراشونسے
پانی گرم کرکے مجھے غسل دین اور تصنیفات اسکی قریب دوسو پچاس کے ہین تاریخ مین کتاب
المنتظم تصنیف کی ہے شعر بہت اچھا کہتا تھا چنانچہ جو شعر اوسنے بغداد کے حق مین کہے تھے اونمین ایک شعر یہ ہے

یرون العجیب کلام الغریب   وقول القریب فلا یعجب

یعنی غیر کے کلام کو عجیب سمجھتے ہین اور قریب آدمی کا قول عجیب معلوم نہین ہوتا ایک مرتبہ بغداد مین
اہل سنت و شیعہ کے درمیان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت
کی بابت گفتگو ہوئی دونون نے ابن جوزی کو اپنا منصف مقرر کیا اور اوسکے پاس تحقیق
کرنے کیواسطے گئے وہ وعظ کر رہا تھا اور خلیفہ ناصر لدین اللہ جو مذہب امامیہ کیطرف مائل
تھا وہ بھی اوسکے وعظ مین بیٹھا تھا اسنے عربی مین یہہ جواب دیا من کانت ابنتہ تحتہ
اور کرسی سے اوٹھکر رخصت ہوا اور پھر وہان نہ آیا اہل سنت نے کہا اس سے مراد حضرت
ابوبکر ہین کیونکہ آنحضرت کے گھر اونکی لڑکی بی بی عائشہ تھین اور اہل تشیع نے کہا اسسے مراد حضرت
علی ہے کیونکہ آنحضرت کی لڑکی بی بی فاطمہ زہرا اونکے گھر تھین غرضیکہ ایسا سنجیدہ جواب دیا
کہ جسکی خوبی فی البدیہہ ہی نہین بلکہ اوسکی کمال فضیلت پر دال ہے تقریبا ۵۰۸ھ یا ۵۱۰ھ مین
پیدا ہوا اور جمعہ کی رات بارھوین ماہ رمضان المبارک ۵۹۷ھ مین فوت ہوا - جوزی فرضۃ
الجوز کیطرف منسوب ہے جو ایک مشہور شہر کا نام ہے ؎

شمیم حلی

ابو الحسن علی بن حسن بن عنتر معروف بشمیم حلی ادیب اریب نحوی لغوی شاعر ماہر تھا کئی کتابین
تصنیف کین اور اپنے اشعار کو جمع کرکے ایک کتاب دیوان حماسہ ابو تمام طائی کی طرز پر بنائی
اور اوسکو دس بابون مین مرتب کیا اور اوسکا نام بھی حماسہ رکھا - فاضل جلیل تھا لیکن کسیکو اپنے
جیسا نسمجھتا تھا اور ہر ایک کی عیب چینی کرتا تھا موصل مین ۲۸ ماہ ربیع الآخر ۶۰۱ھ مین فوت ہوا ؎

ابن ساعات شاعر

ابوالحسن علی بن رستم بن ہردوز معروف بابن ساعات بہاءالدین اسکا لقب تہا شاعر مشہور اور سخنور نکتہ پرور تھا ایک دیوان دو جلدون مین نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا اور ایک دیوان مسمی بمقطعات النیل جو لطافت و بلاغت مین اعلی درجہ کا ہے تصنیف کیا جسمین سے یہ شعر ہین +

ولقد نزلت بروضة حزنية ۔ رتعت نواظرنا بها والانفس
فظللت احسب حيث يخلف صاحبي ۔ والمسك من نفحاتها يتنفس
ما الجو الا عنبر والدوح الا جوهر ۔ والروض الا سندس

مین باغ حزنیہ مین داخل ہوا وہان ہماری آنکہین اور جانین چرتی تہین مینے اپنے دوست کے پیچہے رہنے پر تعجب کیا حالانکہ مشک اوس موضع کی نفحات سے ظاہر ہوتی تہی اور ہوا انکا خلاصہ اور درخت جوہر اور باغ سندس تہا اسکی شعر لطایف و بدایع سے مملو ہین پنجشنبہ کے دن ۲۳ ماہ رمضان المبارک سنہ ۶۰۴ھ مین قاہرہ مین فوت ہوا +

ابن خروف نحوی

ابوالحسن علی بن محمد بن علی حضرمی معروف بابن خروف نحوی اندلسی علم عربیت مین فاضل اجل تہا اسکی تصنیفات اسکے کمال علمی پر دال ہے اسنے سیبویہ کی کتاب اور ابوالقاسم زجاجی کی کتاب الجمل کی نہایت عمدہ شرح کی ۔ وفات اسکی سنہ ۶۱۰ھ مین ہوی +

جزولی نحوی

ابوموسی عیسی بن عبدالعزیز بن یللبخت بن عیسی بن یوماریلی جزولی یزدکتنی نحویین امام اجل تہا اسنے ایک مختصر رسالہ نحو مین بنایا اور اوسکا نام قانون رکہا اسطرح کا رسالہ اسکے پہلے کسی نے تصنیف نہین کیا ۔ اگرچہ شارحین نے اس رسالہ کی بہت شرحین کین مگر پہر بہی کسی نے اسکی دقایق اور حقایق کو نہین سمجہا کیونکہ وہ کتاب کل رموز اور اشارات سے بہری ہے اور نحو مین ایک اور کتاب مسمی با مالی تصنیف کی مگر وہ مشہور نہوی ۔ مدت تک جزولی شہر بجایہ مین رہا اور اوسنے لوگونکو پڑہایا پہر مراکش مین آیا اور

مراکش مین ۶۰۳ھ مین فوت ہوا۔ ملبجت اور یوماریلی الفاظ بربری ہین اور جزولہ حبسی کہ [illegible]
بہی کہتے ہین بربر مین ایک بطن کا نام ہے اور یندوکت بطن جزولہ سے ایک فخذ کا نام ہے ؎

عُکبری نحوی شارح دیوان متنبی

ابوالبقا عبد اللہ بن حسین بن ابی البقا عبد اللہ عکبری اصل اور بغدادی مولد صاحب ادیب [illegible]
نابینا تہا ابو محمد بن خشاب وغیرہ علماء وقت سے اسنے علم نحو حاصل کیا اگرچہ علم حدیث اور تاریخ [illegible]
بہی بڑا ماہر تہا لیکن اکثر تصنیفات اسنے نحو مین کین اسنے دیوان متنبی اور کتاب الایضاح مصنفہ
ابی علی فارسی اور کتاب اللمع ابن جنی اور مفصل زمخشری اور مقامات حریری کی شرح کی
اور کتاب اعراب القرآن دو جلد مین اور کتاب اعراب الحدیث اور کتاب اللباب نحو مین اور کتاب [illegible]
شعر الحماسہ وغیرہ تصنیف کین اسکی شہرت ممالک دور و نزدیک تک پہیلی تہی اور بہت لوگ اسکے پاس
نحو اور حساب پڑہنے کیواسطے آتے تہے یکشنبہ کی رات ۸ ربیع الآخر ۶۱۶ھ کو بغداد مین [illegible]
ہوا عکبری عکبر کیطرف منسوب ہے اور عکبرہ بضم عین مہملہ و سکون کاف ایک گانو کا نام ہے [illegible]
سے دس فرسنگ کے فاصلہ ساحل دجلہ پر واقع ہے اور اس سے بہت علماء کرام اور فضلاء عظام پیدا
ہوتے رہے عکبری نے مقامات حریری کی شرح مین لکہا ہے کہ اصحاب رس کی سرزمین مین ایک
پہاڑ دمخ نام سطح زمین سے ایک میل بلند ہے اس مین بہت جانور رہتے تہے عنقا بہی انہین
ایک جانور بزرگ خلقت دراز گردن جسکا چہرہ مثل انسان کے تہا اور حسین ہر حیوان سے [illegible]
مشابہت پائی جاتی تہی اور سب حیوانات سے نہایت حسین تہا [illegible] تہا اور اس پہاڑ پر آکر جانور
کا شکار کرتا تہا ایک وقت بہوک سے عاجز آیا اور کوئی جانور اسے ہاتہ نہ آیا ایک بچہ آدمی کا اٹہا
لیگیا اہل رس نے اپنے پیغمبر حنظلہ بن صفوان کی خدمت مین جاکر فریاد کی اونہون نے [illegible]
حق مین بددعا کی آسمان سے آگ آئی اور اسکو جلا گئی ؎

جلدک شاعر ۔ ابو المظفر عتیق تقی الدین عمر والی حمات بڑا عالم اور شاعر تہا اسی سال [illegible]
۲۸ شعبان ۶۱۷ھ مین قاہرہ فوت ہوا۔ یہہ شعر اسنے ایک لڑکی کی صفت مین جو [illegible] پہنا [illegible]

وفی ہیئتی قد تنوعت ہیئتی ✿ اموت بہا ✿ فی کل یوم وابعث

محیط باشکال الملاحۃ وجہہ ✿ کان بہ ✿ اقلیدسا تتحدث

فعارضہ خط استواء وخالہ ✿ بہ نقطۃ ✿ والصدغ شکل مثلث

ابن اثیر جزری

ابوالحسن علی بن محمد جزری عزالدین آپکا لقب تہا جزیرہ ابن عمر مین پیدا ہوئے اسواسطے اسکطرف منسوب ہوکر جزری مشہور ہوئے عالم فاضل صدر معظم مجمع الفضایل تہے نسب و تاریخ مین آپکو بڑا دخل تہا کتاب الانساب سمعانی کو مختصر کیا اور ایک مشہور تاریخ کامل نام ابتداء پیدایش سے ۶۲۸ھ تک دس جلدین تصنیف کی اور ایک کتاب اسد الغابۃ فی ذکر الصحابۃ صحابہ کرام کے حالات مین چہہ جلد مین لکہی اور اوسمین حتی الوسع تمام صحابہ کا احاطہ کیا ماہ شعبان یا رمضان ۶۳۰ھ مین رحلت کی

ابن الفارض شاعر

ابوالقاسم عمر بن ابی الحسن علی بن مرشد بن علی حموی الاصل مصری المولد معروف بابن فارض بڑے فصیح شاعر تہے اونہون نے ایک دیوان نہایت عمدہ تصنیف کیا اور اکثر شعر طریقہ صوفیہ پر کہتے تہے چنانچہ اونہون نے اسی طرز پر چہہ سو بیت کا قصیدہ تصنیف کیا اور معمے اور چیستان بہی اکثر کہتے تہے معتبر تواریخوں مین لکہا ہے کہ ابن الفارض مرد صالح زاہد پرہیزگار دنیا سے کنارہ کش اور خدا کیطرف متوجہ تہے بہت مدت تک مکہ مین رہے اور حسن معاشرت اور خوش خلقی مین ضرب المثل تہے ایک دن حریری صاحب مقامات کے گہر خلوت مین بیٹہے ہوئے یہہ شعر پڑہ رہے تہے

من ذا الذی ما ساء قط ✦ ومن لہ الحسنی فقط

پس غیب سے ہاتف نے آواز دی

محمد الہادی الذی ✦ علیہ جبریل ہبط

ماہ ذیقعدہ ۵۷۶ھ مین قاہرہ پیدا ہوئے اور سہ شنبہ کے دن ماہ جمادی الاولی ۶۳۲ھ مین فوت ہوئے

شلوبینی نحوی

ابوعلی عمر محمد بن عبد اللہ معروف بشلوبینی فاضل اجل تہا اور نحویون مین اپنے زمانہ کا امام تہا

مقدمہ جزولیہ کی اسنے دو شرحین ایک کبیر اور ایک صغیر شرح کی اور نحو مین کئی ایک کتابین تصنیف کین باوجود اسقدر فضیلت اور کمالیت کے بلاہت اور غفلت اسمین کمال درجہ کی تہی چنانچہ بیان کرتے ہین کہ یہہ شخص ایک مرتبہ نہر کے کنارہ پر بیٹہا ہوا تہا اور اسکے ہاتہہ مین چند اوراق تہے اتفاقاً اسمین سے ایک ورق پانی مین گر کر بہہ گیا اور اسکے ہاتہہ نہ آیا اسنے غصہ مین آکر دوسرا ورق خود پانی مین پہینکدیا - یہہ شخص اشبیلیہ مین ٦٤٥ہجری مین فوت ہوا - اور شلوبین اندلس کے قریب بحر روم کے کنارہ غرناطہ پر ایک بڑی بلند قلعہ کا نام ہے اور بلغت اندلس ہے اسکی معنی ابیض و اشقر کی ہین

ابن حاجب نحوی مصنف کافیہ وشافیہ

ابوعمر عثمان بن عمر بن ابوبکر معروف بابن حاجب جمال الدین اسکا لقب تہا اور اسکا باپ امیر عز الدین موسک صلاحی کا حاجب تہا دمشق مین مدت تک درس دیتا رہا بہت لوگ اسکی پاس استفادہ کیواسطے آتے تہے اور علمون سے علم عربیت اسپر غالب ہوا مالکی مذہب تہا اور اس مذہب مین ایک مختصر رسالہ لکہا اور نحو مین کافیہ اور صرف مین شافیہ جو آجکل پڑہائی جاتی ہین اسکی تصنیف ہین اور اصول فقہ مین بہی ایک کتاب لکہی غرض کل تصانیف اسکی عمدہ اور کمال مفید ہے نحویونسے کئی مسائل مین اسکا اختلاف ہے اور اونپر اکثر اشکالات اور التزامات جنکے جوابات مشکل ہین وارد کئے ذہین و فہیم اعلے درجہ کا تہا وہ اپنے قول عین وعین وعین سے مثل غدویدودد کے مراد رکہتا ہے اور ہر ایک کا اسکا وزن فع ہے کیونکہ غد کا اصل غدو اور ید کا اصل یدی اور دد کا اصل ددن تہا اور مراد لوات ونون ونون سے دوات اور حوت یعنی ماہی اور نون حرف مراد رکہتا ہے یہہ قاہرہ مین آیا اور مدت تک وہان سکونت اختیار کی اور طلبا کو پڑہاتا رہا ابن خلکان کہتا ہے کہ میرے پاس کئی مرتبہ اداے شہادت کیواسطے دار القضا مین آیا اور مین اس سے کئی مشکل مسئلے عربی کے پوچہے جنکا جواب اسنے نہایت ٹہیک دیا پہر اسکندریہ مین گیا اور چند روز وہان رہکر راہی ملک بقا ہوا ولادت اسکی ٥٧٠ھ مین شہر اسنا مین ہوی جو قوصیہ واقع مصر کے مضافات مین سے ہے اور وفات ٢٦ شوال ٦٤٦ھ مین ہوی +

قاضی بیضاوی

عبد اللہ نام اور ناصر الدین لقب مصنف تفسیر انوار التنزیل و آثار التاویل مشہور بہ تفسیر بیضاوی کا ہے علم فصاحت و بلاغت مین یگانہ زمانہ تہا اور سب علموں سے علم ادب و تفسیر اسپر غالب تہا تفسیر بیضاوی مین اکثر فلسفیون کے طور پر امور بیان کرتا ہے وفات اسکی [illegible] مین بیضا مین ہوئی - اور بیضا فارس مین ایک گانو کا نام ہے جسکی طرف منسوب ہوکر بیضاوی مشہور ہوا ہے

ابن العدیم

قاضی القضات نجم الدین ابو القاسم عمر بن کمال الدین عقیلی علم ادب اور شعر اور خط مین کامل تہا اور پارسا اسقدر تہا کہ جبتک قاضی رہا نہ کسی کو دشنام دی اور نہ کسی سایل کو خالی واپس کیا وفات اسکی [illegible] مین ہوئی

اتقانی

امیر کاتب عمید بن امیر غازی قوام الدین اسکا لقب تہا اور ابو حنیفہ کنیت تہی قصبہ اتقان [illegible] مین ماہ شوال [illegible] مین پیدا ہوا علم فقہ اور لغت اور ادب مین بڑا ماہر تہا منتخب حسامی اور ہدایہ کی [illegible] لکہی اور بغداد مین آکر امام ابو حنیفہ کے مشہد مین مدرس رہا بڑا خود پسند اور [illegible] حسامی کی شرح تبیین کے آخر مین لکہتا ہے کہ اگر اسلاف میرے وقت مین زندہ ہوتے تو [illegible] سے امام ابو حنیفہ مجکو اجتہدت اور قاضی ابو یوسف ناہ لیبان او قدت اور امام محمد احسنت اور زفر اتقنت اور حسن امعنت اور ابو حفص انعمت فی ما نظرت اور ابو منصور حققت اور طحاوی صدقت اور کرخی بورک فی ما نطقت اور جصاص احکمت اور ابو زید اصبت اور شمس الایمہ وجدت ما طلبت اور فخر الاسلام فہمت اور نجم الدین نسفی لجہت اور صاحب ہدایہ باغواص البحر غصت اور صاحب محیط فقت فیما اعلنت وما اسررت اور متنبی شاعر انت من [illegible] کے خطاب سے مخاطب کرتے ان باتون کے علاوہ اسکی اور تصنیفات بہی تعصب و خود ستائی سے مملو ہے - ۱۱ - ماہ شوال [illegible] مین فوت ہوا ۞

امام یافعی صاحب تاریخ یافعی

ابو السعادات عفیف الدین عبد اللہ بن اسعد یافعی یمنی اکثر مدت حرمین شریفین مین رہے تصنیفات انکی بکثرت ہین لیکن سب سے زیادہ مشہور تاریخ مرآت الجنان وعبرۃ الیقظان فی معرفۃ حوادث الزمان والمکان اور کتاب روضۃ الریاحین فی حکایات الصالحین اور کتاب در النظیم فی فضائل القرآن العظیم ونشر المجالس ہے علم ادب اور شعر مین کمال مہارت رکھتے تھے تاریخ مرآت الجنان جو تاریخ یافعی کے نام سے مشہور ہے آپنے اسکی ترتیب ساتون صدی تک رکھی ہے اور وفات آپکی اکیسوین جمادی الآخر یوم شنبہ ۷۶۸ھ مین ہوئی اور مکہ معظمہ مین خواجہ فضیل عیاض کے مقبرہ مین مدفون ہوئے ۞

قاضی عبد المقتدر

بن قاضی رکن الدین شریحی کندی فقیہ ادیب تھے علم فصاحت وبلاغت مین آپکو کمال تھا خلیفہ شیخ نصیر الدین محمود کے خلیفہ اور قاضی شہاب الدین مصنف تفسیر بحر مواج کے استاد ہین قصاید اور غزلیات آپکی جریر اور فرزدق کے قصائد پر فوقیت رکھتے ہین آپنے جو قصیدہ لامیہ العجم کے مقابلہ مین لکھا ہے وہ آپکی کمال فصاحت پر دلالت کرتا ہے چنانچہ اوس قصیدہ کے دو چار شعر یہان بھی درج کیے جاتے ہین ۞

یا سایق الظعن فی الاسحار والاصل	سلم علی دارسلمی فابک ثم سل
عن الظباء التی من دابہا ابدا	صید الاسود بحسن الدل والکحل
من نور وجنتہا من حسن غرتہا	من طیب طرتہا من اطرافہا الثمل
الشمس فی السقف والبدر فی کلف	والمسک فی شعفۃ الدر فی الخجل

آخر اس قصیدہ کے مین آنحضرت صلعم کی نعت کی طرف رجوع کرتے ہین ۞

محمد خیر خلق اللہ قاطبۃ	ہو الذی جل عن مثل وعن مثل
[illegible]	لہ العطایا [illegible]

اور افادہ طلبا میں مشغول رہتے تھے پہلے آپ شیخ نصیر الدین محمود دہلوی سے مباحثہ کرتے
رہے پھر آخر انکے معتقد ہوکر درجہ خلافت کا پہونچے ۲۲ محرم ۸۲۰ھ میں ۹۰ برس کا ہوکر
فوت ہوئے اور مزار آپکی دہلی میں خواجہ قطب الدین کی مزار کے پاس حوض شمسی کی جنوب کیطرف ہے

سید شریف

آپکا نام علی بن محمد بن علی ہے اور سید شریف اور سید سند جرجانی کے لقب سے مشہور ہیں
آپکی ذات کو قدرت نے جامع الکمالات پیدا کیا علم صرف۔ نحو۔ منطق۔ اصول۔ فقہ۔ حدیث
معانی۔ بیان۔ بدیع۔ مناظرہ۔ فلسفہ وغیرہ میں آپ یگانہ تھے حدسنی میں خدا تعالیٰ نے
آپکو ایسا ملکہ عطا فرمایا کہ آپنے وافیہ شرح کافیہ پر تعلیقات لکھی۔ اور صرف میر۔ نحو میر
صغری کبری۔ میر ایساغوجی۔ تفسیر زہراوین۔ شریفی شرح سراجی۔ شریفیہ شرح مواقف
شرح مفتاح۔ شرح تذکرہ طوسی۔ شرح چغمینی۔ شرح کافیہ۔ حاشیہ بیضاوی۔ حاشیہ
مشکوٰۃ۔ حاشیہ خلاصہ طیبی در علم اصول حدیث۔ حاشیہ عوارف۔ حاشیہ ہدایہ۔ حاشیہ تجرید
حاشیہ مطالع۔ حاشیہ شرح شمسیہ المعروف بہ میر قطبی۔ حاشیہ مطول و مختصر۔ حاشیہ شرح
طوالع۔ حاشیہ شرح ہدایۃ الحکمۃ۔ حاشیہ شرح حکمۃ العین۔ حاشیہ شرح حکمۃ الاشراق
حاشیہ تلویح۔ حاشیہ توضیح۔ حاشیہ شرح الفرائض۔ حاشیہ کافیہ۔ حاشیہ متوسط۔ حاشیہ تجرید۔ حاشیہ شرح
حواشی قدیمہ۔ حاشیہ شرح الاشارات طوسی۔ حاشیہ تلویح و توضیح۔ حاشیہ نصاب
فی لغۃ العجم۔ حاشیہ شرح العضد للمختصر۔ حاشیہ تحریر اقلیدس۔ حاشیہ قصیدہ کعب بن زہیر
وغیرہ کتابیں آپکی تصنیف ہیں۔ کہتے ہیں کہ میر صاحب نے علم تصوف علاؤ الدین عطار بخاری
سے جو کہ خواجہ بہاؤ الدین نقشبند کے بڑے خلیفہ تھے حاصل کیا تھا اور اس علم میں بھی ایک
رسالہ تصنیف کیا۔ روایت کرتے ہیں کہ آپ مولانا قطب الدین محمد رازی کے پاس ہرات میں
شرح شمسیہ اور شرح مطالع پڑھنے کیواسطے گئے تھے اسوقت وہ بہت ضعیف تھا اور وہ نہ سکے
اور وہ آنکھ سے بھی معذور تھے پس انہوں نے مبارکشاہ کیطرف مصر میں بھیجا اور انکو ایک نوجوان ذکی فہیم پایا

منطق مین انکی طبیعت تیز دیکہی اور اینے قوی مین ضعف کے آثار پاے پس شاگرد مبارک شاہ منطقی کے پاس جو اُس کا غلام تہا اور اسنے اسکو پرورش کیا اور علم پڑہایا تہا مصر مین بہیجا راستہ مین آپنے جمال الدین محمد ابن محمد اقسرائی شارح موجز کا شہرہ سنا اور قرمان مین اُسکے ملنے کیواسطے گئے جب وہان پہونچے اور اُنکی شرح جو اسنے ایضاح خطیب قزوینی پر لکہی تہی دیکہی تو بہت ناخوش ہوئی وہان کے طلبا نے آپسے کہا کہ آپ اونکی پاس جا کر اُنکی تقریر سے اُمید ہے کہ آپکو پسند آویگی کیونکہ اُنکی تقریر تحریر سے بہت عمدہ ہے۔ یہہ سنکر آپ وہان گئے جس روز وہان پہونچے تہے اوسیروز اوسکا انتقال ہوا تہا۔ پہر آپنے مبارک شاہ کی پاس جاکر دونو کتابین پڑہین حبیب السیر مین لکہا ہے کہ ۷۷۹ مین جب شاہ شجاع الدین بن مظفر قصر زرد مین مقیم تہا تو سید شریف نے اُسکی ملازمت کا ارادہ کیا اور سپاہیانہ لباس پہنکر سعد الدین مسعود تفتازانی کے پاس جو سلطان مذکور کے دربار مین آیا جایا کرتے تہے تشریف لیگئے اور التجا کی کہ مین غریب مرد تیر انداز ہون مین چاہتا ہون کہ آپ کسیطرح میری ملاقات بادشاہ سے کروا دین تفتازانی یہہ بات سنکر سوار ہوتے اور میر صاحب اونکے ہمراہ پیادہ گئے تفتازانی انکو دروازہ کے باہر کہڑا کرکے آپ اندر بادشاہ کے پاس گئے اور آپکے اوصاف بیان کئے بادشاہ نے میر صاحب کو اندر بلواکر پوچہا کہ مجہے اپنا کمال تیر اندازی مین دکہائیے سید صاحب نے ایک جزو اعتراضات کی اپنی تصنیف کی ہوئی پیش کی اور کہا کہ یہہ میرا تیر ہے بادشاہ نے وہ ملاحظہ فرماکر آپکی بڑی تعظیم کی اور اپنے ساتہہ شیراز مین لیگیا اور تدریس دار الشفا کی عطا فرمائی آپ وہان دس سال رہے انتہی پہر جسوقت تیمور نے شیراز پر تاخت کی اور وہان کے اعیان اور افاضل کو قید کیا تو وزیر کے کہنے پر سید صاحب کو رہائی دی اور اپنے ساتہہ ماوراء النہر مین لیگیا آپ مدت تک سمرقند مین مدرس رہے اُسوقت سعد الدین تفتازانی تیمور کے مجالس کا صدر رہتا تہا لیکن تیمور میر صاحب کو تفتازانی پر ترجیح دیتا تہا اور کہتا تہا کہ اگر یہہ فرض کرین کہ یہہ دونو علم مین برابر ہین تو بہی میر صاحب شریف النسب ہین اسبات سے میر صاحب کو ترجیح ہے

ہوگئی اور اُنہون نے تفتازانی سے تفسیر کشاف کی اس آیت اولٰئک علیٰ ہدًی من ربہم
کی تفسیر مین درباب اجتماع استعارہ تبعیہ اور تمثیلہ کر سنہ ۷۹۱ھ مین مباحثہ کیا اور نعمان الدین
خوارزمی معتزلی دونو کیطرف سے منصف ہوئی انہون نے میر صاحب کی رای کو ترجیح دی پس
خواص و عام مین میر صاحب کا غلبہ مشہور ہوا جسکے باعث تفتازانی غمگین ہوئے اور تہوڑی مدت
زندہ رہکر پیر کے دن ۲۲ محرم سنہ ۷۹۲ھ مین فوت ہوئے اور سرخس مین اونکی لاش کو لیگئی۔ کہتی ہین
کہ بحث سے پہلے میر صاحب تفتازانی کی کتابونکو مطالعہ کرتے اور اونسے فایدہ حاصل کرتے تہی
لیکن مباحثہ کے بعد اونکی تزییف اور تضعیف کے درپے ہوئے۔ ولادت آپکی ۲۲۔ شعبان
سنہ ۷۴۰ھ مین ہوی۔ اور بدہ کے دن ۶۔ ربیع الاول سنہ ۸۱۶ھ ہجریکو شہر شیراز مین فوت ہوی

ابن خَلْدُوْن

قاضی القضات ولی الدین عبد الرحمٰن محمد بن خلدون حضرمی عالم ماہر و فاضل متبحر ادیب اریب
اور فطن لبیب تہا ہر ایک علم و فن مین کامل دستگاہ رکہتا تہا۔ اسنے ایک تاریخ بسیط جو ابن خلدون
کے نام سی مشہور ہے تصنیف کی اس کتاب مین علاوہ تاریخ سلاطین و امم ماضیہ کے ہر ایک علم
و فن و صناعت کی ماہیت بیان کی گئی ہے چنانچہ ایک فصل جو اسنے اصناف علوم مین لکہا ہے
اسمین علم تفسیر۔ قرأت۔ حدیث۔ فقہ۔ فرایض۔ اصول فقہ۔ جدل۔ خلافیات۔ کلام۔ تصوف
تعبیر خواب۔ حساب۔ جبر و مقابلہ۔ اقلیدس۔ ہیئت۔ منطق۔ طبعیات۔ طب۔ الہیات۔ سحر و طلسمات
اسرار الحروف۔ سیمیا۔ کیمیا۔ ہیمیا۔ لیمیا۔ طب روحانی مطالع الشعاعات کا بیان ہے اور
اس کتاب کے کسی فصل مین صناعت شعراء کسی مین وجوہ استحصال معاش اور کسی مین فلاحت
خیاطت۔ کتابت۔ غنا۔ وراقت۔ تولید۔ تجارت وغیرہ کا بیان ہے اور یہہ سب امور مذکورہ
سوائے نکات و وقایق علم تاریخ کے ہین تاریخ کیا بلکہ جو کچہہ رعایا اور بادشاہ اور ارا کین کی
منفعت کی باتین ہین سب ویسکی مختلف فصلونمین بیان آ گئی ہین چنانچہ ایک فصل دولت
او ملک اور خلافت اور مراتب سلطانیہ اور اونکی قواعد کے بیان مین ہے۔ چونکہ اس مختصر کتاب

ہین اوسکا مجمل ذکر بہی بیان نہین ہو سکتا اسلیئے اُس کے مصنف کا کچہ تذکرہ لکہا جاتا ہے۔ مورخ
کرتے ہین کہ جب تیمور بادشاہ نے ملک ناصر والی مصر و قاہرہ کو قتل کیا اوسکے ارکین اور
اعیان دولت اور وہان کے علماء و فضلاء کو اپنے دربار مین بلا کر اونکی ضیافت کی ابن خلدون
بہی انکے ساتہ مغربی طرز و وضع کا لباس پہنے ہوئے آیا اہل مجلس سے بعض آدمی خوشی کے
کہانا کہا چکے اور اکثر تیمور کو پادشاہ سمجہکر کہانا کہانے مین تامل کرتے تہے تیمور ان سب
کیطرف غور سے دیکہتا تہا جب اسکی نظر ابن خلدون پر پڑی حیران ہوکر کہنے لگا کہ یہ شخص
یہان کا باشندہ معلوم نہین ہوتا۔ ابن خلدون نے یہہ بات سنکر کہا کہ مولانا میرے بہت سے بادشاہان
عظیم الشان کی ملاقات کی اور اونسے عزت و افتخار حاصل کیا اور اکثر دور دراز ممالک و امصار مین
بطور سیر و سیاحت کے گیا اور وہان کے امراؤ و علماء سے ملا اور مینے اپنی تاریخ دانی سے
سلاطین و امراء عالیہ کا نام تازہ کیا۔ مین تاریخ مین خوب واقفیت رکہتا ہون اگر آپ نے
امتحان کرنا ہو تو بے شک کر لین اور آپکے طعام کہانے مین صرف سیری شکم نہین بلکہ عزت
و افتخار بہی ہے۔ تیمور یہہ باتین سنکر بہت خوش ہوا اور اوسکی بڑی تعظیم و تکریم کی اور دوسرے
علماء و اعیان سے جو کبیدہ خاطر معلوم ہوتے تہے سختی سے پیش آیا چند مدت ابن خلدون
بادشاہ کے پاس رہا اور بہت قرب حاصل کیا بادشاہ اس سے اخبارات ملوک و امم کے سنکر
بہت خوش ہوتا تہا اور لوگون کو کہتا تہا کہ یہہ امام اجل ہے اسکی پیروی کرو۔ پس اس
فاضل نے ایکروز بادشاہ کو اپنی تاریخ سنا کر بہت خوش کیا اور مصر سے اوس تاریخ اور اپنے
اہل و عیال کے لانے کیواسطے اجازت مانگی۔ بادشاہ نے بعد مشکل اسکو اجازت دی پہر یہہ مشہور
صفد کیطرف گیا اور وہان سے واپس نہ آیا ؀

فاضل سیالکوٹی

مولانا عبد الحکیم بن شیخ شمس الدین علوم عقلیہ و نقلیہ مین یگانہ زمان اور یگانہ دوران ہوئے ہین
جہانگیر اور شاہجہان بادشاہ کے یہان آپکی بڑی عزت و قدر و منزلت تہی اور شہزادونکے آپ استاد تہے

مدت تک لاہور مین آپ درس دیتے رہے اور فاضل لاہوری کے لقب سے ملقب ہوئے
[illegible] منطق مین انکے قال وقیل رہے چنانچہ حمد اللہ شارح سلم انکے قول کو قال
الفاضل اللاہوری کرکے بیان کرتا ہے تصنیفات آپکی بڑی مفید ہے اور اہل علم بہت
پسند کرتے ہین چنانچہ آپنے جو خیالی کا حاشیہ لکھا ہے اوس کے حق مین کسی نے شعر کہا ہے

؎ خیالات خیالی بس عظیم است * سراے حل او عبد الحکیم است - اور تفسیر بیضاوی اور
مدارک پر حاشیہ اور عبد الغفور کا تکملہ نہایت عمدہ اپنے لکھا ہے ماسوا اسکے اکثر منطق کی
کتابون کی شرح اور حواشی آپکے ہین فارسی مین اپنے حضرت سید ابو محمد عبد القادر محی الدین
جیلانی کی کتاب غُنْیَۃُ الطالبین کا ترجمہ کیا ہے شیخ احمد مجدد سرہندی کو آپ ہی نے
مجدد الف ثانی کا لقب دیا اور شیخ صاحب نے مولانا کو آفتاب پنجاب کے خطاب سے ملقب
کیا ۱۰۶۷ھ مین آپ کا انتقال ہوا ؎

سید عبد الجلیل بلگرامی

سید عبد الجلیل بن سید احمد حسینی واسطی بلگرامی ۱۰۷۱ھ مین شہر بلگرام مین پیدا ہوئے
اور وہان ہی پرورش پائی اور اساتذہ کرام سے علم تحصیل کرکے فاضل اجل ہوئے
علوم عقلیہ و نقلیہ مین اُستاد وقت تھے عربی اور ترکی اور فارسی اور ہندی نہایت
طلاقت زبان سے بولتے تھے اورنگزیب عالمگیر بادشاہ کے وقت انکی بڑی قدر و
منزلت ہوئی عربی مین شعر فصیح و بلیغ کہتے تھے آپنے ۱۱۳۸ھ مین وفات پائی ؎

حرف الغین

غیلان بن سلمہ

غیلان بن سلمہ ثقفی شہر طایف کی فتح کے بعد اسلام لایا اسکے گھر مین دس عورتین تھین آنحضرت
نے فرمایا کہ انکی کو جو چار رکھ لے یہہ شخص بنی ثقیف کے قبیلہ سے تھا [illegible]
ہوئے شعر کہتا تھا [illegible] طبقہ دوم کے اخیر عہد مین فوت ہوا ؎

ذوالرمّہ شاعر

ابوالحرث غیلان بن عقبہ بن بہیس بن مسعود بن حارثہ بن عمرو بن ربیعہ بن ساعدہ
بن کعب بن عوف بن ربیعہ بن ملکان بن عدی بن عبدمنات بن ادبن طابخہ بن الیاس بن
مضر بن نزار بن معد بن عدنان ذوالرمہ لقب شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان ہوا ہے ایکدن
شہر ابل کے بازار مین شعر پڑہ رہا تہا کہ فرزدق شاعر وہان آکر کہڑا ہوا اور شعر سنا رہا ذوالرمہ
نے کہا اے ابوالفراس (یہہ فرزدق کی کنیت ہے) یہہ شعر جو تونے سنے ہین کیسے ہین اسنے
کہا بہت اچہے اور قابل تحسین وآفرین ہین - ذوالرمہ عشاق مشہورین عرب سے ہوا ہے اور
اوسکی معشوقہ کا نام میّہ بنت مقاتل بن طلبہ بن قیس بن عاصم منقری ہے - قیس بن
عاصم وہ شخص ہے جو آنحضرت کیخدمت مین قبیلہ بنی تمیم کے ہمراہ حاضر ہوا حضرت نے اوسکی
بڑی عزت کی اور زبان مبارک سے فرمایا - انت سید اہل الوبر - ابوعبیدہ بکری کہتا ہے کہ میّہ
بنت عاصم بن طلبہ بن قیس بن عاصم ہے - ذوالرمہ اپنے شعرون مین اکثر اسکے نام کی تشبیب
کرتا ہے کہتے ہین کہ ذوالرمہ نے میّہ کے چہرے کو کبہی نہ دیکہا تہا ایکروز میّہ برقع مین ذوالرمہ
سے ملی اور اسنے چاہا کہ میّہ کا چہرہ دیکہون اسلیے چند شعر کہے جنکے سننے سے میّہ نے اپنے
چہرہ سے برقعہ اوٹہا دیا اور اوسمین سے نہایت حسین مثل چودہوین رات کے چاند کے
ظاہر ہوئی پہر ذوالرمہ نے چند اور شعر کہے جنکو سنتے ہی میّہ نے بالکل کپڑے اوتار دیے
اور برہنہ ہوگئی ذوالرمہ نے وصال چاہا - مگر میّہ نے کہا کہ تو وصال کے پہلے موت کا مزہ چکہہ
لیگا - یعنی اگر یہہ بات ظاہر ہوگئی تو میری قوم کے لوگ تجکو مار ڈالین گے - ذوالرمہ اکثر خرقاء
سے (جو عرب مین ایک حسین عورت قبیلہ بنی البکاء بن عامر بن صعصعہ سے تہی) ابہی تشبیب کرتا
رہا ہے - اور خرقاء پر اسکے عشق کی یہہ وجہہ تہی کہ یہہ ایکدفعہ جنگل مین جارہا تہا اور خرقاء
خیمہ سے باہر کہڑی تہی ذوالرمہ اسکو دیکہتے ہی عاشق ہوا اور اپنی مطہرہ کو پہاڑ کر خرقاء کے
پاس گیا اور کہنے لگا کہ مین مسافر ہون اور میرا مطہرہ پہٹ گیا تو اسے درست کردی اوسنے کہا مجہے

درست کرنا نہین آتا کیونکہ مین کام کرنا نہین جانتی اور مین خرقا ہون خرقا اوس عورت
کو کہتے ہین جو بے ہنری کے سبب کوئی کام نکرے بلکہ اپنے قبیلہ پر حکم کرے آخر الامر ذوالرمہ خرقا سے اسطرح
باتین کر کے محظوظ ہوا۔ ذوالرمہ کے تین بھائی تھے ہشام اوفی مسعود پہلے اوفی مرگیا۔ پھر
ذوالرمہ مسعود نے ان دونون کا مرثیہ کہا کذا ذکرہ ابن قتیبہ مگر حماسہ کے باب المراثی مین
اسکے برخلاف مذکور ہوا۔ ابو عبیدہ کہتا ہے کہ ابتدا شعر کا امرء القیس سے اور انتہا ذوالرمہ پر ہوئی ذوالرمہ ۱۱۷ھ مین مرگیا

غیاث الدین مصنف حبیب السیر

غیاث الدین بن ہمام الدین شیرازی الاصل سرقند مولد علم فصاحت و بلاغت اور نظم و نثر
مین اپنے ہمسرون سے فائق تھا اور تواریخ علما اور کبرا کی اسکو بہی منضبط تھی چنانچہ خلاصۃ
الاخبار اور اخبار الاخیار اور مکارم الاخلاق اور ماثر الملوک اور دستور الوزرا وغیرہ کتابین
تصنیف کین اور تاریخ حبیب السیر کی تصنیف ۹۲۷ھ مین شروع کی اور ماہ شوال سنہ ۹۳۳ھ مین ہرات
سے قندہار مین آیا پھر سنہ ۹۳۴ھ مین ہندوستان کیطرف گیا اور دارالخلافت آگرہ مین ۴ محرم
سنہ ۹۳۵ھ مین داخل ہوا اور ظہیر الدین بابر بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا اوسنے اس کی
بڑی تعظیم و تکریم کی اور وہان سے اسکو بڑا فائدہ حاصل ہوا سنہ ۹۴۲ھ مین فوت ہوا اور اپنی
وصیت کے موجب اسکی نعش کو دہلی مین لیجا کر خواجہ نظام الدین کے مقبرہ مین دفن کیا
حبیب السیر کو اسنے خواجہ حبیب اللہ شاہ اسماعیل بن حیدر صفوی کے مصاحب کیلئے تصنیف کیا

حسان الہند

غلام علی آزاد بن سید نوح حسینی بلگرامی ۲۵ ماہ صفر روز یکشنبہ سنہ ۱۱۱۶ھ مین پیدا ہوئے
کتب درسیہ میر طفیل محمد اور کتب لغت و حدیث و تفسیر و ادب میر عبدالجلیل صاحب سے جو نانا ہین پڑہین دنیا کیطرف
بڑے کم راغب تھے چنانچہ جب نظام الملک رئیس حیدرآباد ہوا آپکا شاگرد تھا بعد وفات اپنے باپ کے
مسند ریاست پر بیٹھا تو مولوی صاحب سے مدعی ہوا کہ اب آپ جو منصب چاہین وہ خدا کے فضل سے
حاصل ہے اونہون نے فرمایا کہ مین آزاد ہون اور مخلوق کا بندہ نہین ہون آپکو کتاب خزانہ عامرہ

اهل العلم والحکم دلوم اهل الطلاح - یہہ ادیب شاعر فلسفی سنہ ہجری مین فوت ہوا - لکھتے ہین کہ اکبر بادشاہ اس کی عیادت کے واسطے اس کے مکان پر آیا کرتا تھا اور اخیر وقت مین اس کے پاس موجود تھا +

مولانا فضل حق صاحب

مولوی فضل حق بن مولوی فضل امام خیرآبادی عالم اجل اور فاضل بے بدل حاوی فروع واصول وجامع معقول ومنقول تھے علوم عقلیہ مین انکا سلسلہ ملا نظام الدین والد بحر العلوم عبد العلی تک پہونچتا ہے اور علوم نقلیہ آپنے مولوی شاہ عبد القادر صاحب دہلوی سے حاصل کیئے اساتذہ وقت آپکی شاگردی کو فخر جانتے تے مولوی فیض الحسن صاحب سہارنپوری جو یگانہ زمانہ ہین اور علم ادب مین اپنی نظیر نہین رکھتے آپکی تصنیف سے کئی قصیدے عربی و فارسی اور اردو اور کتاب شواہد التفسیر حل ابیات بیضاوی اور تعلیقات جلالین اور شرح مشکوات المصابیح اور شرح حماسہ اور شرح سبعہ معلقہ اور شرح حدیث ام زرع مسمی بہ تحفہ صدیقیہ اور مثنوی چشمہ فیض در وصف بعض فارسی مین اور مثنوی صبح عید اردو مین ہے وہ بھی آپکے شاگرد ہین جنکے ذریعہ سے بندہ راقم الحروف بھی مولانا صاحب مرحوم کا فیضیاب اور زلہ ربا رہے - مولانا کو علم فلسفہ اور ادب مین ید طولی تہا افق المبین کی کسیقدر شرح اور قاضی مبارک کا حاشیہ آپکی تصنیف ہے اور علم حکمت مین ہدیہ سعیدیہ جو نہایت عجیب وغریب اور مفید کتاب ہے آپنے واسطے سہولت طلبا کے تصنیف فرمائی قصاید عربی آپکے امراء القیس ور لبید کے قصاید پر فوقیت رکھتے ہین نظم ونثر مین آپکو اسقدر مہارت تھی کہ بلا مبالغہ شاید سلف وخلف مین چند آدمی آپکے ہم پلہ ہوے ہون گے انکی اشعار شعراء زمانہ جاہلیت کی طرح پر ہین چنانچہ آپکے ایک قصیدہ کے یہہ دو شعر ہین +

کلومی فی حشا العاجی کلوم ‏ ‏ ‏ نوافذ ما لہا منہا التیام

جوارح قطعت منها قلوب ‏ ‏ ‏ الاعادی لاجوارحہم وهام

اور مولوی محمد اسمعیل صاحب دہلوی سے جو غیر مقلدون کے امام تھے تقلید وغیرہ کی بابت بڑے مباحثے ہوتے رہے
دہلی میں آپ عہدہ جلیلہ اور منصب عظیمہ پر مقرر رہے اور سرکار انگلشیہ کی قید مین جزیرہ انڈمان مین جس کو
کالا پانی کہتے ہین جاکر سنہ ۱۲۸۰ مین فوت ہوئے — ولادت آپکی سنہ ۱۲۱۲ مین ہوئی تہی ✤

حرف القاف

قُتیلہ شاعرہ

قتیلہ بنت نُضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار شاعرہ مخضرمہ صحابیہ ہے
اسکے باپ نضر کو حضرت علیؓ نے جنگ بدر مین آنحضرتؐ کے حکم سے قتل کیا تہا اور اسنے اپنے باپ کا
مرثیہ کہا تہا جسکے چند شعر یہان لکہے جاتے ہین ✤

امحمدٌ ولانت ضنو نجیبة ⁂ من قومها والفحل فحلٌ مُعرقُ

اے محمد آپ ایسی عورت قوم کی بزرگ کے بیٹے ہین اور آپ بڑے جوانمرد گرامی نژاد ہین ✤

ما کان ضرک لو مننت وربما ⁂ منّ الفتی وهو المغیظ المُحنقُ

کونسی چیز آپکو ضرر دیتی اگر آپ احسان کرتے کیونکہ بسا اوقات جوانمرد غصہ اور طیش کی حالت مین
احسان کرتا ہے قُتیلہ نے یہہ بات کہی تہی کیونکہ اسی روز آنحضرت نے ابوعزہ جمحی شاعر کو رہا کیا تہا ✤

والنضر اقرب من اصبت وسیلةً ⁂ واحقهم ان کان عتقٌ یعتقُ

اور نضر اُن سب سے جو جنگ بدر مین آپکے پاس قید کرکے لائے گئے تہے آپکا بڑا رشتہ دار تہا
اور اگر آزادی دیجاتی تو وہ سب سے زیادہ تر مستحق تہا۔ لکہتے ہین کہ آنحضرتؐ یہہ شعر سنکر اسقدر
روئے کہ آپکی ریش مبارک بہی تر ہو گئی اور آپنے فرمایا کہ اگر مین پہلے یہہ شعر سن لیتا تو کبہی اُسکو
قتل نکرواتا کذا فی اسد الغابة ✤

مجنون عامری عاشق لیلی

قیس بن ملوح بن مزاحم بن عدس بن ربیعہ بن جعدہ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ
عامری عقیلی المعروف بمجنون عامری یہہ شخص رئیس العاشقین اور قدوہ شعرائے متقدمین تہا و القیہ

اهل العلم والحکم و لوم اهل الطلاح - یہہ ادیب شاعر فلسفی سنہ ہجری
مین فوت ہوا - لکھتے ہین کہ اکبر بادشاہ اس کی عیادت کے واسطے اس کے مکان پر
آیا کرتا تھا اور اخیر وقت مین اس کے پاس موجود تھا +

مولانا فضل حق صاحب

مولوی فضل حق بن مولوی فضل امام خیرآبادی عالم اجل اور فاضل بے بدل
حاوی فروع واصول وجامع معقول ومنقول تھے علوم عقلیہ مین انکا سلسلہ ملا نظام الدین والد
بحر العلوم عبد العلی تک پہونچتا ہے اور علوم نقلیہ آپنے مولوی شاہ عبد القادر صاحب دہلوی
سے حاصل کئے اساتذہ وقت آپکی شاگردی کو فخر جانتے تھے مولوی فیض الحسن صاحب سہارنپوری
جو یگانۂ زمانہ ہین اور علم ادب مین اپنی نظیر نہین رکھتے اور آپکی تصنیف سے کئی قصیدے عربی و
فارسی اور اردو اور کتاب شواہد التفسیر حل آیات بیضاوی اور تعلیقات جلالین اور
شرح مشکوات المصابیح اور شرح حماسہ اور شرح سبعہ معلقہ اور شرح حدیث ام
زرع مسمی بہ تحفہ صدیقیہ اور مثنوی چشمۂ فیض در وصف نعت فارسی مین اور مثنوی صبح عید
اردو مین ہے وہ بھی آپکے شاگردون مین ہین جنکے ذریعہ سے بندہ راقم الحروف بھی مولانا صاحب
مرحوم کا فیضیاب اور [illegible] رہا ہے - مولانا کو علم فلسفہ اور ادب مین ید طولی تھا افق المبین کی
کسی قدر شرح اور قاضی مبارک کا حاشیہ آپکی تصنیف ہے اور علم حکمت مین ہدیہ سعدیہ جو نہایت
عجیب وغریب اور مفید کتاب ہے آپ نے واسطے سہولت طلبا کے تصنیف فرمائی قصاید عربی
آپکے امرء القیس اور لبید کے قصاید پر فوقیت رکھتے ہین نظم ونثر مین آپکو اسقدر مہارت تھی
کہ بلا مبالغہ شاید سلف وخلف مین چند آدمی آپکے ہم پلہ ہوے ہون گے آپکی اشعار شعراء
زمانہ جاہلیت کی طرح پر ہین چنانچہ آپکے ایک قصیدہ کے یہہ دو شعر ہین +

کلامی فی حشا الاعادی کلام نوافذ ما لها منها التیام
جوارح قطعت منها قلوب الاعادی لاجراحهم وهام

اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی سے جو غیر مقلدون کے امام تھے تقلید کی بابت بڑے مباحثے ہوتے رہے دہلی مین آپ عہدہ جلیلہ اور منصب عظیم پر مقرر رہے اور سرکار انگلشیہ کی قید مین جزیرہ انڈمان مین جس کو کالا پانی کہتے ہین جاکر ۱۲۷۸ھ مین فوت ہوئے۔ ولادت آپکی ۱۲۱۲ھ مین ہوئی تھی ✤

حرف القاف

قُتیلہ شاعرہ

قتیلہ بنت نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار شاعرہ مخضرمہ صحابیہ ہے اسکے باپ نضر کو حضرت علیؓ نے جنگ بدر مین آنحضرت صلعم کے حکم سے قتل کیا تھا اور اسنے اپنے باپ کا مرثیہ کہا تھا جسکے چند شعر یہان لکھے جاتے ہین ✤

امحمدٌ ولانت ضنو نجیبة ✤ من قومها والفحل فحل معرقُ

اے محمد آپ ایک شریف عورت قوم کی بزرگ کے بیٹے ہین اور آپ بڑے جوانمرد گرامی نژاد ہین ✤

ما کان ضرک لو مننت وربما ✤ منّ الفتی وھو المغیظ المحنقُ

کونسی چیز آپکو ضرر دیتی اگر آپ احسان کرتے کیونکہ بسا اوقات جوانمرد غصہ اور طیش کی حالت مین احسان کرتا ہے۔ قتیلہ نے یہہ بات اسلیے کہی کیونکہ اسی روز آنحضرت نے ابوعزہ جمحی شاعر کو رہا کیا تھا ✤

والنضر اقرب من اسرت وسیلةً ✤ واحقھم ان کان عتق یعتقُ

اور نضر اُن سب سے جو جنگ بدر مین آپکے پاس قید کرکے لائے گئے تھے آپکا بڑا رشتہ دار تھا اور اگر آزادی دیجاتی تو وہ سب سے زیادہ تر مستحق تھا۔ لکھتے ہین کہ آنحضرت صلعم یہہ شعر سنکر اسقدر روئے کہ آپکی ریش مبارک بھی تر ہو گئی اور آپنے فرمایا کہ اگر مین پہلے یہہ شعر سن لیتا تو کبھی اُسکو قتل نکرواتا کذا فی اسد الغابة ✤

مجنون عامری عاشق لیلی

قیس بن ملوح بن مزاحم بن عدس بن ربیعہ بن جعدہ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری عقیلی المعروف بمجنون عامری یہہ شخص رئیس العاشقین اور قدوہ شعرای متقدمین تھا [illegible]

شعر کہتے تھے اسکے اشعار بہت ہیں ... تمام عرب میں مشہور ہوا

مصاحبت اور محادثت عورتون کا بڑا شوق تھا جب اوس نے قبیلہ حریش کی ایک نازنین عورت

لیلی بنت سعد بن مہدی نام کے حسن وجمال اور فصاحت وکمال کی خبر سنی تو اسکا دل اوسکی

طرف مایل ہوا اور اوسکی ملاقات کا مشتاق ہو کر وہانسے رخصت ہوا جس وقت لیلی کے گھر پونہچا تو

وہ مجنون سے نہایت سلوک اور محبت سے پیش آئی اور تمام دن دونو باہم ملکر باتین کرتے

رہے اور رات کو مجنون اپنے گھر کو وداع ہوا اور سر روز سے دونون کے دل مین محبت زیادہ ہونے

لگی اور مجنون اوسکے عشق مین اسقدر والہ وشیدا ہوا کہ اوسنے کہانا پینا چھوڑ دیا آخر

مجنون کا باپ مجنون کو خانہ کعبہ مین لاکر ہدایت کرنے لگا کہ خدا کی جناب مین دعا مانگ کہ

لیلی کی محبت میرے دل سے دور کردے مگر جب مجنون بیت اللہ مین پہونچا تو بے اختیار

اوس کی زبان سے یہہ شعر نکلا ؎

یا رب لا تسلبنی حبہا ابدا ویرحم اللہ عبدا قال آمینا

اے خدا میرے دلسے لیلی کی محبت ابد تک نہ چہین اور جو بندہ اس دعا پر آمین کہے اوسپر

خدا رحمت کرے مجنون کے باپ نے جب یہہ شعر سنا تو مجنون کے دل سے عشق کے دور ہونے سے

ناامید ہوا اور جان لیا کہ بیت اللہ مین دعا نافع نہین ہوتی اغانی مین لکہا ہے کہ ...

بن عبایہ کہتا ہے کہ مینے بنی عامر کے ایک ایک بطن سے مجنون کا حال دریافت کیا مگر کسی نے

مجکو اسکے نشان تک بہی نہ بتلایا - عثمان بن عمارہ بن حزیم مری روایت کرتا ہے کہ مین

ایکدفعہ بنی عامر کے گانو مین مجنون کے ملنے کے واسطے گیا جب اوسکے محلہ مین پہونچا تو اوسکے

باپ کی جو ایک پیر فرتوت تہا ملاقات کی اور اوسکے آس پاس مجنون کے اور بہائی اور کئی

آدمی بیٹہے ہوئے تہے مینے اونسے پوچہا کہ مجنون کہان ہے وہ سب رونے لگے اور مجنون

کے باپ نے کہا کہ مجنون ان سبسے مجکو نہایت عزیز تہا اور وہ ہی میرے کاروبار کا مختار تہا

اتفاقا وہ اپنی قوم کی ایک عورت لیلی نام پر جو حسن وجمال مین بے نظیر تہی عاشق ہوا اور اسکی

صحبت بہی اس دن ہوئی رفتہ رفتہ اسکی عشق کا چرچا جہان مین پہیلا لیلی کے باپ نے اوسکی شادی
ایک اور شخص سے کر دی جسکی سبب سے دونون کے دلونمین آتش عشق زیادہ تر مشتعل ہونے لگی مگر
مجنون نے اسکے عشق مین بات چیت کرنی ترک کر دی اور کہانا پینا چہوڑ دیا اور ہمیشہ اپنے دوستونکی ساتہ
تذکرہ کرتا تہا لیلی کو بہی اوسکی طرف خیال تہا اسلئے وہ ایک دفعہ مجنون کے پاس خلوت مین آئی اور
اوسکے سامنے یہہ دو شعر کہے جو ذیل مین درج ہین ٭

كلانا مظهر للناس بغضا ۔ وكل عند صاحبه مكين

واسرار الملاحظ ليس تخفى ۔ اذا نطقت بما تخفي العيون

جس وقت لیلی نے یہہ شعر پڑہے مجنون پر غشی طاری ہو گئی اور زمین پر گر پڑا پہر جب ہوش مین
آیا تو اسقدر جنون اسپر غالب تہا کہ جو لباس اسکو پہنا دیتے تہے وہ فی الفور چاک کر دیتا تہا اور
خاک سے برابر آلودہ رہتا تہا اور جب لیلی کا تذکرہ اسکے آگے بیان کیا جاتا تہا تو ہوش مین آ کر ایسی
اچہی باتین کرتا تہا کہ حرف بہی غلطی سے نہ ہوتی تہی اور اگر اس سے کہا جاتا کہ تو نماز کیون
نہین پڑہتا تو کچہہ جواب نہ دیتا تہا پہر جب اسکو قید کیا تو وہ اپنی زبان اور لبونکو دانتون سے کاٹ کر
نکالتا تہا یہہ حال دیکہکر اوسکو چہوڑ دیا اب وہ جنگل مین حیران و پریشان پہرتا ہے۔ روایت کرتے
ہین کہ جب مجنون لیلی کے عشق مین اسقدر مبتلا ہوا کہ اوسکو کہانے پینے کی ہوش نہ رہی اوسکی
والدہ نہایت غمناک ہوئی اور لیلی کے پاس جاکر نہایت گریہ وزاری اور اضطراب و بیقراری سے
کہنے لگی کہ اے لیلی تیرے عشق نے مجنون کو ویران کر دیا ہے نہ اوسی کہانے کی ہوش ہے
نہ پینے کی ہمیشہ بیہوش و دیوانہ رہتا ہی پس اگر تو کبہی اوسکو اپنے حسن و جمال سے محظوظ کرے
تو امید ہے کہ وہ اپنی اصلی حالت پر آجاوے لیلی نے کہا بہتر ہے تا کہ پوشیدہ حال سے ہو جاوے
لیکن دنکو میرا ملنا کسی صورت سے نہین ہو سکتا پس رات کو لیلی مجنون کے پاس جاکر کہنے لگی
کہ تو نے سنا ہے کہ تو نے میری محبت مین کہانا پینا چہوڑ دیا ہے یہہ سنکر مجنون نے یہہ شعر پڑہا

قالوا جننت بمن تهوى فقلت لهم ۔ الحب اعظم مما بالمجانين

الحب لیس یفیق الدھر صاحبه وانما یصرع المجنون باحیان

راوی کہتا ہے کہ لیلی اور مجنون دونوں ملکر تمام رات باتین کرتے رہے اور روتے رہے صبح ہوتے ہی لیلی اپنے گہر گئی اور پہر مرتے دم تک مجنون کی ملاقات لیلی سے نہوئی روایت کرتے ہین کہ ایکدفعہ مجنون اپنی وحشت مین چلا جاتا تہا اتفاقاً راستہ مین اُسکو لیلی کا قافلہ جاتا ہوا ملا مجنون نے اُسکو دیکہکر نعرہ مارا اور بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا چند شخصون نے اُس قافلہ سے آکر مجنون کو زمین سے اوٹہایا اور اپنے سینہ سے لگاکر بٹہلایا اور لیلی سے وہان ٹہرنے کی التجا کی لیلی نے کہا اسمین میری فضیحت ہے لیکن لیلی نے مجنون کیطرف سلام اور پیغام دیکر بہیجا کہ اے مجنون مین تیری مصیبت مین دیکہہ نہین سکتی لیکن کیا کرون کوئی صورت ملاقات کی نظر نہین آتی ورنہ مین جان و دل سے تیرے قربان ہولی کنیزک نے یہہ پیغام مجنون کو دیا اور وہ سنتے ہی ہوش مین آکر کہنے لگا کہ میرا سلام بہی اوسکو دو اور کہو افسوس میری بیماری اور شفا اور ہستی اور نیستی سب تیرے ہی ہاتہہ مین ہے اور تو نے مجہکو اس بلا مین ڈال رکہا ہے یہہ کہکر روتا ہوا پہر بیہوش ہو گیا عثمان بن عمارہ مری ایک پیرمرد سے جو کہ مجنون کی قوم سے تہا روایت کرتا ہے کہ مین ایکدفعہ جنگل مین مجنون کے ملنے کیواسطے گیا اور صبح سے عصر تک اُسکی تلاش مین رہا عصر کیوقت وہ مجہکو ریگ کے ایک تودہ پر انگلیون سے لکیرین کہینچتا ہوا نظر پڑا جب مین اُسکے قریب گیا تو وہ مجہے دیکہکر اسطرح بہاگا جسطرح وحشی جانور انسان سے بہاگتا ہے مین یہہ حال دیکہکر وہان کہڑا ہوگیا پہر وہ پہر کر میریطرف دیکہنے لگا مینے قیس بن ذریح کے دو شعر پڑہکر کہا کہ یہہ کیسے اچہے ہین اوس نے رو دیا اور اپنے دو شعر پڑہکر کہا کہ یہہ اُنسے بہی اچہے ہین پہر جنگل سے ایک ہرن نے جست کی جسکے تعاقب مین وہ بہی دوڑتا ہوا روپوش ہوگیا مین وہان سے گہر کیطرف واپس آیا دوسرے دن اُس جنگل مین پہر جاکر تلاش کرنے لگا مگر وہ کہین نہ ملا تیسرے دن اوسکے متعلقین کے ہمراہ جاکر تمام دن تلاش کرتا رہا مگر وہ کہین نہ ملا پہر چوتہے روز ہم بدستور اُسکی تلاش کرنے لگے تو اُسے ایک سخت پتہریلی زمین پر مرا ہوا پایا۔ اور اوسکو اوٹہاکر تجہیز و تکفین کرکے دفن کیا

هیثم ایک جماعت بنی عامر سے روایت کرتا ہی کہ جب مجنون مرگیا تو اوسدن کوئی عورت بنی جعد
اور بنی حریش کی گھر مین نرہی بلکہ سب برہنہ سر شیدا واویلا کرتی ہوئین جنگل مین گئین اور ایسا ہی جس ہر
جوان کو خبر ہوئی وہ بھی روتا ہوا گیا۔ لیلی کا باپ معہ اپنی قوم کے تعزیت کیواسطے گیا اور اپنی قوم کے
سب لوگون سے سخت رویا اور بے نہایت افسوس کرکے کہنی لگا کہ مجھے معلوم نہ تہا کہ نوبت یہانتک پہونچیگی
اور یہ مرد عربی تہا شرم و عار سے مینے لیلی کی شادی اس سے نکی راوی کہتاہی کہ مین یقین کرتاہون کہ کسی
میت پر اسقدر ماتم نہ ہوا ہوگا جسقدر کہ مجنون کی میت پر ہوا ابن جوزی کہتا ہے کہ مجنون سنہ [illegible] مین فوت ہوا

قطری بن فجاءہ

ابو النعامہ قطری قریہ قطر کیطرف منسوب ہی اور اسکا نام جعونہ بن مازن بن یزید تہا یہ شخص خارجیون کا رئیس اور شاعر
حماسی ہے ابو تمام طائی حماسہ مین اسکے یہہ اشعار لایا ہے ؂

اقول لها وقد طارت شعاعا   من الابطال ویحک لا تراعی

مینے اپنی نفس کو جو وقت معرکہ کے دلیرون سے مضطرب ہوکر اوڑا تہا کہا ہے مت گہبرا ؂

فانک لو سألت بقاء یوم   علی الاجل الذی لک لم تطاعی

بیشک اگر تو اپنے اندازہ عمر کی جو تیرے واسطے مقرر ہی ایکدن کی بہی مہلت مانگیگا تو تیرا کہنا
نہین مانا جاویگا۔ یہہ شاعر سنہ [illegible] مین مرگیا ؂

حریری صاحب مقامات

ابو محمد قاسم بن علی بن محمد بن عثمان حریری بصری حرامی امام وقت اور یگانہ زمانہ تہا
مقامات کی تصنیف مین اسنے خوب فصاحت و بلاغت ظاہر کی اور لغات اور محاورہ ادب و اسرار
عرب اپنی کلام مین داخل کئے حریری کے بعد کسی نے ادب مین ایسی کتاب نہین لکھی جو شخص
اسکی کتاب کو کما حقہ پڑہتا ہے وہ اسکی فضیلت اور لیاقت سے واقف ہوتا ہی۔ مقامات
کی تصنیف کا سبب اسکے بیٹے ابو القاسم عبد اللہ نے یون بیان کیا ہے کہ میرا باپ مسجد بنی حرام
مین بیٹھا ہوا تہا کہ ایک پیر مرد سفر کا لباس پہنی ہوئی آنکلا لوگون نے حسب اوسکی طلب الساني او

عذب البیانی دیکھی تو اوسکا نام اور مکان پوچھا اوسنے کہا مین سروج سے آیا ہون اور ابوزید
سروجی کنیت ہے حریری نے اوہتالیسوان مقامہ حرامیہ بناکر ابوزید کیطرف منسوب کیا۔ پس یہہ مقامہ
یہانتک مشہور ہوا کہ اوسکی خبر شرف الدین ابونصر نوشیروان بن محمد بن خالد بن محمد قاشانی وزیر امام
مسترشد باللہ کو پہونچی وزیر نے وہ مقامہ منگواکر دیکھا اور بہت خوش ہوکر میرے باپ کو اور مقامات
کے ملانیکا حکم دیا۔ چنانچہ میرے باپ نے پچاس مقامے لکھے۔ لکھا ہے کہ ابوزید کا نام مطہر بن سلام بصری
تھا اور یہہ شخص علم نحو مین بڑا ماہر تھا مدت تک حریری سے پڑہتا رہا اور اس سے روایت ہے کرتا ہے
ابن خلکان کہتا ہے کہ مینے سنہ ۶۵۶ھ مین شہر قاہرہ مین کئی نسخے مقامات کے خاص مصنف کے
ہاتھ کے لکھے ہوئے دیکھے جنکے اخیر مین مصنف نے لکھا تھا کہ مینے وزیر جمال الدین عمید الدولہ ابی
علی حسن بن ابی العز علی بن صدقہ وزیر امام مسترشد باللہ کیواسطے یہہ کتاب تیار کی اور بیشک
یہہ روایت اصح ہے کیونکہ مصنف کی ہاتہہ کی لکھی ہوئی ہے اور وزیر مذکور ماہ رجب ۵۲۲ھ مین فوت
ہوا بعض کتابون مین لکھا ہے کہ جب حریری نے چالیس مقامے بناکر بصرہ سے بغداد مین لیجاکر
اپنی لیاقت ظاہر کی تو وہان کے ادیبون نے نہ مانا اور کہا کہ یہہ مقامے کسی فصیح و بلیغ
مغربی کے ہین جو بصرہ مین مرا ہے اور اوسکے اوراق پراگندہ پڑے تھے حریری نے اونکو اپنا بنالیا
وزیر نے یہہ بات سنکر اسکو اپنے پاس دربار مین بلوایا اور پوچھا کہ تمہارا کیا پیشہ ہے حریری نے
کہا انشا وزیر نے ایک واقعہ معین کرکے اُسپر انشا کرنیکا حکم دیا حریری ایک گوشہ مین کاغذ
قلم لیکر عرصہ تک تنہا بیٹھا رہا مگر کچھہ نہ لکھہ سکا اسلیے نہایت شرمسار ہوکر اپنے شہر کو واپس گیا منجملہ
اون لوگون کے جنہون نے حریری کا انکار کیا تھا ایک ابوالقاسم علی بن افلح ہے اوس نے
جسوقت اسکا یہہ حال دیکھا تو یہہ شعر کہے ہ

شیخ لنا من ربیعة الفرس — ینتف عثنونه من الهوس
انطقه الله بالمشان کما — رماه وسط الدیوان بالخرس

پھر حریری نے اپنے شہر مین جاکر نہایت عمدہ اور آگے سے بہی بڑھ کر دس اور مقامے تصنیف کرکے

وزیر کے پاس بہیجے اور دہار مین حبس اور گہبراہٹ کا عذر کیا اسیواسطے حریری کی حق مین کہتے ہین

کہ یکتب کما یشاو ولا یکتب کما یؤمر۔ مقامات کے سوا حریری نے اور ایک مشہور کتاب

درۃ الغواص فی اوہام الخواص نام اور ملحۃ الاعراب منظومہ فی النحو اور دیوان اشعار اور قصاید مجنسر

وغیرہ بہت عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین کہتے ہین کہ حریری نہایت بدشکل تھا چنانچہ ایک مسافر

اسکے پاس علم حاصل کرنیکیواسطے آتا تھا ایک روز حریری کی شکل دیکھکر نہایت بیزار ہوا حریری بہی

سمجھ گیا پہر اوسنے حریری سے کچہہ لکہوانا چاہا تا حریری نے چند شعر ایسے لکہے جنکے دیکہنے سے پہر وہ حریری

کے پاس نہ آیا۔ اور تاریخ ابو الفدا مین لکہا ہے کہ حریری کو نتف لحیہ کی بڑی سخت عادت تہی

پس جب وہ بغداد مین آیا اور محلہ حریم مین سکونت اختیار کی تو ابن جکینا کی اس سے عداوت

ہوگئی اور دونو طرف سے مہاجات شروع ہوی اس اثنا مین حریری موضع مشان کیطرف

جلاوطن کیا گیا اسوقت ابن جکینا نے یہہ شعر مرقومۃ الصدر کہی اور اسکا دوسرا شعر اسطرح روایت کیا ہے

انطقہ اللہ فی المشان وقد　　　　الجمہ فی الحریم بالخرس

مشان بغداد کی قریب ایک موضع کا نام ہے جو جلاوطن لوگون کیواسطے مقرر کیا گیا تہا انتہی حریری کی وفات کے بعد

اسکے دو بیٹے باقی ہین ایک عبید اللہ جو مقامات کا راوی ہے اور ایک اور بیٹا جو بڑا فقیہہ تہا۔ حریری ۴۴۶ھ

مین پیدا ہوا اور ۵۱۶ھ مین بصرہ کے کوچہ بنی حرام مین دو بیٹے چہوڑ کر فوت ہوا۔ اور اس کوچہ کا نام

قبیلہ بنی حرام کی سکونت کی باعث حرامی مشہور ہوا۔ حریری نسبت عمل حریر یا بیع حریر کیطرف ہے۔ مشان

بفتح میم ایک چہوٹا سا شہر بصرہ کی پاس ہے اور اوسمین ۸ ہزار درخت کہجور کے تہے وزیر نوشیروان

مذکور بڑا فاضل جلیل القدر تہا جسنے تاریخ مسمی صدور زمان الفتور وفتور زمان الصدور تصنیف کی اور ۵۳۲ھ مین فوت ہوا

حرف الکاف

کعب بن مالک

انصاری خزرجی اسلمی صحابی جلیل القدر اور شاعر نامور ہوئے ہین زمانہ جاہلیت مین بہی شعرائے

مجیدین مین معدود تہے اور اسلام لانیکے بعد بہی شعرا اپر غالب رہا اکثر شعرائے زمانہ آپکے جواب دینے

سی عاجز رہتے تھے حسان بن ثابت اور کعب بن مالک دونون شاعر ہم پلہ تھے اور دونو اہل اسلام سے
شاعری مین بے مثل تھے یہہ شاعر صحابی نے ۵۴ یا ۵۳ھ مین ۷۷ سال کی عمر کے ہوکر فوت ہوے ٭

کُثَیَّر عاشق عزّہ

ابو صخر کُثَیَّر بن عبد الرحمن خزرجی عاشق عزہ عرب کا مشہور شاعر اور عاشق لسنی تھا اور مذہب شیعہ
رکہتا تہا۔ ایکدن عبد الملک کی بارگاہ مین گیا۔ عبد الملک نے کہا تجہے آل ابیطالب کی قسم تونے اپنے سے
زیادہ بہی کوی عاشق دیکہا ہے کثیر نے کہا کہ اے امیر المومنین اگر تو مجہے اپنے حق کی قسم دیتا تو بہی مین تجہے
بتا دیتا۔ عبد الملک نے کہا اچہا تجہے میرے حق کی قسم ضرور بتا اوسنے کہا کہ ایک روز مین حیران و
سرگردان جنگل مین پہر رہا تہا کہ ناگاہ ایک آدمی دام لگائے ہوے دیکہا بیٹہے اوس سے پوچہا
کہ تو یہان کیون دام لگا کر بیٹہا ہے اوسنے کہا بہوکہ نے غلبہ کیا ہے اور کہانے کو کچہہ نہین ہے
مین چاہتا ہون کہ اگر کچہہ شکار ہاتہہ آوے تو اوس سے قوت کرون۔ کثیر نے کہا مین بہی اس کام
مین تجہے مدد دون اوسنے اجازت دی اور ہم دونو ملکر شکار کہیلنے لگے اسی اثنا مین دام مین ایک ہرن
پہنسا مینے چاہا کہ دوڑکر اوسے پکڑون مگر اوسنے پیشقدمی کرکے ہرن کو دام سے چہوڑ دیا مینے اوسکو
ملامت کی اوسنے یہہ جواب دیا کہ اسکی آنکہہ لیلی کی آنکہ سے مشابہت رکہتی ہتی اور عربی مین
چند شعر کہے جنکا مضمون اس شعر کے مطابق ہے ٭ **بیت** ترا آہو مرا ہم چشم لیلی است ٭
ترا وحشی مرا عین تسلی است۔ کثیر کہتا ہے کہ مین اوسکا یہہ حال دیکہکر نہایت حیران ہوا۔ اور اپنے
عشق پہ نہایت رشک کہایا۔ کثیر کا عشق عزہ سے اسقدر مشہور تہا کہ عرب مین ضرب المثل
ہوا اور یہہ اپنے سب شعر عزہ کے عشق مین کہتا رہا اور اسی کے نام سے تشبیب کرتا رہا ابو تمام
طائی حماسہ مین بہی اسکے اشعار لایا ہے۔ کثیر تصغیر کثیر کی ہے اور تصغیر سے نام رکہنے کی وجہ یہہ
ہے کہ کثیر نہایت کوتاہ قامت اور بدصورت اور احمق تہا بلکہ بعضے کہتے ہین کہ اسکے قد کا طول
بقدر تین بالشت کے تہا اور بسبب کوتاہ قامتی کے اسکا لقب رب الذباب پڑا تہا جب کثیر عبد العزیز
کے پاس جاتا تہا تو وہ تمسخر سے کہتا تہا کہ سر نیچے کرکے آ تا کہ سقف تیرے سر کو تکلیف نہ پہونچاے

وفات اسکی سنہ [illegible] مین ہوئی کہتے ہین کہ کثیر عزہ کو ملنے کیواسطے چلا جاتا تھا راستہ مین اوسکو لوگ عزہ کی تدفین سے واپس آتے ہوے ملے۔ کثیر نے اپنی اونٹنی عزہ کی قبر پر بیٹھا کر کھڑی کی اور یہ شعر پڑھتا ہوا روتا چلا گیا۔ اقول ونضوی واقف عند قبرہا ✦ علیک سلام اللہ والعین تسفح ✦ وقد کنت ابکی من فراقک حیۃً ✦ فانت لعمری الیوم نائی وانزح ✦ مین کہتا ہون اس حالت مین کہ میری اونٹنی اوسکی قبر کے پاس کھڑی ہے تجھپر سلام اللہ کی ہے اس حال مین کہ آنکھ بہ رہی ہے اور مین تیرے فراق مین زندگی مین روتا تہا اور آج مجھے اپنی عمر کی قسم تو مجھسے بہت دور اور بعید ہے ✦

حرف اللام

لبید شاعر

لبید بن ربیعہ عامری جعفری قبیلہ بنی جعفر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس عیلان بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان سے ہین اور شاعر مخضرمی ہین زمانہ جاہلیت مین انہون نے ہزارون شعر کہے چوتہا قصیدہ سبعہ معلقہ کا انکی تصنیف ہے اور اوسمین نوار بنت عبد اللہ مری سے تشبیب کرتے ہین اور ربیعہ بن زیاد عبسی سے اپنے مشاجرات کا حال جو نعمان بن منذر لخمی کے سامنے ہوے تہے بیان کرتے ہین لبید کے معنی لغت مین جوالق کے ہین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم نے انسے کہا تہا کہ اے جوالق تمنے میرے بہائی کو قتل کیا ہے اور ایام جاہلیت مین آپنے حضرت عمر کے بہائی زید بن خطاب کو قتل کیا تہا آنحضرت کے عہد مین مشرف باسلام ہوے اور حضرت عثمان خلیفہ سوم کے عہد مین ایکسو ستاون یا زیادہ سال کے ہوکر فوت ہوے اور یہ بہی عرب کے معمرین مین سے ہین اور ابو تمام طائی حماسہ مین بہی انکے اشعار لایا ہے ✦

حرف المیم

اعشی شاعر

اعشی کے لقب سے عرب کے کئی شاعر ملقب ہین لیکن سب سے مشہور تر میمون بن قیس بن جندل

بن شراحیل بن عوف بن سعد بن ضبیعة بن قیس بن ثعلبه بن عکابة بن صعب بن علی بن بکر بن وائل ہے۔ اسکی کنیت ابو بصیر تھی۔ محمد بن سلام کہتا ہے کہ مینے یونس نحوی سے پوچھا تھا کہ عرب مین کون بڑا شاعر ہوا ہے اسنے کہا میں کسی خاص آدمی کی طرف اشارہ نہین کر سکتا لیکن یہہ کہتا ہون کہ امرء القیس غضب اور نابغہ خوف اور زہیر رغبت اور اعشی بسرت طرب کی حالت مین بہت بڑے کہنے والے ہین عربی اعشی کو صناجة العرب کہتے تھے اور صناجة عربی زبان مین چاندی کو کہتے ہین یہہ شخص بڑا عابد زاہد عیاش تھا حسان بن عمرو بن مرثد بکری کی کنیز کہ ہریرہ نام سے جو سیاہ رنگ تھی تشبیب کرتا رہا۔ اعشی نے حضرت محمد مصطفے صلعم کی خدمت مین آنا چاہا تھا اسلئے گہر سے ہی لکہا ایک مدحیہ قصیدہ جسکے دو شعر یہہ ہین کہتا ہوا چلا۔ شعر

فآلیت لا ارثی لها من کلالة ولا من حفی حتی تلاقی محمدا

نبی یری ما لا یرون وذکره اغار لعمری فی البلاد وانجدا

جب قریشیونکو یہہ خبر پہونچی تو اونہون نے کہا کہ یہہ صناجة العرب ہے جسکی تعریف کرتا ہے اوسکو دنیا مین روشن کر دیتا ہے اسلئے راستہ مین آکر اسکو ملے اور پوچھا کہان جاتا ہے اسنے کہا حضرت محمد مصطفے کی خدمت مین مسلمان ہونے جاتا ہون انہون نے کہا کہ وہ کئی باتین منع کرتے ہین اسنے کہا وہ کون ہین ابو سفیان بن حرب نے کہا زنا اعشی نے کہا زنا نے مجھے خود چھوڑ دیا ہے مینے اسکو نہین چھوڑا پہر اسنے کہا قمار بازی اسنے کہا اسکے عوض شاید مجھے کوئی چیز ہاتہ آجاوے پہر اسنے کہا ربوا اسنے کہا اب نہ مین قرض دیتا ہون نہ لیتا ہون تاکہ مجہکو اس سے خوف ہو اسنے کہا خمر اسنے کہا مین خمر کبہی نہ چھوڑونگا یہہ کہکر اپنے گہر کیطرف واپس چلا اور رستہ مین اونٹنی سے گر کر مر گیا

مروان بن ابی حفصه

ابو السمط مروان بن ابی حفصه سلیمان ابن یحیی یہودی اس کا باپ حضرت عثمان یا مروان بن الحکم کے پاس آکر ایمان لایا اہل مدینہ کے زعم مین سموئیل بن عادیا یہودی کا بچہ وصف معانی مین مشہور اور شاعر حماسی ہے غلام تھا اور یون بھی کہتے ہین کہ ابو حفصه اصطخر کی

قیدیون سی ایک غلام تہا جسکو حضرت عثمان نے خرید کر مروان بن الحکم کو بخشا۔ مروان بن حفصہ یمامہ کا
رہنے والا تہا بغداد مین آیا اور خلیفہ مہدی اور ہارون رشید کی مدح مین قصیدے کہے اور علویونکی ہجو
کرکے رشید کے مقربون سے ہوا یہہ ایسا شاعر نامور عدیم النظیر تہا کہ اسنے ایک قصیدہ لامیہ معن
شیبانی کی مدح مین کہا تہا جسکے سبب تمام زمانہ کے شعرا سے اسکو فضیلت دی گئی تہی اور اسکے
صلہ مین اسکو اسقدر مال و زر حاصل ہوا کہ اوسکی اوٹہانے سی عاجز ہوا اور کسی شاعر کو پہلے اس کے
اتنا مال و متاع حاصل نہ ہوا چنانچہ ایک خلیفہ نے اسکو ایک شعر کے عوض سولہ ہزار درہم دیئے تہے لاکہہ درہم
ملا۔ اور قصیدہ لامیہ جو اسنے کہا ہے اوسکے دو شعر یہہ ہین ؎

هم القوم ان قاموا اصابوا وان دعوا اجابوا وان اعطوا اطابوا واجزلوا
وما يستطيع الفاعلون فعالهم وان احسنوا فی النائبات واجملوا

وہ قوم ہے اگر کہڑے ہون تو مطلب کو پالین اور اگر سختی کیوقت بلائے جاوین تو وہین حاضر ہون اور اگر
بخشش کرین تو خوش ہون اور انعام دین اور کام کرنیوالے اونکا سا کام نہین کرسکتے اگرچہ وہ
حادثات مین کتنا ہی بڑا احسان کرین اور اچھا کرین۔ مروان ۱۰۵ھ مین پیدا ہوا اور ۱۸۲ھ مین بغداد مین مرگیا

منصور نمیری

شاعر اجل اور سخنور کامل تہا اسکی دوستی عتابی سے کمال درجہ کی تہی اور عتابی کی تعظیم اور توقیر بڑی
کرتا تہا ایکدن عتابی نے نمیری کو مغموم دیکھکر اسکا باعث پوچھا نمیری نے کہا میری عورت کو
تین روز سے درد زہ ہورہی ہے اور بچہ پیدا نہین ہوتا عتابی نے کہا تو کیون گہبراتا ہے علاج
اسکی دوا تیرے پاس ہے کہ اوسکی فرج پر رشید کا نام لکہدے اوسوقت بچہ پیدا ہوجاویگا نمیری
نے کہا مینے تمہین دوست سمجہکر یہہ دکھہ تمہارے آگے بیان کیا اور تو مجہہ سے تمسخر کرتا ہے اور خلیفہ
کے نام کی خفت کرتا ہے عتابی نے کہا یہہ گالی گلوچ تو تونے ہی مجہے سکہائی ہے اور ایک شعر نمیری
کے قصیدے کا پڑہ دیا جس سے نمیری کو اور بڑا غصہ آیا اور رشید کو جاکر اس وعدہ سے واقف
کیا رشید سنتے ہی آگ کا بھبولا ہوا اور عتابی کے قتل پر قسم کہائی مگر چونکہ عتابی یحیی بن جعفر برمکی

کے مصاحبون سے تھا اور یحییٰ کو اسسے کمال محبت تھی اسلیے اسکی سفارش سے رسائی پاگیا اور
رفتہ رفتہ رشید کے خاص مصاحبون سے ہوا چنانچہ ایک رات رشید کے آگے افسانہ بیان کرتے ہوے تمیری
اور اسکی تشیع کا ذکر شروع کیا اور اوسکی شعر جنمین باغ فدک کا ذکر اور حضرت ابوبکر اور عمر پر طعن
تھے سنائے رشید کو تمیری کیطرف سے پہلے ہی خرخشہ تہا کہ کہین قبیلہ نمیر یہ کو فساد پر برانگیختہ کرے
اب اور آگے سے زیادہ اندیشہ ہوا اور غصہ مین آکر کہا کہ تمیری کی ہم پرورش کرین اور وہ لوگونکو
برانگیختہ کرے الغرض ابوعصمہ شاعر کو بلا کر کہا کہ ابہی جا کر تمیری کی زبان گردن سے نکال ڈال
اور اوسکا سر کاٹ کر میرے پاس لا۔ اور اوسکے پاؤن کاٹ کر جثہ کو جلا دے جب ابوعصمہ اس
کام کیواسطے نکلا تو قدرت ایزدی سے اوسکو تمیری کا جنازہ آتا ہوا ملا ابی عصمہ وہانسے رشید
کے پاس واپس آیا رشید نے کہا اوس کمبخت کی خانہ کو تونے کیون نہ جلا دیا +

معاذ بن مسلم ہرا

ابومسلم **معاذ بن مسلم** ہرا النحوی کوفی علم نحو مین اپنے زمانہ کا امام تہا کسائی نحوی نے اسسے علم
پڑہا اور نحو مین اسنے بہت کتابین تصنیف کین لیکن کوئی تصنیف اسکی مشہور نہ ہوئی اور شعر بہی نحویون کی
طرز پر کہتا تہا اور اپنے زمانہ مین بڑا معمر مشہور تہا - اسکی پوتے اور پرپوتے سب مرگئے تہے اور یہہ ہی
زندہ تہا - ایک کاتب اسکا روایت کرتا ہی کہ مین مدت تک معاذ کا مصاحب رہا اور ایکدن اسسے
پوچہا کہ آپکی عمر کسقدر ہے اسنے کہا کہ ۶۳ سال کی پہر مین نے چند سال کے بعد پوچہا تو دوسرے
وہی عمر بتائی مینے نہایت متعجب ہو کر کہا کہ مین اکیس سال سے آپکے پاس ہون اور جب آپسے
پوچہتا ہون تو آپ ۶۳ سال ہی بتاتے ہین اسنے کہا کہ اگر تو اور اکیس سال ہی میرے
ساتھ رہے تو بہی مین یہہ ہی عمر بتاؤنگا - روایت کرتے ہین کہ طرماح شاعر نے خالد بن عبد اللہ
قسری امیر عراقین کی مدح مین ایک قصیدہ کہا تہا جسکے صلہ مین اسنے طرماح کو تین ہزار درہم
اور دو لباس بیش قیمت عطا فرمائے کمیت بن زید شاعر نے یہہ خبر سنکر خالد کیطرف جانے کا قصد
کیا معاذ نے جو اسکا بڑا دوست تہا اسکو منع کیا اور کہا اے کمیت تو اور طرماح یکسان نہیز

ہو کیونکہ طرماح خالد کا چچیرا بہائی ہے اور تو مضری اور خالد یمنی ہے جو مضریون سے تعصب کہتا ہے اور تو شیعی ہے اور وہ اموی ہے اور تو عراقی ہے اور وہ شامی ہے پس تیرا وہان جانا مناسب نہین - کمیت نے اسکا کہنا نہ مانا اور خالد کے پاس گیا خالد نے غمازون کے کہنے سے اسکو قید کردیا معاذ کو یہہ خبر پہونچی اوسنے افسوس کیا اور چند شعر کہے کمیت نے قید خانہ مین وہ شعر سنے اور اونکا جواب لکہکر بہیجے یہہ عبارت لکہی کہ قد جری علی القضا فما الحیلۃ ۲ ۵ ن - معاذ نے یہہ جواب دیکہکر لکہا کہ جسطرح ہو سکے تمہین بہاگ جانا چاہیے ورنہ خالد تمکو ضرور قتل کرڈالیگا کہتے ہین کہ کمیت کی عورت ہر روز قید خانہ مین اس کیواسطے طعام لاتی تہی ایکروز کمیت نے موقع پاکر اوسکا لباس پہنا اور قید خانہ سے بہاگ گیا - اور مسلمہ بن عبد الملک کے پاس جاکر پناہ لی یہہ شخص عبد الملک یا اوسکے بیٹے یزید کے عہد مین پیدا ہوا اور ۱۲۶؁ یا ۱۲۷؁ مین فوت ہوا - ہرا اسکا لقب اسوا سطے پڑا کہ یہہ ثیاب ہروی بیچتا تہا +

ابن قطرب نحوی

ابو علی محمد بن مستنیر بن احمد نحوی لغوی بصری مشہور با بن قطرب نحوی نحوین یگانہ اور امام زمانہ تہا علم ادب سیبویہ سے حاصل کیا اور تصنیفات سے اہل علم کو فایدہ تام پہونچایا اور اس کی مشہور تصنیفات سے - کتاب معانی القرآن - کتاب الاشتقاق - کتاب القوافی - کتاب النوادر - کتاب الازمنہ - کتاب الفرق - کتاب الصفات - کتاب الاصوات - کتاب العلل فی النحو - کتاب الاضداد - کتاب خلق الانسان - کتاب خلق الفرس کتاب غریب الحدیث - کتاب الہمزہ - کتاب فعل و افعل کتاب الرد علی الملحدین فی تشابہ القرآن وغیرہ ہین ابن منجم نے کتاب البارع مین یہہ دو بیت اسکے لکہے ہین +

ان کنت لست معی فالذکر منک معی ۔ یراک قلبی اذا ما غبت عن بصری + والعین تبصر من تہوی و تفقدہ + وباطن القلب لا تخلو من النظر - وفات اسکی ۲۰۶؁ مین ہوی

واقدی

ابوعبداللہ محمد بن عمر بن واقد عربی مین مورخ بے نظیر ہوا ہے مغازی وغیرہ مین اسکو کمال دسترس تھی تاریخ واقدی اسکی کمال خبرت اور آگاہی پر دال ہے ۷۸ برس کی عمر مین ۲۰۷ھ مین فوت ہوا

ابوعبیدہ نحوی

معمر بن مثنی تیمی بصری نحوی علامہ زمان فہامہ دوران تھا عرب سے بغض رکھتا تھا اور انکی ہجو مین ایک کتاب لکھی ہارون رشید نے ۱۸۸ھ مین بصرہ سے اسکو بغداد مین بلوایا اور اسکی تصنیف کی ہوئی کتابین پڑہین ایک دفعہ کتاب المجاز قرآن کی تفسیر سنا ہی تو اصمعی نے اسپر یہہ اعتراض کیا کہ ابوعبیدہ تفسیر بالرای کرتا ہے ابوعبیدہ نے اصمعی کی تدریس کا وقت دریافت کیا اور سوار ہوکر اوسکی مکان پر پہونچا اور سواری سے اوترکر سلام کیا اور کہا ای ابوسعید ما الخبز یعنی خبز کیا ہے ابوسعید نے کہا جو تو پکاتا اور کہاتا ہے ابوعبیدہ نے کہا کہ تینے قرآن کی تفسیر مین خبز کے لفظ کی تفسیر جو آیت انی احمل فوق راسی خبزا مین آتا ہے تیری رای پر لکھی ہے اصمعی نے کہا کہ اس لفظ کے معنی جو ظاہر ہین مینے بیان کر دیئے ہین کچھہ اپنی رای کو اسمین دخل نہ دیا۔ ابوعبیدہ نے کہا کہ جن باتونکا اعتراض تو مجھپر کرتا ہی وہ بھی میرے واسطے ظاہر ہین اور مینے بھی اپنی رای سے تفسیر نہین کی الغرض اصمعی یہہ بات سنکر خاموش ہوا۔ امام باہلی مصنف کتاب المعانی بیان کرتا ہے کہ طلبا اصمعی کی مجلس مین سیگینونکو موتیونکی اور ابوعبیدہ کی مجلس مین موتیونکو سیگینونکی بازار مین خریدلیتے تھے یعنی اصمعی اگرچہ کیسا ہی لچر اور لغو مضمون ہو اوسی فصیح عبارت مین اور ابوعبیدہ اگرچہ کیسا ہی اچھا مضمون ہو اوسے غیر فصیح عبارت مین بیان کرتا تہا اور شعر بھی اکثر ناموزون پڑہتا تہا ابونواس شاعر ابوعبیدہ کا شاگرد ہی اسلیے اوسکی تعریف اور اصمعی کے ہجو مین رطب اللسان ہے۔ ابوعبیدہ کو تصنیف کا اسقدر شوق تہا کہ تصنیف کرتا ہوا مرگیا اور کہتی ہین کہ اسکی تصنیف قریب دوسو کے ہے چنانچہ کتاب مجاز القران الکریم کتاب غریب القرآن۔ کتاب معانی القرآن۔ کتاب غریب الحدیث۔ کتاب الدیباج۔ کتاب التاج کتاب الحدود۔ کتاب خراسان۔ کتاب خوارج البحرین والقیامہ۔ کتاب الموالی۔ کتاب لیلہ کتاب الضیفان۔ کتاب مرج راہط۔ کتاب المنافرات۔ کتاب القبائل۔ کتاب الراحل۔ کتاب

القرائن ـ کتاب البازی ـ کتاب الحمام ـ کتاب الحیات ـ کتاب العقارب ـ کتاب النواکح ـ کتاب
النواشز ـ کتاب حضر الخیل ـ کتاب الاعیان ـ کتاب بیان باہلہ ـ کتاب ایادی الازد ـ کتاب الخیل
کتاب الابل ـ کتاب الانسان ـ کتاب الزرع ـ کتاب الرحل ـ کتاب الدلو ـ کتاب البکرہ ـ کتاب
السرج ـ کتاب اللجام ـ کتاب الفرس ـ کتاب السیف ـ کتاب الشوارد ـ کتاب الاحتلام ـ کتاب
مقاتل الفرسان ـ کتاب الاشراف ـ کتاب الشعر والشعراء ـ کتاب فعل وافعل ـ کتاب المثالب ـ
کتاب خلق الانسان ـ کتاب الفرق ـ کتاب الخف ـ کتاب مکہ الحرام ـ کتاب الجمل وصفین ـ کتاب
بیوتات العرب ـ کتاب اللغات ـ کتاب الغارات ـ کتاب المعاتبات کتاب الملاومات ـ کتاب الاضداد ـ
کتاب مآثر العرب ـ کتاب مآثر غطفان ـ کتاب ادعیۃ العرب ـ کتاب مقتل عثمان ـ کتاب اسماء الخیل
کتاب العقیقہ ـ کتاب قضاۃ البصرہ ـ کتاب فتوح ارمینیہ ـ کتاب لصوص العرب ـ کتاب اخبار الحجاج
کتاب قصۃ الکعبہ ـ کتاب الخمس من قریش ـ کتاب فضائل العرب ـ کتاب ما تلحن فیہ العامہ ـ کتاب
السواد وفتحہ ـ کتاب من شکر من العمال وحمدہ ـ کتاب الجمع والتثنیہ ـ کتاب الاوس والخزرج ـ
کتاب محمد وابراہیم دونو بیٹے عبداللہ بن حسن بن ابیطالب ـ کتاب الایام الصغیر جسکے ستر ورق ہین کتاب الایام
الکبیر ایکہزار دوسو ورق کی ـ کتاب ایام بنی مازن وغیرہ اسنے تصنیف کین ـ ولادت اسکی ۱۱۰ھ مین اُس
رات ہوئی جس رات حضرت حسن بصری فوت ہوئے اور ۲۰۹ھ مین بصرہ مین فوت ہوا ٭

عتبی شاعر

ابو عبدالرحمن محمد ابن عبیداللہ بن عمر بن معاویہ بن عمر بن عتبہ بن ابوسفیان صخر بن حرب بن
امیہ بن عبدالشمس قریشی اموی بصرہ مین شاعر نامور اور ادیب ماہر ہوا ہے ـ بغداد مین آیا اور وہان
علم پہیلایا اور لوگون نے اس سے بہت فایدہ پایا ـ اور مشہور زمانہ ہوا حالات اور اخبار عرب مین اسکو
بڑا دخل تھا یہہ دونو باپ اور بیٹا ادیب فاضل تہے اس نے کتاب الخیل ـ اور کتاب اشعار الاعاریب اور
اشعار النساء اور کتاب الذبیح ـ اور کتاب الاخلاق وغیرہ تصنیف کین چنانچہ یہہ دو شعر اسکی مواقف حال کی ہین

رأین الغوانی الشیب لاح بعارضی   فاعرضن عنی بالخدود النواضر

خوبصورت عورتون نے بڑہاپے کو میری رخسارونپر ظاہر دیکہا تو مجھسے اپنے رخسارے تر و تازہ کو پھیر لیا ؎

وکن متی ابصرننی وسمعن لی — سعین فرقعن الکوی بالمحاجر

اور پہلے جب مجھے دیکھتی اور سنتی تہین تو میری طرف دوڑ کر آتین اور نیند کو اپنی آنکھونسے دور کر دیتی تہین
اسکے سب شعر جید ہین یہ شاعر سنہ ۲۲۸ھ مین مرگیا اور اپنی جد عتبہ کیطرف منسوب ہوکر عتبی مشہور ہوا ؎

ابو العَیناء

ابو عبد اللہ محمد بن قاسم بن خلاد معروف بابی العیناء شاعر ظریف فصیح و بلیغ تہا اور ابو عبیدہ اور اصمعی سے علم تحصیل کیا ایک مرتبہ خلیفہ متوکل کے پاس اسکی قصر جعفری مین سنہ ۲۴۶ھ مین گیا متوکل نے کہا کہ ہمارے اس قصر کے باب مین تو کیا کہتا ہے۔ اسنے کہا کہ لوگون نے اپنے گہر دنیا مین بنائے ہین اور آپنے دنیا کو اپنے گہر مین بنایا ہے۔ اہواز مین سنہ ۱۹۱ھ مین پیدا ہوا اور بصرہ مین پرورش پائی اور چالیس برس کی عمر مین نابینا ہوا اور مدت تک بغداد مین رہا پہر بصرہ مین آیا اور ماہ جمادی الآخر سنہ ۲۸۳ھ مین فوت ہوا۔ اور اسکو ابو العیناء اسواسطے کہتے تہے کہ اسنے ابو زید انصاری سے پوچہا تہا کہ لفظ عین کی تصغیر کسطرح بناتے ہین اُسنے کہا اسکی تصغیر عُیَینا ہے۔ اے ابو العیناء پس اُس روز سے یہی کنیت اسکی مشہور ہوئی ؎

مُبَرِّد نحوی

ابو العباس مبرد محمد بن یزید بن عبد الاکبر بن عمیر بصری مشہور بمبرد نحوی نزیل بغداد علم نحو اور لغت مین امام تہا اسکی تالیفات نافعہ مشہور آفاق ہوئین کتاب الکامل کتاب الروضہ۔ والمقتضب وغیرہ ادب مین اسنے تصنیف کین علم ادب ابو عثمان مازنی اور ابو حاتم سجستانی سے حاصل کیا نفطویہ اور دیگر ائمہ ادب نے اس سے علم پڑہا مبرد اور ثعلب نحوی مصنف کتاب الفصیح دونو فاضل ہمعصر تہے مبرد مناظرہ کرنا چاہتا تہا مگر ثعلب اس سے تنزہ کرتا تہا اور وجہ اسکی یون بیان کرتے ہین کہ مبرد حسن العبارت حلو الاشارت فصیح اللسان بلیغ البیان تہا اور ثعلب کی طرز صرف معلمونکی سی تہی۔ ابن خلکان بیان کرتا ہے کہ مبرد کو مینے خواب مین دیکہا اور مجہہ مین

اور اوسمین عجیب قصہ واقعہ ہوا اور وہ یہہ ہے کہ مجہو ۶۳۳ھ مین اسکندریہ مین رہنے کا اتفاق ہوا۔ ایک روز مین کتاب الکامل مبرد کی اور کتاب العقد ابن عبد ربہ کی مطالعہ کر رہا تہا پس کتاب العقد کی فصل ما غلط فیہ علی الشعرا مین دیکہا کہ مبرد نے کتاب روضہ مین ابو نواس شاعر کے شعر مین غلطی بیان کی تہی اور وہ یہہ ہے کہ ابو نواس نے حمقا کا لفظ اپنے شعر مین مرد کیواسطے باندہا ہے اور مرد کو حمقا نہین کہتے بلکہ احمق کہتے ہین در حقیقت مین یہہ غلطی مبرد کی ہے کیونکہ ابو نواس کا منشا ریبان کسی مرد کی صفت کا نہین تہا بلکہ اوسنے دعنہ عورت کا ارادہ کیا ہے سو ابن خلکان کہتا ہے کہ اس حال کے مطالعہ کرنیکے تہوڑے دن بعد مینے خواب مین دیکہا کہ مین شہر حلب مین مدرسہ قاضی بہا الدین معروف بابن شداد مین علم پڑہ رہا ہون اور ظہر کی نماز کا وقت ہوا ہے اور ہم سب ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے نکلنے کی منتظر ہین پس مین کیا دیکہتا ہون کہ ایک شخص اخیر صف مین نماز پڑہ رہا ہے کسی نے حاضرین سے مجہے کہا کہ یہہ ابو العباس مبرد ہے مین اوسکے پاس جا کہڑا رہا یہان تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوا پہر مینے سلام کیا اور کہا کہ مین آپکی کتاب الکامل مطالعہ کر رہا ہون اوسنے کہا تو نے میری کتاب روضہ کو دیکہا مینے کہا نہین اور در حقیقت بہی مینے وہ کتاب کبہی پہلے نہ دیکہی تہی مبرد نے کہا اوٹہہ کہڑا ہو کہ تجہے دکہاؤن اور وہ انسی مجہو اپنے گہر لیگیا اور ایک بڑے کتب خانہ کے آگے بیٹہکر کتابین تلاش کرنے لگا اور مین ایک گوشہ مین بیٹہا تہا پس کتاب روضہ اوسنے نکالکے مجہے دی مینے کہا کہ اوستادون نے تمہاری اس کتاب پر اعتراض کیا ہے مبرد نے کہا کہان مینے ابو نواس کا شعر پڑہا مبرد نے کہا بیشک ابو نواس نے غلطی کی ہے جب مینے دعنہ کا نام ذکر کیا تو مبرد حیران اور شرمسار ہو کر انگشت بدندان ہوا اور وہ اسی حال مین تہا کہ مین خواب سے بیدار ہوا مبرد پیر کے دن یوم عید الاضحی سنہ ۲۱۰ھ یا سنہ ۲۰۷ھ مین پیدا ہوا اور پیر کے دن ۲۸ ماہ ذی الحجہ یا ذیقعدہ ۲۸۶ھ مین بغداد مین فوت ہوا۔ اور قاضی امام یوسف نے اسکا جنازہ پڑہا ہو

ظاہری ابو بکر محمد بن داود بن ظاہر بن علی اصبہانی المعروف بظاہری فقیہہ ادیب شاعر ظریف تہا

ابو العباس بن شریح سی اسکی اکثر مناظری ہوئی تہے۔ جب اسکا باپ داؤد فوت ہوا تو یہہ اسکی جگہہ مسند نشین ہوا اور اپنی باپ کی مذہب کو رواج دینی لگا لوگون نے اسکو صغیر سمجہکر پوشیدہ ایک شخص کو اسکی طرف بہیجا اور سکر کی تعریف پوچہی اسنی کہا کہ جب شراب اسقدر تاثیر کری کہ آدمی کے سب غم والم دور ہو جاوین اور وہ اپنی اندرونی راز ظاہر کرنے لگی تو اوسکو مست کہا جاتا ہی یہہ جواب اسکو پسند آیا اور انہی اسکی بہی تحسین کی اسنی عنفوان جوانی مین ایک کتاب زہرۃ نام جسمین نکات عجیبہ اور لطایف غریبہ علم ادب اور شعر کے ہین تصنیف کی ابن خلکان نے اسکی یہہ شعر بیان کئی ہین ؎

لکل امرء ضیف یسر بقربہ ❁ وما لی سوی الاحزان والہم من ضیف

لہا مقلۃ ترمی القلوب باسہم ❁ اشد من الضرب المدارک بالسیف

یقول خلیلی کیف صبرک بعدنا ❁ فقلت وہل صبر فاسال عن کیف

اور اسنی کتاب الوصول الی معرفۃ الاصول اور کتاب الانکار اور کتاب الاعذار اور کتاب الانتصار تصنیف کین اور ۴۲ سال کا ہو کر دوشنبہ کے دن ۹ ماہ رمضان ۲۹۷ھ مین فوت ہوا ؎

ابن جریر طبری

ابو جعفر محمد بن جریر طبری علم تاریخ مین بڑا ماہر ہوا ہے اور تاریخ اس کی مشہور ہے اور اس مین ابتداء پیدائش جہان سے ۳۰۹ھ تک کے حالات درج ہین اور وہ تاریخ اپنے فن مین بے نظیر ہے۔ روایت کرتے ہین کہ ایک روز اس نے احباب سے کہا کہ کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ مین نے ایک تاریخ حضرت آدم کے زمانے سے لیکر ابتک کے واقعات مین بنائی ہے اُنہون نے ضخامت پوچہی ابن جریر نے کہا تیس ہزار ورق۔ انہون نے کہا کہ اسکی دیکہنی مین عمر غارت ہو جاویگی جریر نے کہا نہایت افسوس ہے کہ تم سست ہو گئی ہین اور اسکو مختصر کیا وزیر ابو محمد علی بلعمی نے منصور بن نوح سامان کی حکم سے اوسکا ترجمہ کیا اور ترکی مین بہی اوسکا ترجمہ کیا گیا ہی جو آجکل روم مین متداول ہے۔ ۲۶۔ شوال شنبہ کے دن ۳۱۰ھ مین بغداد مین فوت ہوا اور اپنے گہر مین دفن کیا گیا ؎

ابن السراج نحوی

ابو بکر محمد ابن سری بن سہیل نحوی سردفتر علمائے کرام و سرآمد فضلائے عظام ہی نحو اور ادب مین کامل مکمل تھا ادب مبرد سے حاصل کیا اور بہت لوگون نے اس سے فایدے پایا تصنیفات اسکی اوسوقت مین مشہور اور مستند ہوئی کتاب الاصول (یہہ کتاب اسنے اپنی اور کتابون سے اچھی تصنیف کی ہی) کتاب جمل الاصول - کتاب الموجز کتاب الاشتقاق - شرح کتاب سیبویہ - کتاب الریاح والہوا کتاب الجمل - کتاب الواصلات اسکی تصنیفات سے ہین شعر مین اسکو بڑا دخل تھا اور فصیح کہتا تھا اتوار کے دن ماہ ذی الحجہ ۳۱۶ھ مین فوت ہوا - سَرّاج بفتح سین مہملہ و رائے مشددہ نسبت عمل سروج کی طرف ہے ٭

ابن دُرَید

ابو بکر محمد بن حسن ابن دُرَید بن عتاہیہ بصری علم لغت او ادب اور شعر مین امام زمانہ تھا تاریخ بغداد مین لکھا ہی کہ یہہ شخص بصرہ مین کوچہ صالح مین ۲۲۳ھ مین پیدا ہوا اور شہر عمان مین نشو و نما پائی اور جزایر بحر اور بصرہ اور فارس مین علم پڑہتا رہا علم لغت اور نحو اور ادب مین اسنے بڑا کمال پیدا کیا یہہ شاعر اخیر عمر بغداد مین آیا اور مرتے دم تک وہین رہا اوسوقت کے شعرا و فضلا اسکو اعلم الشعرا اور اشعر العلما کہتے تھے اسنے کتاب الجمہرہ کتاب الاشتقاق - کتاب السروج واللجام - کتاب الخیل الکبیر کتاب الخیل الصغیر - کتاب الانوار - کتاب المقتبس - کتاب الملاحن - کتاب رواۃ العرب - کتاب اللغات کتاب السلاح - کتاب غرایب القرآن - کتاب المجتبی تصنیف کین - اور یہہ شخص شراب اسقدر پیتا تھا - کہ ایکمرتبہ ابن شاہین اسکی ملاقات کیواسطے اسکے گہر گیا کیا دیکہتا ہی کہ شراب کی صراحیان پڑی ہوی ہین اور اوسوقت ابن درید کی عمر نوی سال سے زیادہ تہی - ماہ شعبان ۳۲۱ھ مین بغداد مین فوت ہوا جسوقت اسکے جنازہ کو اوٹہا کر لیگئے تو ایک اور جنازہ ابو ہاشم جبائی معتزلی کا آتے دیکہا اسوقت لوگون نے بڑا افسوس کیا کہ ابن درید اور ابو ہاشم کے مرنے سے علم لغت اور کلام مرگیا ہی دونو خیزرانہ باعباسیہ مین جو بغداد مین ایک مقبرہ کا نام ہے دفن کئے گئے - دُرَید تصغیر ترخیم ادرد کی

ابن انباری نحوی

ابوبکر محمد بن ابی قاسم بن بشار بن حسن انباری نحوی نحو اور ادب مین علامہ زمان فہامہ دوران
تھا۔ تفسیر قرآن اور کتاب غریب الحدیث اور کتاب خلق الانسان۔ کتاب خلق الفرس۔ کتاب الل
کتاب المقصور والممدود۔ کتاب المونث والمذکر وغیرہ تصنیف کین۔ اسکو تین لاکھ شعر قرآن کی شواہد
مین یاد تھے اور کہتے ہین کہ اسکو ایکسو بیس تفسیرین قرآن کی باسانید یاد تہین اور اسکی تصنیف سے کتاب
غریب الحدیث ۴۵ ہزار ورق کی اور کتاب شرح الکافی ہزار ورق کی اور کتاب الہات ہزار ورق
کی اور کتاب الاضداد اور کتاب الجاہلیات سات سو ورق کی ہے ولادت اسکی یکشنبہ کے دن ۱۱ ہو
ماہ رجب ۲۷۱ھ مین ہوئی اور عید النحر کے دن ۳۲۸ھ کو فوت ہوا ہو

ابن مُقلہ

ابو علی محمد بن علی بن حسین بن عبد اللہ معروف با بن مقلہ ماہ شوال ۲۷۲ھ مین پیدا ہوا۔ اور ۳۱۶ھ
مین امام مقتدر باللہ عباسی نے اسکو اپنا وزیر بنایا۔ پہر ۳۲۰ھ مین امام قاہر باللہ نے عہدہ وزارت
اسکو عطا فرمایا پہر حوادثات زمانہ نے اسقدر اسکی پنجہ کو رنجہ کیا کہ اوسکا دہنا ہاتھہ کاٹا گیا مگر پہر
منصب وزارت اسکو ملا اور بازو سے قلم باندہکر لکہتا رہا پہر معزول ہوا اور اسکی زبان کاٹی گئی ابن
مقلہ خوشنویسی مین یگانہ اور خط کوفی کا موجد تھا۔ اسکی بعد ابن البواب نے اسکی طرز کو رونق دی
اور مشہور زمانہ ہوا۔ ابن مقلہ اپنا ہاتہہ کاٹا ہوا دیکھکر بہت رو تا تہا اور کہتا تہا کہ مین اس ہاتہہ
سے خلفا کے عہدہ وزارت پر تین مرتبہ مقرر ہوکر کام کو انجام دیتا رہا اور دو دفعہ قرآن مجید کو
لکہا اور آخر اسطرح کاٹا گیا کہ جسطرح چور کا ہاتہہ کاٹا جاتا ہے۔ ابن مقلہ کاتب ہی نہ تہا بلکہ
شعر بہت فصیح کہتا تھا چنانچہ اس کے تین شعر یہہ ہین ہو

اذا اتی الموت لمیقاتہ   فخل عن قول الاطباء

وان مضی من انت صب بہ   فالصبر من فعل الالباء

ما مر من شیٔ ببنی آدم   امر من فقد الاحباء

جسوقت موت اپنے وقت پہ آتی تو طبیبونکو کہنے سے کیا فائدہ اور جسپر تو عاشق ہو اگر وہ چلا جائے تو
صبر کرنا دانا وُنکا کام ہے کوئی چیز بنی آدم پر دوستون کی فقدان سے کڑوی نہین ہے ابن مقلہ
شوال ۳۲۸ھ مین مرگیا اور بادشاہ کی گھر مین دفن کیا گیا پہر اوسکی اہل وعیال نے بادشاہ سے اوسکی
نعش مانگی تو وہ اونکو دیگئی اور اوسکی بیٹے ابو الحسین نے اسکو اپنے گہر لاکر دفن کیا پہر اوسکی زوجہ دینار
نام نے وہانسے نکال کر اپنے گہر مین دفن کیا اور حسن اتفاق اور عجایبات زمانہ سے یہہ بات ہے کہ ابن
مقلہ کو تین دفعہ وزارت ملی ایکدفعہ موصل مین اور دو دفعہ شیراز مین اور بعد مرنیکے بہی تین دفعہ دفن کیا گیا

ابو نصر فارابی معلم ثانی

ابو نصر محمد بن طرخان بن اوزلغ فارابی ترکی حکیم مشہور تہا سب حکیم ارسطو کو معلم اول اور اسکو معلم
ثانی کہتے تہے علم فلسفہ منطق موسیقی مین بڑا کامل تہا اور ان علوم مین اسکی بڑی تصنیفات ہین
یونانی سے عربی مین بہت کتابین ترجمہ کین مسلمان فلسفیونکا امام گنا جاتا ہے شیخ ابو علی سینا
بہی اسکا متبع ہے اور اسی کی کتابین پڑہکر اُسنے فلسفہ مین کمال پیدا کیا ہے۔ یہہ حکیم اپنے شہر
مین پیدا ہوا اور وہین پرورش پاکر جوان ہوا۔ ابن خلکان سے روایت ہے کہ ایکدفعہ یہہ حکیم
ترکی لباس پہنکر سیف الدولہ کے دربار مین گیا کچہہ دیر کہڑا رہا بادشاہ نے اُسکیطرف متوجہ ہوکر
کہا کہ بیٹہہ جا۔ ابو نصر نے کہا کہان جہان تم بیٹھے ہو وہان یا جہان مین کہڑا ہون بادشاہ نے
کہا جہان تم کہڑے ہو حکیم یہہ بات سنکر سب حاضرین سے آگے بڑہا اور سیف الدولہ کی مسند پر اوسکے
ہم پہلو ہو بیٹہا بادشاہ کو یہہ امر ناگوار گذرا وہان اُسکے پاس چند خاص غلام کہڑے تہے بادشاہ
نے اونکو اُس زبان مین جو اون سے خاص بات چیت کرنیکے واسطے مقرر کئے ہوئے تہی فرمایا کہ اسنے
بڑی بے ادبی کی ہے مین اس سے چند باتین دریافت کرونگا اگر اسنے اونکا جواب باصواب دیا تو خیر ہے۔
ورنہ تم اسکو یہان سے اُٹہا دینا حکیم نے اُسی زبان مین کہا بادشاہ کو صبر کرنا چاہئے کیونکہ انجام کار
امور معلوم ہو جاویگا۔ سیف الدولہ نے کہا تم یہہ زبان جانتے ہو اسنے کہا کہ ہان مین ستر زبانون سے
زیادہ جانتا ہون پہر علما کا اور فضلا کا جو مجلس مین تہے مباحثہ ہوتا رہا بحث مین وہ سب پر غالب آیا بعد سیف الدولہ نے

اس سے پوچھا کہ آپکو کہانے پینے کی حاجت ہی حکیم نے کہا نہین پہر اُس نے کہا راگ سنوگے حکیم نے کہا ہان سنونگا پس مغنی حاضر ہوے اور سرود گانے لگے فارابی نے اُن سب کے نقص بیان کیے اور اپنی جیب سی چند ٹکڑے لکڑیونکی نکالکر اونکو جمع کیا اور ایک ساز بنایا اور بجانا شروع کیا جسکی تاثیر سے سیف الدولہ اور اوسکی اراکین ہنستے ہنستے بیطاقت ہوگیے پہر حکیم نے اوسکو اکہاڑ ا اور نئی طرز کا اور ساز بناکر بجایا جسکے باعث تمام حاضرین رونے لگے بادشاہ کا دربار ایک ماتم سرا بن گیا تیسری دفعہ حکیم نے پہر ساز بدلکر بجایا جسکی تاثیر یہہ ہوی کہ سب سوگیے حکیم نے جب سبکو بیخبر پایا تو ساز وہان ہی رکہدیا اور اسپر لکہا کہ ہذا عمل الفارابی اور خود اوٹہکر چلا آیا فجر کو جب بادشاہ اور اراکین بیدار ہوے تو ساز کو دیکہکر معلوم کیا کہ وہ حکیم ابونصر فارابی تہا ہرچند تلاش کیا نہ ملا کہتے ہین کہ قانون ساز کو اسنے بنایا ہے۔ تاریخ ابو الفدا مین لکہا ہے کہ سیف الدولہ نے اسکا یومیہ چہہ درہم مقرر کیا ہوا تہا۔ یہہ حکیم تارک دنیا تہا اسلیے اسپر قناعت کیا کرتا تہا اسی سال سے زیادہ عمر کا ہوکر دمشق مین ۳۳۹ھ مین مرگیا اور باب صغیر کے باہر دفن ہوا

مطرز باوردی

ابو عمر محمد بن عبد الواحد عالم باعمل تارک الدنیا تہا ثعلب نحوی کا غلام تہا مدت تک اوسکی پاس رہا اور فاضل اجل ہوا اور بسبب کثرت توغل علم لغت کے اوسمین امام مشہور ہوا اور تصنیفات مین کثرت اشتغال کے باعث اکتساب معیشت سے محروم رہا اسواسطے بڑا مفلس تہا اور وسعت روایت اور کثرت درایت کے باعث اوباے زمانہ اسکو کاذب تصور کرکے اسکی نقل لغت کو نہ مانتے تہے یہہ شخص صرف اپنے حافظہ کی اعتماد پر تصنیف کرتا تہا لغت مین اسنے تیس ہزار ورق کی کتاب لکہی ۲۶۱ھ مین پیدا اور ۳۴۵ھ مین فوت ہوا باورد جسکو ابیورد بہی کہتے ہین خراسان مین ایک چہوٹا سا شہر ہے ٭

ابن ہانی اندلسی

ابو القاسم یا ابو الحسن محمد بن ہانی ازدی اندلسی شاعر نامور تہا اشعار عرب اسکو سیکڑون یاد تہے اور اسکی جا اشبیلیہ کے پاس اسکی بڑی سی شان وشوکت اور ثروت ومنزلت تہی مگر یہہ شاعر لہو ولعب مین پڑا اور مذہب فلسفہ سے متہم ہونے کے باعث سے بڑی بڑی تکالیف اوٹہاکر ۳۶۲ھ مین ۳۶ سالکی عمر مین مقتول ہوا

فارابی شہر فاراب کیطرف منسوب ہے جو دریائے سیحون اور شہر شاش کی شمال اور بلخ کے جنوب کیطرف مدینہ بلاساغون کی پاس ترکستان مین واقع ہے اور وہ فاریاب ہمین جو خراسان مین ہے ٭

ابن قوطیہ اندلسی

ابوبکر محمد بن عمر بن عبد العزیز بن ابراہیم بن عیسی بن مزاحم المعروف بابن قوطیہ اندلسی علم لغت اور ادب مین یگانہ تہا اور شاعر جید الشعر ملیح المادہ سریع البداہت تہا چنانچہ ایک شاعر نے ابن قوطیہ کو دیکہکر کہا

من این اقبلت یا من لا شبیہ لہ ۞ ومن ہو الشمس والدنیا لہ فلک

اسنے فی البدیہہ سیہ کہا ۞

من منزل یعجب النساک خلوتہ ۞ وفیہ ستر علی الفتاک ان فتکوا

یعنی تو اے بے نظیر اور وہ شخص کہ دنیا کی آسمان کے لیے آفتاب ہے کہان سے آیا ہے اسنے جواب دیا ایسی محل سے کہ اوسکی خلوت عابدونکو خوش لگتی ہے اور اوسمین خونریزونکے واسطے اگر وہ خونریزی کرین تو پردہ ہے۔ وفات اسکی ماہ ربیع الاول ۳۶۷ھ مین ہوئی۔ قوطیہ قوط بن حام بن نوح کیطرف منسوب ہے جو شاعر مذکور کی جدہ کا نام ہے ۞

ازہری

محمد بن احمد بن ازہر بن طلحہ بن نوح ازہری کنیت اسکی ابومنصور تہی علم لغت اور ادب مین یگانہ زمانہ تہا۔ کتاب تہذیب اللغۃ اور تفسیر التقریب اور تفسیر الفاظ المختصر وغیرہ اس نے تصنیف کین ۲۸۲ھ مین پیدا ہوا اور ۳۷۰ یا ۳۷۱ھ مین شہر ہرات مین فوت ہوا ۞

زبیدی نحوی

ابوبکر محمد بن حسن بن عبد اللہ بن مذحج بن محمد بن عبد اللہ بن بشر زبیدی علم نحو اور لغت مین یگانہ عصر اور وحید دہر تہا علم سیر اور اخبار عرب مین شہر اندلس مین اپنا ثانی نرکہتا تہا۔ اسکی تصنیفات اسکی کمال علمی پر دال ہے مختصر کتاب العین اور کتاب طبقات النحویین واللغویین اون نحویون اور لغویون کے حالمین جو مشرق اور اندلس مین ابوالاسود دئلی کے زمانہ سے لیکر اپنے شیخ عبد اللہ نحوی ریاحی کے زمانہ تک ہوے ہین لکہی۔ کتاب ہتک ستور الملحدین۔ کتاب الواضح فی العربیہ کتاب الابنیۃ فی النحو وغیرہ تصنیف کی مستنصر باللہ اندلس کے حاکم نے اپنے لڑکے ولیعہد ہشام موید باللہ کی

اتالیقی کیواسطے اسکو مقرر کیا زبیدی شاعر ماہر کثیر الشعر تہا - یکم ماہ جمادی الآخر ۳۷۹ھ جمعرات کے دن ۶۳ برس کا ہوکر فوت ہوا - زبید ملک یمن میں ایک بڑے قبیلہ کا نام ہے جس سے کئی صحابی ہوئے ہیں

خوارزمی

ابو بکر محمد بن عباس خوارزمی شاعر مشہور اور ادیب معروف تہا اسکو طبرخزی بھی کہتے تھے کیونکہ طبرستان سے ہے اور ان دونون اسمونسے مرکب کرکے اسکا نام رکہا گیا علم لغت مین اپنے عصر مین مشار الیہ بالبنان تہا کہتے ہین کہ ابو بکر مذکور نے ایک مرتبہ مقام ارجان مین صاحب بن عباد کی خدمت مین جانیکا قصد کیا دروازہ پر پہونچا تو دربان کو کہا کہ صاحب کو اطلاع دے کہ ایک ادیب اذن کے واسطے دروازہ پر کہڑا ہے دربان نے صاحب کو خبر دی صاحب نے کہا کہ مینے التزام کیا ہے کہ اوس ادیب کو اپنے پاس آنے دونگا جسکو بیس ہزار شعر عربی کا یاد ہوگا جب دربان نے ابو بکر کو یہہ حکم سنایا تو اوس نے کہا کہ صاحب سے پوچہو کہ مردونکے شعر یا عورتون کے پس جب صاحب نے یہہ بات سنی تو جان لیا کہ ابو بکر خوارزمی ہے پس اندر آنیکی اجازت دی اور آپسمین ملکر نہایت خوش ہوے ابو بکر نے شام سے آکر نیشاپور مین سکونت اختیار کی اور پندرہوین ماہ رمضان ۳۸۳ھ مین فوت ہوا

تنوخی شاعر

قاضی ابو علی محسن بن ابو القاسم علی بن محمد بن ابی الفہم داؤد بن ابراہیم تنوخی شاعر ماہر اور ادیب متبحر اور مورخ غیر متعصب تہا علم و فضل مین بغداد مین اپنی نظیر نہ رکہتا تہا عربی مین دیوان نہایت فصیح و بلیغ تصنیف فرمایا اور کتاب الفرج بعد الشدہ اور کتاب المستجاد اسکی اعلی تصنیفات سے ہین یہہ شاعر ۳۲۷ھ مین پیدا ہوا اور ۳۸۴ھ مین فوت ہوا ؎

ابن سکرہ

ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن محمد معروف بابن سکرہ ہاشمی بغدادی شاعر نامور اولاد علی بن مہدی بن ابو جعفر منصور خلیفہ عباسی سے تہا - ثعالبی کہتا ہے کہ ابن سکرہ فن شعر اور صنایع و بدایع مین دخل کامل رکہتا تہا ظرافت اور لطافت اور خلاعت اور مجانت مین نہایت تہا اسنے ایک دیوان ۵۰ ہزار

بہت سے زیادہ اشعار کا تصنیف کیا اور یہہ دو شعر جو ابن خلکان کے ترجمہ مین مذکور ہوتے ہین ابن سکرہ کے ہین ؏

انا والله هالك آئيس من سلامتي أو أرى القاسم الذي قد أقاما مي

یہہ شاعر گیارہوین ماہ ربیع الآخر ۴۸۲ھ مین دمشق مین فوت ہوا ؏

ابن طرار جریری

قاضی ابو الفرج معافی بن زکریا بن یحیی معروف با بن طرار نہروانی فقیہہ ادیب شاعر عالم فاضل تھا نفطویہ وغیرہ سے علم ادب حاصل کیا اور مشاہیر علما و فضلا نے اس سے روایت کی ابن روح روایت کرتا ہی کہ یہہ شخص ایک رئیس کے گھر گیا وہان چند ادیب بیٹھے ہوئے تھے انہون نے اس سے کہا کہ ہم کونسے علم مین مذاکرہ و مباحثہ کرین اس نے رئیس کو کہا کہ آپکے کتب خانہ مین سب علوم کی کتابین موجود ہین آپ غلام سے کہین جو کتاب لے آوے اسمین مذاکرہ و مباحثہ کیا جاویگا راوی کہتا ہے کہ اس بات سے اسکا جمیع علوم و فنون مین تبحر معلوم ہوتا ہے روایت مین بہی ثقہ تہا اور شعر بہی نہایت فصیح و بلیغ کہتا تھا اس کے یہہ شعر ہین ؏

مالك العالمين ضامن رزقي فلماذا أملك الخلق رقي
قد قضى لي بما علي وما لي خالقي جل ذكره قبل خلقي
صاحب البذل والذي في يساري ورفيقي في عسرتي حسن رفق
فكما لا يرد عجزي رزقي فكذا لا يجر رزقي حذقي

حمیدی صاحب جامع صحیحین روایت کرتا ہی کہ مینے معافی کے ہاتہہ کا لکہا ہوا دیکہا ہے کہ معافی کہتا ہی کہ مین ایکمرتبہ حج کیواسطے گیا اور ایام تشریق مین مقام منی مین ٹھہرا تہا کہ کسی نے آواز دی اے ابو الفرج مینے سمجہا کہ مجہی بلایا ہی پہر یہہ خیال کرکے کہ شاید کسی اور کی کنیت ہو مینے جواب نہ دیا پہر اسنے کہا کہ اے ابو الفرج معافی مینے چاہا کہ جواب دون لیکن یہہ خیال کرکے کہ شاید کوئی اس نام کا ہی سو خاموش ہو رہا پہر اسنے آواز دی اے ابو الفرج معافی بن زکریا نہروانی مینے کہا اب تو کوئی

شک باقی نہین رہا پس مینے جواب دیا اُسنے کہا تو نہروانی مشرقی ہی اور مین نہروانی مغربی کو بلاتا ہون پس مین کنیت اور نام اور باپ کا نام اور نسبت کے متفق ہونیسے نہایت متعجب ہوا - اور مجکو معلوم ہوا کہ مغرب مین بہی ایک نہروان ہی - اسنے چند مفید کتابین تصنیف کین اور پنجشنبہ کے دن ۷ ماہ رجب ۳۰۳ھ مین پیدا ہوا اور دوشنبہ کے دن ۱۸ - ذی الحجہ سنہ ۳۹۰ ہجری مین نہروان عراق مین فوت ہوا - جریری جریر طبری کیطرف منسوب ہی کیونکہ وہ اسکا مجتہد تہا اور یہہ اُسکے مذہب کا مقلد تھا ۔

سلامی شاعر

ابو الحسن محمد بن عبید اللہ بن محمد بن یحیی بن جلیس مخزومی سلامی شاعر بے نظیر تھا اسنے بیس برس کی عمر مین شعر کہنا شروع کیا - بغداد مین پیدا ہوا اور ابہی لڑکا ہی تہا کہ موصل مین گیا وہانکی بڑے بڑے شعراء و فصحا مثل ابو عثمان خالدی اور ابو الفرج اور ابو الحسن تلعفری وغیرہ اسکی دیکہنیکیواسطے آئے اور جسوقت اسکی عمر اور حداثت سن کو دیکہا اور اسکی اشعار کی فصاحت و بلاغت پر غور کی تو نہایت متعجب ہوئی اور کہنے لگے کہ یہہ شعر اسکی نہین خالدی نے کہا کہ اسکی امتحان کا مین ضامن ہون پس ایک عظیم الشان مجلس شاعرون کی جمع ہوئی اور سلامی بہی اوسمین تہا سلامی کے امتحان کا ارادہ کر رہی تہے کہ اوپر سے مینہہ برسا اور زمین پر برف پڑی خالدی نے اوس برف پر آگ ڈالدی اور کہا ای دوستو اسکی بیان مین شعر کہو سلامی نے فی البدیہہ اسی مضمون کے شعر کہے حاضرین سنکر متعجب ہوئے اور اوسکی فصاحت و بلاغت کا اقرار کیا اور اوسکی علم کی تعریف کی - مگر تلعفری اپنے پہلے ہی قول پر رہا سلامی نے اوسکی ہجو مین شعر کہے سلامی کی قدر و منزلت صاحب بن عباد کے پاس بڑی تہی یہانتک کہ اسنے صاحب سے عضد الدولہ بن بویہ کے پاس شیراز مین جانیکا قصد کیا صاحب نے اسے ابن بویہ کے پاس شیراز مین بہیجا اور اوسنے اپنے وزیر کا قایمقام کیا عضد الدولہ جب سلامی کو دیکہتا تھا تو یہہ کہتا تہا کہ عطارد آسمان سے میرے پاس آیا ہی جسوقت عضد الدولہ مر گیا تو سلامی کا دل وہانسے برانگیختہ ہوا اور ادہر بہی محلہ کرخ واقع بغداد مین سلامی کا لڑکا فوت ہوا پہر تو اور گہبرایا اور بغداد مین واپس آیا - سلامی ۴ - جمادی الاول پنجشنبہ کی

دن ۳۹۳ھ مین فوت ہوا اسلامی دار السلام کہ یہ نام بغداد کا ہے منسوب ہے

شریف رضی

ابو الحسن محمد بن طاہر ذی المناقب ابی احمد بن علی زین العابدین بن حسین بن علی ابن ابیطالب
معروف بہ رضی موسوی ثعالبی اپنی کتاب یتیمۃ الدہر مین اسکی حالمین لکھتا ہے کہ شریف رضی ابہی دس برس کا نہو
تہا کہ آثار بزرگی اور کیاست کی اس سے ظاہر ہوئے تہے اسنے ایک دیوان چار جلد کا عربی مین تصنیف کیا ابو الفتح
ابن جنی بیان کرتا ہے کہ شریف رضی ابن سیرافی نحوی کی پاس آیا۔ اور اسوقت اپنی کہ سن صغیر مین
دس برس سے کم عمر کا تہا ابن سیرافی نحوی اسکو علم نحو پڑہانے لگا۔ آخر ایک دن ذکر ہوتے ابن سیرافی نے
کہا ہم کہین رأیت عمر تو علامت نصب کی عمر مین کونسی ہے رضی نے کہا بغض علی کا ابن سیرافی
اور حاضرین اس بات کو سنکر حیران ہوئے اسنے تہوڑی مدت مین قرآن مجید یاد کر لیا اور نحو ولغت مین استاد
کامل ہوا اسکی دیوان کو کئی آدمیون نے جمع کیا مگر سب سے اخیر ابو حکیم خبری نے جمع کیا کہتے ہین کہ شریف
اشعر قریش تہا ولادت اسکی ۳۵۹ھ مین بغداد مین ہوئی اور چھٹی محرم یوم یکشنبہ ۴۰۶ھ مین فوت ہوا۔

قزاز قیروانی

ابو عبد اللہ محمد بن جعفر تمیمی نحوی عالم اجل اور فاضل اکمل تہا علم نحو اور لغت مین یگانہ تہا اسنے اپنی
تالیفات گوناگون اور تصنیفات بوقلمون سے اہل علم کو بڑا فائدہ پہونچایا لغت مین کتاب الجامع بہت مفید کتاب تصنیف
کی اور اسکے مفید ہونیکے باعث بڑی شہرت پائی اور عزیز بن معز عبیدی والی مصر کے کہنے سے ایک
کتاب ہزار ورق کی نحو مین ایسی عمدہ تصنیف کی کہ پہلے اسکے کسینے ایسی کتاب نہ بنائی تھی شعر عاشقانہ
اکثر کہتا تھا اور وہ سب مقبول طبائع اہل فن ہوتے تھے وفات اسکی ۴۱۲ھ مین ہوئی قزاز منسوب عمل قز یا بیع قز کیطرف ہے

مہیار شاعر

ابو الحسن مہیار بن مرزویہ کاتب اصل مین مجوسی تہا ۳۹۴ھ مین شریف رضی کی پاس آکر مسلمان ہوا شعر
مین سرفہرست اہل زمانہ تہا ایک دیوان عربی کا چار جلد مین تصنیف کیا۔ ایکدن ابو القاسم بن برہان نے کہا کہ اے
مہیار تونے اسلام لانیسے دوزخ کے ایک زاویہ سے دوسرے زاوے کیطرف انتقال کیا کیونکہ پہلے تو مجوسی

تہا اب مسلمان ہو کر آنحضرت کی اصحابونکو سب دیتا ہی مہیار ۴۲۸ھ مین مر گیا ❀

شریف بیاضی

ابو جعفر مسعود بن عبد العزیز بن محسن بن حسن بن عبد الرزاق بیاضی شاعر اجل اور ادیب اکمل تہا شعر اسکا حسن و لطافت اور فصاحت و بلاغت مین اعلی درجہ کی خوبی رکہتے تہے۔ روایت کرتی ہین کہ ۴۵۹ھ مین جسوقت شرف الملک ابو سعید محمد بن منصور خوارزمی نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر گنبد بنوایا اور وہان ایک بڑا مدرسہ تیار کرایا اور ارکین سلطنت و اعیان دولت اپنی ہمراہ وہ مکان عالیشان دیکہلانیکے واسطے لیگیا تو انہین مین سے یہہ شاعر بہی آ موجود ہوا اور اسنے یہہ شعر پڑہے ❀

ألم تر أن العلم كان مبددا فجمعه هذا المغيب في اللحد
كذلك كانت هذه الأرض ميتة فأنشرها فعل العميد أبي سعد

ابو سعد نے یہہ شعر سنکر اس کو بڑا انعام دیا اور مال و دولت سے مالا مال کیا یہہ شاعر ۴۶۸ھ مین بغداد مین مر گیا ❀

ابن حیوس شاعر

ابو الفتیان محمد بن سلطان بن محمد بن حیوس ملقب بمصطفی الدولہ شاعر نامور والا قدر تہا عربی مین ایک عمدہ دیوان تصنیف کیا اور امرا و رؤسا کی مدح مین کئی قصیدے کہے اور ہزار ہا درہم و دنانیر انعام پائے اور اپنی عمر و اس سے اسنے بہت صلے اور جایزے حاصل کر کے ایک مکان عالیشان حلب مین بنایا ابن خیاط شاعر مذکور ۴۶۳ھ مین اسکے پاس آیا اور یہہ اشعار لکہکر اسکی خدمتمین بہیجے ❀

لم يبق عندي ما يباع بدرهم وكفاك مني منظري عن مخبري

میرے پاس کوئی چیز باقی نہین رہی جو ایک درہم کو بیچی جائے اور میری شکل میری حالسے تجہے کفایت کرتی ہو ❀

إلا بقية ماء وجه صنتها عن أن تباع وأين أين المشتري

مگر اپنی آبرو کو بیچنے سے نگاہ رکھا ہے اور کہان مشتری ہے کہ وہ بہی خریدے۔ ابو الفتیان نے کہا اگر وانت نعم المشتری کہتا تو بہت اچہا ہوتا یہہ شاعر دمشق مین ۳۹۴ھ مین پیدا ہوا اور حلب مین ۴۷۳ھ مین فوت ہوا ❀

ابن عمار اندلسی

ذوالوزارتین ابوبکر محمد بن عمار مہری اندلسی شاعر اجل اور ادیب بے بدل تھا سنہ ۴۲۲ھ مین پیدا ہوا - اور ہاجی اسقدر تھا کہ تمام ملوک اندلس کی اسکی تیز زبانی سے خوف کرتے تھے خصوصاً معتمد علی اللہ کو بڑا خوف تھا آخر اوسنے اسکو بطور تہدید دیا تھا مگر یہہ اسکی نافرمانی کرتا تھا اور اوسکی ہجو مین شعر بہی کہتا تھا چنانچہ معتمد علی اللہ نے ایک رات کسی بہانہ سے اسکو قتل کر کے ایک خادم سے کہا کہ اوسے قبر مین ڈالدے یہہ واقعہ سنہ ۴۷۷ھ مین ہوا - ابن عمار شاعر بینظیر تھا چنانچہ اوسکے ایک مشہور قصیدہ کے یہہ شعر ہین ؀

دہالنجاجة فالنسیم قد انبریٰ والنجم قد صرف العنان عن السریٰ

شراب کے شیشے سے پیو کیونکہ نسیم چلی ہے اور نجم نے رات کی سیر سے باگ پہری ہے ؀

والصبح قد اھدیٰ لنا کافورہ لما استرد اللیل منا العنبرا

اور صبح نے اپنا کافور ہمکو تحفہ دیا جب کہ رات نے ہمسے عنبر لوٹا لیا تھا یہ قبیلہ مہرا بالفتح بن حیدان بن الحاف بن قضاعہ کی طرف منسوب ہے ؀

ابن ابی الصقر

ابوالحسن محمد بن علی بن حسن بن عمر معروف با بن ابی الصقر واسطی علم ادب اور شعر مین مشہور آفاق ہوا ہے - ولادت اسکی پیر کے دن ۱۳ - ماہ ذیقعد سنہ ۴۰۹ھ مین ہوئی اور پنجشنبہ کے دن ۱۴ - ماہ جمادی الاول سنہ ۴۹۸ھ مین واسط مین فوت ہوا ؀

ابن الہباریہ

شریف ابو یعلی محمد بن محمد بن صالح ہاشمی عباسی معروف با بن الہباریہ نظام [illegible] مین لقب شاعر نامور تھا لیکن ہاجی اور بدگو اسقدر تھا کہ شاید کوئی شخص اسکی زبان سے بچا ہوگا اکثر اشعار ہجو اور ہزل مین کہتا تھا - کتاب نتایج الفطنہ فی نظم کلیلہ و دمنہ اسکی تصنیف ہے اور آخر دیوان کبیر تصنیف کیا اور کتاب الصادح والباغم کلیلہ و دمنہ کی طرز پر جسکی دو ہزار بیت ہین [illegible] سال کے عرصہ مین لکہی کرمان مین سنہ ۵۰۴ھ مین فوت ہوا - ہباریہ نام جدہ مادری ابو یعلی کا ہے ؀

ابیوردی شاعر

ابوالمظفر محمد بن احمد ابیوردی شاعر ظریف لطیف الطبع تھا اپنے دیوان کے اشعار کو عراقیات اور نجدیات اور وجدیات وغیرہ مین تقسیم کیا انساب عرب مین بڑا ماہر تھا۔ تصانیف اسکی بکثرت ہین چنانچہ اسنے تاریخ ابیورد اور تاریخ نسا اور کتاب المختلف والمؤتلف لکہی اور لغت مین بہی بہت کتابین تصنیف کین اور یہہ شعر اسنے شراب کی صفت مین بہت اچھا کہا ہے ؀

وفیها من ذاتها طرب ... فلذا یرقص الحبیب

شراب کی ذات مین ایسا طرب ہے کہ جسکی باعث سے دوست رقص کرتا ہے پنجشنبہ کے دن ۲۰ ربیع الاول ۵۰۷ھ مین اصبہان مین زہر دیا گیا ابیورد خراسان مین ایک قصبہ کا نام ہے ؀

ابوالعرب قرشی

ابوالعرب مصعب بن محمد بن ابی صالح الفرات قرشی صقلی مشہور شاعر جزیرہ صقلیہ کا باشندہ تھا۔ خلیفہ معتمد صاحب اشبیلہ نے پانچ سو دینار اسکیطرف بہیجے اور اوسکو اپنے پاس بلایا یہہ شاعر ۴۲۳ھ مین جزیرہ صقلیہ مین پیدا ہوا۔ اور ۴۶۴ھ مین جب روم کا اس پر غلبہ ہوا تو یہہ وہانسے بہاگ کر معتمد بن عباد کیطرف گیا۔ ابن صیرفی کہتا ہے کہ مینے بخیتہ طور پر ۵۰۶ھ مین سنا تہا کہ وہ اندلس مین زندہ ہے واللہ اعلم

مسعود لاہوری

مسعود بن سعد لاہوری یہہ شخص مسعود سعد سلمان کرکے مشہور ہے آبا و اجداد اسکے ہمدان کے رہنے والے تھے اسکا باپ سعد بن سلمان ہمدان سے ہند کو آیا اور شہر لاہور مین ایام سلطنت غزنویہ مین سکونت اختیار کی سعد نے یہان آکر شادی کی اور مسعود پیدا ہوا اور یہان ہی اُسنے پرورش پائی اور علمائے کبار اور فضلائے ذوالاقتدار سے تعلیم پاکر کمال حاصل کیا اور سلطان ابراہیم کو جب اسکی جوہر و لیاقت کی خبر ہوئی تو بڑی عزت و توقیر کر اُسے بلوا کر کسی شہر کا حاکم بنایا مسعود خود بہی شعر عربی اور فارسی اور ہندی کہتا تھا اور شعراء کو بہی بہت دوست رکھتا تھا یہہ دو شعر اسکے نمونہ کے طور پر درج کئے جاتے ہین ؀

ولیل کان الشمس ضلت نجومها ... ولیس لها نحو المشارق مرجع

بہت راتین گویا آفتاب دکھین اپنے راستہ بہول گیا اور شارق کیطرف اسکے واسطے مرجع نرہا ؎

فقلتُ لقلبی طال لیلی ولیس لی　　من الھم منجاۃ وفی الصبح مفزع

مینے اپنے دلسے کہا کہ اب میری رات لمبی ہوی اور مجکو غم سے خلاصی نہوی اور آنکہون مین فزع ہے وفات اسکی ۵۱۰ھ مین ہوی

ابن صائغ اندلسی

ابو بکر محمد بن باجہ تجیبی اندلسی معروف بابن صائغ شاعر نامور تھا صاحب قلاید العقیان (ابو نصر فتح بن محمد بن عبید بن خاقان قیسی) اپنی کتاب مین اسکو فرقہ معطلہ مین لکہتا ہے اور کہتا ہے کہ اسکا مذہب حکیمانہ اور فیلسوفانہ تھا۔ کتاب مطمح الانفس مین لکہا ہے کہ اسکا خیال بالکل اجرام فلکی کیطرف تھا اور یہانتک اسمین مستغرق ہوا کہ کلام اللہ سے ہی العیاذ باللہ تمسخر اور ہزل شروع کیا اور اسکا یہہ مقولہ تہا کہ جو کچہہ کرتا ہے دورہ زمانہ کا کرتا ہے۔ اور آدمی مثل نباتات کے ہین اور انکا مرنا اختطاف اور اقتطاف ہے۔ باذنجان مین ۵۳۳ھ مین زہر دیا گیا ؎

علامہ زمخشری مصنف تفسیر کشّاف

ابو القاسم محمود بن عمر بن محمد بن عمر خوارزمی زمخشری المعروف بجار اللہ زمخشری علم تفسیر اور حدیث اور نحو اور لغت اور بدیع اور بیان اور معانی اور ادب مین امام زمانہ تھا لوگ ممالک دور دراز سے اسکے پاس آتے تھے اور علوم وفنون مین اس سے مستفید ہوتے تہے علامہ مذکور نے تفسیر کشاف اور محاجات بالمسائل نحویہ۔ اور مفرد اور مرکب فی العربیہ اور فایق حدیث کی بیان مین۔ اور اساس البلاغت لغت مین اور ربیع الابرار اور نصوص الاخبار۔ اور متشابہ اسامی الرواۃ۔ اور النصایح الکبار۔ اور النصایح الصغار۔ اور ضالۃ الناشد۔ اور الرایض فی الفرایض۔ اور مفصل فی النحو۔ اور مقامات وغیرہ عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کی ہین۔ روایت کرتے ہین کہ علامہ زمخشری کی ایک ٹانگ ٹوٹی ہوی تہی اور لکڑی کے آسرے پر چلتا پہرتا تھا اور وجہ سقوط کی یہہ ہتی کہ ایک مرتبہ خوارزم سے اسکو کہین جانیکا اتفاق پڑا رستہ مین برف کی کثرت سے ایک ٹانگ اسکی ساقط ہوی۔ کہتے ہین کہ اسکے پاس ایک محضر نامہ تھا جسمین ہزارون معتبر لوگون کی شہادتین اسپر تہین کہ علامہ کی لات برف سے

ساقط ہوئی ہو کسی جرم شرعی سے نہین کاٹی گئی - اور بعض مورخ یون بیان کرتے ہین کہ مخشری جب فقیہہ حنفی دامغانی کی ملاقات کیواسطے گیا تو دامغانی نے اس سے ٹانگ کے ساقط ہونے کی وجہ پوچھی اسنے یون بیان کیا کہ یہہ میری والدہ کی بد دعا کا اثر ہے جو اُسنے میرے حق مین بچپن مین کی تھی اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ ایک دفعہ مینے ایک چڑیا کو پکڑ کر اوسکی لات کو ایک رشتہ سے باندھا اوسے چھوڑ دیا اور اوسکا دوسرا سرا اپنے ہاتھہ مین رکھا اور وہ چڑیا ایک سوراخ مین جا گھسی مینے زور سے اوس رشتہ کو یہانتک کھینچا کہ اوسکی لات جدا ہوگئی جب مین جوان ہوا اور بخارا سے طلب علم کو نکلا تو راستہ مین چارپایہ سے گر پڑا اور میری ٹانگ ٹوٹ گئی - ہرچند علاج کیا مگر کچھہ فایدہ نہوا آخر نوبت لات کے کاٹنے کی پہونچی - یہہ فاضل بدھ کے دن ۲۷ ماہ رجب ٤٦٧ھ کو زمخشر مین پیدا ہوا اور عرفہ کی رات جرجانیہ خوارزم مین ٥٣٨ھ مین فوت ہوا - اور جار اللہ اسکو اسواسطے کہتے ہین کہ یہہ مدت تک مکہ مین رہا -

ابن جوالیقی لغوی

ابو منصور موہوب بن ابی طاہر احمد بن محمد جوالیقی بغدادی فنون ادب مین امام اجل تھا علم ادب خطیب ابو زکریا تبریزی سے حاصل کیا بڑا عقیل فہیم ثقہ متدین تھا - شرح ادب الکاتب والمعرب اور تکملہ درۃ الغواص حریری آسنے تصنیف کین خلیفہ مقتفی باللہ کا پانچون نماز مین امام ہوتا تھا علم نحو اور لغت مین عدیم المثل تھا ٤٦٦ھ مین پیدا ہوا اور یکشنبہ کے دن پندرہوین محرم ٥٣٩ھ مین بغداد مین فوت ہوا جوالیقی عمل جوالیق یا بیع جوالیق کیطرف منسوب ہے ✤

ابن قیسرانی

ابو عبداللہ محمد بن نصر بن صغیر بن داغر بن محمد بن خالد بن نصر بن داغر بن عبدالرحمن بن مہاجر بن خالد بن ولید مخزومی خالدی حلبی شرف المعالی عدۃ الدین معروف بابن قیسرانی شاعر نامور اور سخنور نکتہ پرور تھا سر گروہ شعرای مجیدین اور سر دفتر ادبای ماہرین تھا - ابن منیر اور ابن قیسرانی مین مہاجات اور وقایع اور مشاجرات شاعرانہ حد سے زیادہ ہوئے چنانچہ اسکا ذکر ابن منیر کے ترجمہ مین مذکور ہوا ابن خلکان لکھتا ہے کہ مینے حلب مین ابن قیسرانی کا دیوان جو خاص اوسکے اپنے ہاتھہ

کا لکھا ہوا تھا دیکھا اور اوس دیوان سے کچھہ نقل بھی کیا۔ ولادت اسکی ۵۴۲ھ مین عکا مین ہوئی اور دمشق مین ماہ شعبان ۶۲۳ھ مین فوت ہوا۔ خالدی خالد بن ولید مخزومی کیطرف منسوب ہے ۞

عتّابی

ابو منصور محمد بن علی بن ابراہیم بن زبرج نحوی عتابی علم نحو اور لغت و ادب مین استاد کامل تھا اور خوشنویسی مین بھی بے نظیر تھا علم ادب شریف ابو السعادات ہبۃ اللہ سے حاصل کیا ماہ ربیع الاول ۴۸۴ھ مین پیدا ہوا اور شنبہ کی رات ۵ جمادی الاولی ۵۵۶ھ مین فوت ہوا۔ عتّاب بفتح عین مہملہ تشدید تا فوقانیہ عتابین کیطرف منسوب ہے جو بغداد کے غربی محلہ کا نام ہے ابو منصور نے اسکو ترک کر کے جانب شرقی کو اختیار کیا تھا اور ابو عمرو کلثوم بن عمرو بن ایوب عتابی جو شاعر مشہور ہے وہ عتاب بن سعد بن زہیر بن جشم کیطرف منسوب ہے یہہ شخص مؤخر الذکر بڑا شاعر فصیح البیان قنسرین کا باشندہ تھا۔ ہارون رشید وغیرہ کی تعریف مین اس نے کئی قصاید منظوم کئی اسکی تاریخ وفات معلوم نہین ۞

مؤیّد الوسی

ابو سعید مؤید بن محمد بن علی بن محمد الوسی شاعر ماہر تھا اکثر شعر عشقیہ و ہجائیہ لکھتا تھا عراق کی روسا اور عمایدکی مدح مین بھی اسنے کئی قصیدے کہی عماد کاتب خریدہ مین لکھتا ہی کہ مؤید شاعر مقبول خواص و عوام اور مالک اراضی و املاک اور صاحب ریاست و ایالت تھا پھر لیکا یک حوادث زمانہ مین ایسا گرفتار ہوا کہ نہ وہ ریاست رہی اور نہ وہ ثروت و جاہ بلکہ امام مقتفی باللہ کی قید مین دس برس سے زیادہ مقید رہا اور مستنجد باللہ کی خلافت مین ۵۵۵ھ مین رہائی پائی مگر دس سال محبس کی ظلمت کے سبب سے اسکی آنکھوں کا نور جاتا رہا پھر شہر موصل مین گیا اور وہان ۴ ماہ رمضان پنجشنبہ کے دن ۵۵۷ھ مین فوت ہوا اور ولادت اسکی ۴۹۴ھ مین موضع الوس مین ہوئی تھی الوس بضم ہمزہ ایک ناحیہ کا نام ہے جو دریاے فرات کی کنارہ پر واقع ہے ۞

ابن الکیزانی

ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن ثابت بن ابراہیم بن فرج کنانی مقری ادیب لبیب مصر کا رہنے والا

معروف با ابن الکیزانی شاعر نامور وسخنور معتقی پرہیزگار یگانہ زمانہ تھا اسنے ایک دیوان عربی مین تصنیف کیا جسکے اکثر مضامین ورع اور تقوی سے بھرے ہین ابن خلکان کہتا ہی کہ مجہکو اسکا یہہ شعر نہایت پسند آیا ؀

اذا لاق بالمحب غرام فکذا الوصل بالحبیب یلیق

جیسا عشق کو شورش لایق ہی تو اسیطرح وصل حبیب کو لایق ہی ۹ - ماہ ربیع الاول یا محرم ۵۶۲ھ مین فوت ہوا اور امام شافعی کی قبر کے پاس دفن کیا گیا جو اب زیارت گاہ مخلوقات ہی اور کیزانی عمل کیزان یا بیع کیزان کیطرف منسوب ہی اور اسکی اجداد مین سے کوئی شخص یہہ کام کرتا تھا ؀

رصافی شاعر

ابو عبد اللہ محمد بن غالب اندلسی رصافی شاعر فصیح البیان تھا اسکے اشعار ظریف اور ابیات لطیف وعجیب اور مرغوب خاطر خواص وعوام تہے و مہفہف کالغصن الا انہ تتیم الالباب عند لقائہ سبب سے معشوق باریک کمر مثل شاخ کے کہ عقلین اوسکو دیکھنے سے حیران ہوتی ہین واضحی بنام وقد تکلل خدہ عرق فقلت الورد رش بماء ہ چاشت کیوقت تک سوتا تہا اس حالین کہ انکے رخسار پر عرق کے تاج تہے مینے کہا کہ گلاب کے پہول نے اپنا عرق چہڑکا ہی وفات اسکی ماہ رمضان ۵۷۲ھ مین ہوئی ؀

ابلہ بغدادی

ابو عبد اللہ محمد ابن بختیار بن عبد اللہ معروف با بلہ بغدادی شاعر بے نظیر تھا - عماد کاتب خریدہ مین بیان کرتا ہی کہ یہہ شاعر سپاہیانہ وضع رکہتا تھا اور شعر پر مذاق لکھتا تھا اور اوس کے اکثر شعر معنی کا تحفے تہے چنانچہ اس کے قصیدے کا ایک شعر یہہ ہے ؀

لا یعرف الشوق الا من یکابدہ ولا الصبابۃ الا من یعانیہا

شوق کو نہین پہچانتا مگر وہ جو اوسکی رنج کو کہینچے اور نہ عشق کو جانتا ہے مگر وہ جو اسکی تکلیف اوٹہائے اور حسن تخلیص ہین یہہ شعر ضرب المثل ہی ۵۷۹ھ یا ۵۸۰ھ مین بغداد مین مرگیا ابلہ بمعنی معروف ہے یا نام باعتبار ضد کے ہی کیونکہ یہہ شاعر نہایت ذکی اور ذہین تھا اور نام کبہی باعتبار ضد کے بہی ہوتے ہین جیسے اسود کا نام کافور اور مثل مشہور ہی ع برعکس نہند نام زنگی کافور ؀

تاج الدین خراسانی

ابو سعید یا ابو عبد اللہ محمد بن ابی السعادات عبد الرحمن بن محمد بن مسعود بن احمد بن حسین بن محمد مسعودی ادیب کامل تہا۔ مقامات حریری کی شرح ایسی طویل اور حاوی نکات و اشارات پانچ جلدونمین لکہی کہ کسی نے پہلے اوسکی ایسی شرح نہین لکہی اور یہہ شرح بڑی مشہور ہوی اور ہر ایک خاص و عام اسکو لیپٹ کر رکہتا تھا۔ یکم ماہ ربیع الآخر ۵۲۲ھ میں پیدا ہوا اور یکم ماہ ربیع الآخر ۵۸۴ھ کو دمشق مین فوت ہوا۔

ابن تعاویذی

ابو الفتح محمد بن عبد اللہ کاتب معروف با بن تعاویذی شاعر نامور اور سخنور نکتہ پرور تھا اخیر عمر مین ۵۷۹ھ مین نابینا ہوا اور بعد نابینا ہونے کے کئی شعر اپنی نابینائی اور جوانی کے غم مین کہی۔ نابینا ہونیکے پہلے ایک عمدہ دیوان تصنیف کیا۔ ولادت اسکی دسوین رجب جمعہ کے دن ۵۱۹ھ مین اور وفات ۲۔ شوال ۵۸۴ھ کو بغداد مین ہوی۔ تعاویذی نسبت طرف عمل تعویذ کے ہی ۞

موفق الدین اربلی

ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن محمد بن قاید موفق الدین اربلی علم عربی مین امام تھا اور انواع شعر مین ماہر علم عروض اور قوافی اور تنقید شعر مین یگانہ تھا صغر سن مین اسنے شعر کہنا شروع کیا بڑے بڑے فاضل علم نحو کے مسایل مشکلہ کے پوچھنے کیواسطے اسکے پاس آتے تہے۔ زین الدین ابو المظفر یوسف بن زین الدین والی اربل کی تعریف مین بہت اچھا قصیدہ منظوم کیا اور بڑی عزت پائی ۳۔ ربیع الآخر ۵۸۵ھ مین اربل مین فوت ہوا ۞

ابن المعلم نجم الدین

ابو الغنایم محمد بن علی بن فارس بن علی بن عبد اللہ بن حسین بن قاسم معروف با بن معلم واسطی نجم الدین لقب شاعر فصیح اللسان اور عذب البیان تھا چونکہ اسکے شعر ملیح اور پر مذاق اور مطبوع خاطر ہر خاص و عام ہوتے تہے اسلیے بہت جلدی مشہور ہوجاتے تہے۔ اشعار و کتابت کی باعث اسکی بڑی قدر ہونے لگی تھی مگر اسکے شعر کے شیوع کا یہہ باعث تھا کہ جب یہہ شعر کہتا تھا تو فقرا منتسب

بسلسلہ شیخ احمد بن رفاعی اونکو یاد کرتے تھے ابن معلم اور ابن تعاویذی مین معاصرت اور منافست
ہوتے ہین اور ابن تعاویذی اسکی ہجو بھی کرتا رہا - ابن معلم کہتا ہے کہ ایک مرتبہ بغداد مین میرا گذر
اوس مکان پر ہوا جہان ابن جوزی وعظ کر رہا تھا اور ہزارہا آدمیون کا اژدحام تھا مین ابن
جوزی کے پاس جا بیٹھا اور پہلے ہمارا باہم کچھ تعارف نہ تھا اس اثنا مین ابن جوزی نے
میرا ایک شعر استشہاد کیطور پر پڑھا اور کہا کہ ابن معلم نے کیا اچھا شعر کہا ہے پس مین نے اپنے وہان
جانے اور اوسکو میرے اس شعر کو استشہاد کیطور پڑھنے اور مجھکو نا پہچاننے سے بڑا تعجب کیا اسکی دیوان
نے اسکی عین حیات مین بڑی شہرت پائی - ۱۷ جمادی الآخر سنہ ۵۰۱ھ مین پیدا ہوا ۔ چہارشنبہ ۵۹۱
مین ہرث مین مرگیا اور ہرث واسطے سے دس فرسنگ کے فاصلہ پر ایک گانو کا نام ہے ٭

ابو الحرم نحوی

ابو الحرم مکی بن ریان ماکسینی صاین الدین اسکا لقب تھا موصل مین اسنے علم قرآن اور علم ادب
پڑہا پھر بغداد مین گیا اور وہان ابن خشاب اور ابن صفار اور ابن انباری اور ابن دہان سعید سے
علم ادب وغیرہ کی تکمیل کی پھر موصل مین آیا اور وہان علم کا شروع کرنے لگا اور لوگون نے اسسے
بہت نفع اٹھایا - ابن مستوفی نے تاریخ اربل مین اسکو جامع فنون الادب اور حجۃ کلام العرب
لکہا ہے شعر بھی اچھا کہتا تھا - نو دس سال کی عمر مین نابینا ہوا تھا - ابو العلا معری سے بڑا
تعصب رکھتا تھا اور جسوقت اسکا شعر سنتا تھا تو ہنستا تھا اور خود بھی اسکی طرز پر شعر کہتا تھا
اور وجہ اسکی یہہ بیان کرتے ہین کہ یہہ دونو نابینا تھے اور ادب مین شریک تھے - شنبہ کی
رات ۲ شوال سنہ ۶۰۳ھ مین شہر موصل مین فوت ہوا - ماکسینی ماکسین کیطرف منسوب ہے اور ماکسین
ایک چھوٹا سا شہر نہایت عمدہ اور خوبصورت نہر خابور کے کنارے پر جزیرہ کے مضافات سے ہے

فخر الدین رازی

ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن حسین بن حسن بن علی تیمی بکری طبرستانی اصل رازی مولد فخر الدین
ابن خطیب عالم اجل اور فاضل اکمل علامہ زمان و فہامہ دوران تھا کئی فنون مین اسنے تصنیف کی

اور اسکی تصنیفات سے بہت مشہور تفسیر کبیر اور مطالب العالیہ اور نہایۃ العقول اور شرح اشارات اور شرح کلیات قانون ہے عربی مین شعر بھی فصیح کہتا تھا اور وعظ بھی کرتا تھا اور وعظ مین وقت وجد ورقت اور بکا و اسپر غالب ہوتا تھا ہرات مین اسکی مجلس وعظ مین ارباب مذاہب اور مقالات کے آتے اور سوال کرتے اور جواب باصواب پاتے تھے شہاب الدین غوری کی ملازمت مین اسکا بڑا درجہ اور رتبہ ہوا اور اسنے بہت مال و متاع حاصل کیا اور جبکہ کہین سوار ہوکر جاتا تھا تو تین سو طالب العلم اسکے ہمراہ ہولیتے تھے - غرض فضایل و فواضل امام فخر الدین کے شمار سے باہر ہین اور اس کے اشعار عربی جو سراسر پند و نصیحت سے بہرے ہوئے ہین یہ ہین ؏

نہایۃ اقدام العقول عقال ۔۔۔ واکثر سعی العالمین ضلال

وارواحنا فی وحشۃ من جسومنا ۔۔۔ وحاصل دنیانا اذی ووبال

ولم نستفد من بحثنا طول عمرنا ۔۔۔ سوی ان جمعنا فیہ قیل وقال

وکم قد رأینا من رجال ودولۃ ۔۔۔ فبادوا جمیعا مسرعین وزالوا

وکم من جبال قد علت شرفاتہا ۔۔۔ رجال فزالوا والجبال جبال

علما اس سے مستفید ہونیکے واسطے ممالک دور دراز سے آتے تھے اور فایز المرام ہوکر مشہور زمانہ ہوتے تھے مدت تک ۔۔ خوارزم مین مدرس ہے علوم و فنون سے لوگونکو فایدہ پہونچاتا رہا - ۲۵ رمضان ۵۴۳ یا ۵۴۴ھ مین پیدا ہوا اور پیر کے دن اول تاریخ ماہ شوال ۶۰۶ھ مین ہرات کے مدرسہ مین فوت ہوا راوی روایت کرتے ہین کہ ۵۹۵ھ مین جب یہہ فاضل سلطان غیاث الدین غوری کے پاس فیروزکوہ مین آیا اور سلطان نے ہرات مین ایک بڑا عالیشان مدرسہ بنایا اور اسکو بڑی تعظیم و تکریم سے وہان کا مدرس مقرر فرمایا تو فرقہ کرامیہ کو جو تشبیہ اور تجسیم کے قایل ہین یہہ امر ناگوار گذرا پس فقہا کرامیہ اور حنفیہ اور شافعیہ فیروزکوہ مین غیاث الدین کے دربار مین جمع ہوئے اور قاضی عبد المجید بن عمر المعروف بابن قدوہ کا جو فرقہ کرامیہ کا سرگروہ تھا فخر الدین سے مناظرہ ہوا جب غیاث الدین وہانسے چلا گیا تو فخر الدین نے ابن قدوہ کو گالی گلوچ دینی اور ایذا رسانی شروع کی اور ابن قدوہ نہایت ادب سے مقابلہ کرتا رہا جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ کرامیہ نے ایک مفسدہ برپا کیا اور غیاث الدین نے اسکو وہانسے نکال دیا اور یہہ ہرات مین واپس آیا ؏

ابن اثیر جزری برادر عزالدین صاحب تاریخ کامل

مبارک - بن محمد بن محمد بن عبدالکریم المعروف با بن اثیر جزری عزالدین جزری صاحب تاریخ
کامل کا بہائی ہے علم تاریخ اور ادب اور نحو اور حدیث اور تفسیر مین بڑا ماہر تہا علم نحو اسنے ابن دہان
سے حاصل کیا تصنیفات بہ لیعاو رسایل وسیعہ اسنے تصنیف کئے کتاب الانصاف فی الجمع بین الکشف
والکشاف اور کتاب فی صنعۃ الکتابۃ اور ابن دہان نحوی کی کتاب الفصول کی شرح بدیع
نام اور ایک دیوان عجیب و غریب تصنیف کیا جزیرہ ابن عمر مین ۵۴۴ھ مین پیدا ہوا اور پنجشنبہ کے
دن سلخ ذالحجہ ۶۰۶ھ مین شہر موصل مین فوت ہوا - کہتے ہین کہ اسکی لات کو تشنج ہوگیا تہا
اسلئے ناچار ہوکر خانہ نشین ہوا ایک شخص مغرب کا باشندہ اسکے بہائی عزالدین کو آکر کہنے لگا کہ
مین اسکا علاج کرتا ہون اور صحت ہونے تک کچہہ اجرت نہ لونگا - اور روغن بناکر اسکی لات کو
مالش کرنے لگا تہوڑے دنون مین آثار صحت کے نمایان ہونے لگے اسنے اپنے بہائی عزالدین کو
کہا کہ اس طبیب کو کچہہ دیکر رخصت کردینا چاہیے کیونکہ اب مین بیماری کے باعث بڑے آرام مین
ہون اور کسی رئیس و وزیر کے یہان مجہے جانا نہین پڑتا بلکہ وہ خود مشورہ کیواسطے میرے پاس
آتے ہین اگر مین تندرست ہوگیا تو پہر مجکو وہی تکلیف جانے آنیکی ہوگی اوسکے بہائی نے طبیب کو
کچہہ دیکر رخصت کیا اور یہہ چند روز زندہ رہکر اسی بیماری سے فوت ہوا جزیرہ ابن عمر ایک شہر
موصل کے شمال کیطرف واقع ہے چونکہ دجلہ نے چارونطرف سے اوسکا احاطہ کیا ہوا ہے اسواسطے
اسکا نام جزیرہ پڑا واقدی کہتا ہے کہ ایک شخص عبدالعزیز بن عمر نام ذواہل برقعیدین سے اوسکو بنایا ہے واللہ اعلم

ابن دہان نحوی

ابو بکر مبارک بن ابیطالب مبارک وجیہ لقب المعروف با بن دہان نحوی شہر واسط مین پیدا ہوا
اور وہین پرورش پائی اسنے ابن سواوی شاعر وغیرہ سے علم تحصیل کیا اور ابن انباری اور ابن خشاب
نحوی کی مصاحبت اور مجالست سے بڑا فایدہ پایا پہلے حنبلی تہا پہر حنفی ہوا پہر مدرسہ نظامیہ مین
علم نحو کا مدرس مقرر ہوا اور اوس مدرسہ کے بانی نے یہہ شرط کی ہوئی تہی کہ اس عہدہ پر شافعی آدمی رہا

مقرر کیا جاویگا اسلئے یہہ شافعی ہوا یہہ شخص بڑا بیہودہ گو اور حریص اور مدعی تہا ۵۲۲ سنہ مین شہر ... مین پیدا ہوا اور ۶۱۰ سنہ مین بغداد مین فوت ہوا ٭

مظفر الاعمی شاعر

ابو العز مظفر بن ابراہیم بن جماعہ بن علی بن شامی بن احمد بن ناہض بن عبد الرزاق شاعر مجید اور ادیب ... اور عروضی تہا اور علم عروض مین ایک مختصر رسالہ بہی تصنیف کیا شعر بہت فصیح کہتا تہا ولادت اسکی پانچوین جمادی الآخر ۵۴۴ سنہ مین ملک مصر مین ہوئی اور ہفتہ کے دن ۹ محرم الحرام ۶۲۳ سنہ مین مرگیا ۔

ابن عنین شاعر

ابو المحاسن محمد بن نصر الدین بن نصر بن حسین بن عنین انصاری شرف الدین لقب کوفی اصل دمشقی مولد شاعر مشہور تہا اور خاتمہ شعرا اسکا اسپر ہوا اسکے بعد کوئی شاعر اسکا ہم پلہ نہین ہوا ہجو اور لوگون کے عیب چینی کیطرف بڑا مایل تہا شام اور عراق اور جزیرہ اور اذربیجان اور خراسان اور غزنہ اور خوارزم اور ماوراء النہر وغیرہ ملکونکی سیاحت کی ابن خلکان کہتا ہے کہ مین ابن عنین سے ۶۱۳ سنہ مین شہر اربل مین ملا ۔ لیکن اس سے کچہہ حاصل کرنیکا اتفاق نہوا اور وہ یہی بیان کرتا ہے کہ مینے ملک قاہرہ مین ۶۵۴ سنہ مین خواب مین دیکہا کہ ابن عنین کی ہاتہہ ایک سرخ ورق ہے اور اوسمین تقریباً پندرہ شعر ہین اور ابن عنین کہہ رہا ہے کہ مینے یہہ شعر ملک مظفر والی حماۃ کی مدح مین بنائے ہین اور ملک مظفر اور ابن عنین دونوا اسوقت فوت ہو گئے تہے لیکن اوسنے وہ اشعار مجلس مین سنائے اور اونمین سے مجہے ایک بیت بہت پسند آیا جسکو مینے یاد کرکے لوگون مین مشتہر کیا اور وہ شعر یہہ ہے ٭

والبیت لا یحسن انشاده ۔ الا اذا احسن من شاده

ابن عنین دمشق مین ملک معظم کے وقت عہدہ وزارت پر مامور ہوا یہہ شاعر ۵۴۹ سنہ مین پیدا ہوا اور ۶۳۰ سنہ مین فوت ہوا

ابن المستوفی

ابو البرکات مبارک بن ابو الفتح احمد بن مبارک بن موہوب شرف الدین لقب معروف بابن مستوفی

اربلی رئیس جلیل القدر کثیر التواضع واسع الکرم جامع الفضایل والفواضل تھا علم حدیث اور اسما و رجال اور اوسکی تمام متعلقات اور علم ادب اور علم حساب مین مہارت کلی رکھتا تھا ممالک دور و دراز سے بڑے بڑے اہل علم استفادہ کیواسطے اسکی پاس آتی تہی اسنے چار جلدون مین تاریخ اربل اور کتاب النظام فی کتاب شعر المتنبی وابی تمام اور ایک دیوان فصیح اور کتاب سر الصیغۃ علم ادب مین تصنیف کی ابو البرکات سنہ ۵۶۴ھ مین پیدا - اور ۶۳۷ھ مین فوت ہوا اور اسکا مرثیہ یوسف بن نفیس اربلی معروف بہ شیطان الشام نے کہا اور یہہ شیطان الشام ۵۸۳ھ مین اربل مین پیدا ہوا اور موصل مین ماہ رمضان ۶۵۷ھ مین فوت ہوا ❊

فقیہ قمراوی

ابو الفضایل موسی بن محمد بن موسی بن احمد بن عیسی کنانی معروف بقمراوی نجم الدین اسکا لقب تہا اور علم فقہ اور ادب مین مشہور فاضل تھا اسنی ایک قصیدہ علی قیروانی مذکور کے بحر وقافیہ پر کہا تھا جسکے چند شعر یہہ ہین ❊ قل لمن یضلک عودہ ❊ وبانی اوسیہ کہ حسدہ ❊ لم یبق جفاک سوی نفس ❊ زفرات الشوق تصعدہ ❊ ہاروت یعنعن فن السحر ❊ الی عینیک ویسندہ - یہہ فاضل ۵۹۱ھ مین پیدا ہوا اور آخر ماہ صفر ۶۶۵ھ مین فوت ہوا - قمراوی قمراوکیطرف منسوب ہے - جو ایک موضع صرخد واقع شام کے مضافات مین سے ہے ❊

ابن الابار

محمد بن عبد اللہ بن ابی بکر بن عبد اللہ بن عبد الرحمن کاتب معروف اور ادیب مشہور ملقب بابن الابار تہا ۵۹۵ھ مین پیدا ہوا - علم ادب اور تاریخ مین امام وقت تھا فصاحت وبلاغت نظم و نثر عربی مین دستگاہ کامل رکھتا تھا کتاب تحفۃ القادم اور کتاب ایماض البرق وغیرہ اسکی تصنیف ہین حاکم تونس نے اس خیال سے کہ اسکی باعث سے بغاوت پھیلیگی ۶۵۸ھ مین اسکو قتل کردیا ❊

محقق طوسی مصنف اخلاق ناصری - محمد بن حسن طوسی نصیر الدین لقب

بڑا عالم فاضل حکیم فلسفی علامۂ زمان وفہامۂ دوران تہا شہر طوس مین پیدا ہوا اور بعض ماخذ مین آذربیجان مین پرورش
پائی علم حکمت مین دو واسطہ سے شیخ ابو علی سینا کا شاگرد ہے اکثر علوم وفنون مین اسنے کتابین تصنیف
کین لیکن سب مین مشہور شرح اشارات اور شرح مجسطی بطلیموس وتجرید در علم کلام واوصاف الاشراف در علم
سلوک واخلاق ناصری وغیرہ ہین چند مدت قہستان اور قلاع ملاحدہ اسماعیلیہ مین رہا اور بعض
وقت محبوس بہی ہوا جب ایلخان نے اس ملک کو فتح کیا تو یہہ فاضل انکی قید سے رہائی پاکر ایلخان
سے ملا۔ اور اسنے اسکی بڑی قدر ومنزلت کی اور اسکو اپنا مصاحب بنایا لوگ تو اسکو شیعہ کہتے ہین
لیکن یہہ اسکے برخلاف اخلاق ناصری مین بیان کرتا ہے۔ یہہ فاضل کبہی کبہی شعر بہی کہتا
تھا چنانچہ اسنے یہہ شعر بابا افضل کاشانی کیطرف بطریق سوال لکہکر بہیجے تہے۔ نظم۔ اجزای پیالہ
کہ درہم پیوست * بشکستن آن روا نمیدارد دست * چندین سر و پای نازنین وسر ودست
از بہر چہ ساخت وزبرای چہ شکست۔ بابا افضل جو بڑا حکیم اور صوفی تھا اسنے یہہ جواب دیا۔ نظم۔
تا گوہر جان در صدف تن پیوست * از آب حیات صورت آدم بست * گوہر چو تمام شد صدف ناشکست
بر طرف کلاہ گوشہ نشست کہتے ہین کہ جسرات یہہ پیدا ہوا اوسی رات اسکا باپ فوت ہوا۔ اور یہہ ۷۷ سالکا ہوکر سنہ ۶۷۲ہجری میں فوت ہوا
ابن واصل۔ قاضی القضاۃ علامۂ جمال الدین محمد بن سالم بن واصل فاضل اجل تہا علم منطق ہندسہ اصول فقہ ہیئت
تاریخ مین بڑا ماہر تھا اسنے بہت عمدہ کتابین تصنیف کین در آغانی کا بہت اچھا اختصار کیا ۔
قشیری بن ابو الفتح محمد مجد الدین علی بن وہب بن مطیع قشیری قوصی قاضی القضاۃ شیخ وفضلای علمای
روزگار اور سر آمد فضلای نامدار تھا علم ادب اور شعر مین مہارت کامل رکہتا تہا اسکے والدین
قوص سے حج کیواسطے چلے آتے تہے تو شنبہ کے دن ۲۵ شعبان سنہ ۶۲۵ مین راستہ مین یہہ فاضل
پیدا ہوا اور اسنے شہر قوص مین پرورش پائی اور مصر وشام مین جاکر علم حاصل کیا۔ حافظ
فتح الدین کہتا ہے جسقدر مین نے علمائے کرام دیکہے ہین اونمین سے کوئی اسکے برابر نہین دیکہا
اسنے عربی مین ایک دیوان تصنیف کیا جو فصاحت وبلاغت سے پر ہے کہتے ہین کہ ساتوین صدی
کی ابتدا مین یہہ ہی عالم ہوا ہے امام نووی نے اسکیطرف خط لکہا اور اوسمین اسنے یہہ شعر درج کیا ہو

لکل زمان واحد یقتدی وهذا زمان انت لا شک واحد

ہر زمانے مین کوئی یگانہ ہوتا ہے جسکی پیروی کی جاتی ہے اور اس زمانہ مین بے شک تو ہی یگانہ ہے۔ گیارہوین ماہ صفر جمعہ کے دن ۶۰۲ مین اسکی وفات ہوئی ٭

جمال الدین قرشی صاحب صراح

ابو الفضل محمد بن عمر بن خالد معروف بجمال قرشی عالم فاضل تھا جمیع علوم عربیہ مین اسکو مہارت کامل تھی لیکن سب سے بڑھکر لغت کیطرف اسکو بہت توجہ تھی اسنے صحاح جوہری کو مختصر کرکے ایک عجیب غریب کتاب لغت مین لکھی اور اسکا نام صراح فی لغات الصحاح رکھا یہہ کتاب نہایت مفید اور مقبول طبایع اہل فن ہے اس کتاب کے دیباچہ مین اسنے لکھا ہے کہ مینے بہت مدت تلاش کرکے صحاح کو کاشغر کے مدرسہ برہانیہ مسعودیہ سے حاصل کیا چونکہ وہ کتاب بڑی طویل تھی اسلیئے اسکا مختصر کرنا شروع کیا اور کاشغر مین ۶۸۱ھ مین اوسکی تسوید سے فارغ ہوا اور دوشنبہ کے دن ۲۳ ماہ ذی القعدہ ۶۸۱ھ مین اوسکو بہمہ وجوہ تیار کرکے قابل استنساخ کیا اسنے اپنی کتاب کی صفت مین یہہ شعر کہے ہیں

هذا الصراح من الصحاح مروق ٭ یصفو لشاربه وما یصرنق
یسقی به القرشی ندمان النهی ٭ کاسی فواید مطرف ومعتق
فاشرب لتحظی کاسه اذ کیس ٭ یحظی بها لا حظ منه لاحمق

یہہ فاضل آٹھوین صدی ہجری مین فوت ہوا ٭

ابن حیان نحوی

ابن حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان شیخ الزمان و امام النحات اثیر الدین غرناطی علم نحو اور ادب اور حدیث و تفسیر مین بڑا درجہ رکھتا تھا تفسیر بحر المحیط ... تسہیل اسکے تصنیف کئے ہین غرناطہ مین ۶۵۴ھ مین پیدا ہوا اور ۷۴۵ھ مین ... فوت ہوا اور ... حکایات حاصل کی کہ اپنے اوستادونکی ... حیات ... ٭

قطب الدین شیرازی - محمود بن مسعود بن مصلح فارسی شافعی ملقب قطب الدین ...

سنہ ۶۳۴ھ مین پیدا ہوا نصیر طوسی سے پڑہتا تہا اور بغداد و دمشق و مصر مین مدت تک رہا اور تبریز مین آکر مستوطن ہوا معقولات مین امام زمانہ تہا شرح مختصر ابن حاجب اور شرح مفتاح اور شرح کلیات قانون اسنے تصنیف کین روم مین ہی گیا اور اوسکے والی نے اسکی بڑی قدر و منزلت کی اور سیواس کا قاضی بنایا متقی اور پرہیزکار تہا نمازی باجماعت تہا اور شرح السنہ بغویکا اکثر مطالعہ کرتا تہا اور جب کوئی کتاب تصنیف کرتا تھا تو صایم الیوم اور ساہر اللیل ہوتا تھا ماہ رمضان سنہ ۷۱۰ھ مین فوت ہوا

قطب الدین رازی

محمد ابن محمد ابو عبد اللہ کنیت اور قطب الدین لقب المعروف بقطب تحتانی علوم عقلیہ و نقلیہ مین امام تہا دمشق مین آیا اور مرتے دم تک وہین رہا تاج الدین سبکی بیان کرتا ہے کہ جب یہ سنہ ۷۶۳ھ مین دمشق مین آیا تو ہم اسکا شعر سنکر اسکی ملاقات کو گئے اور مباحثہ کیا اور اوسکو منطق و حکمت مین امام اور تفسیر و معانی و بیان و نحو مین بڑا عالم معتبر پایا تفسیر کشاف کا حاشیہ سورہ طہ تک اور شرح مطالع اور شرح شمسیہ اور شرح اشارات وغیرہ تصنیف کین ماہ ذیقعدہ سنہ ۷۶۶ھ مین فوت ہوا

اقصرای شارح موجز

محمد بن محمد فخر الدین رازی جمال الدین لقب محقق عارف اور مدقق کامل حسن السیرت تہا مسلسل ایام مدرسہ مین مدرس رہا اس مدرسہ کے بانی نے یہہ شرط کی ہوئی تہی کہ اس مدرسہ کا مدرس وہ شخص بنایا جاویگا جسکو صحاح جوہری کی یاد ہوگی پس اقصرای کے سوا کوئی شخص اسکو نہ ملا جو اس شرط کو پورا کرے۔ اقصرای نے تفسیر کشاف کا حاشیہ لکہا اور علم بلاغت مین ایضاح کی شرح اور طب مین موجز کی شرح جو آجکل متداول ہے لکہی سنہ ۸۰۰ ہجری کے بعد فوت ہوا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب انتباہ مین لکہتے ہین کہ اقصرای اصل مین اقصرای کیطرف منسوب ہے اور اق کے معنے سفید اور صرای معرب سرای کا ہے اور سرای کے معنے محل فناخر کی ہین پس مجموعہ کے معنے سفید محل ہوے

محقق دوانی مصنف اخلاق جلالی

محمد بن اسعد دوانی جلال الدین اسکا لقب تھا علوم عقلی و نقلی مین محقق کامل تھا اسکی تصانیف

انکی کمالات علمی پر دال ہین - اسنے شرح تجرید قوشجی اور شرح مطالع پر حاشیہ لکہا اور اپنے ہمعصر
صدر الدین شیرازی کے ساتہہ مباحثے اور مناقشے کرتا رہا جنمین اکثر یہہ ہی غالب رہا اور ایک رسالہ
انموذج العلوم تصنیف کیا جسمین علوم مختلفہ اور فنون متفرقہ کے معرکۃ الآرا مسایل کا بیان
کیا ہی اسنے اپنے باپ سعد الدین اسعد سے علوم عقلیہ اور فنون ادبیہ اور فقہ و تفسیر اور علوم
علوم حاصل کئے اور اسکی باپ نے بڑے بڑے فضلاے جلیل القدر سے علم پڑہا جنمین سے مشہور سید شریف
جرجانی ہے اور محقق دوانی صاحب قاموس سے بھی پڑہتا رہا اور سوا ان کے اسکے اوستاد اور بہی بہت
ہین جنکا لکہنا موجب طوالت ہے اور اسنے عقاید عضدی کی شرح اور ہیاکل نور کی شرح اور
تہذیب المنطق کی شرح اور سورۃ اخلاص کی تفسیر لکہی ہے ۹۰۸ یا ۹۱۸ مین قصبہ دوان
مین جو گازرون کے پاس واقعہ ہے فوت ہوا ہو

صدر الدین شیرازی

محمد شیرازی علم حکمت اور فلسفہ مین بڑا ماہر تہا اسنے شرح تجرید اور شرح مطالع اور شرح شمسیہ
پر حاشیے لکہے اسکی تصنیفات اسکی ذکاوت اور تبحر پر دال ہے اور اکثر اسکی مباحثے محقق دوانی کے
ساتہہ ہوتے رہے اسنے شیراز مین مدرسہ بنایا اور اسمین درس دیتا رہا اسکا باپ ملک شیراز کا
ایک بڑا رئیس اعظم اور سردار مفخم مرجع الاشراف والاعیان تہا اور اسکا بیٹا غیاث الدین جو
تحقیق اور تدقیق مین مشہور فی الآفاق تہا اپنے باپ کی وفات کے بعد اسکا قایمقام ہوا
صدر الدین ۸۲۸ھ مین پیدا ہوا - اور ماہ رمضان ۹۰۳ھ مین فوت ہوا اور غیاث الدین ۹۴۸ھ مین مر گیا

علامہ تفتازانی

مسعود بن عمر سعد الدین تفتازانی عالم اجل اور فاضل اکمل تہا ماہ صفر ۷۲۲ھ مین قریہ تفتازان
مین جو مضافات نسا مین ہے پیدا ہوا اور تہوڑی مدت مین جمیع علوم سے فارغ ہوا اور علوم
و فنون مین اسقدر کمالیت پیدا کی کہ کوئی اسکے ہمسرون سے اسکے درجہ تک نہ پہونچا اور کتب
مفید عام انے تصنیف کین چنانچہ اسنے زنجانی کی شرح ۱۶ برس کی عمر مین شہر ترمذ مین ۷۳۸ھ مین

مین بنائی ہین مطول اور مختصر المعانی اور سعدیہ شرح شمسیہ اور شرح عقاید اور شرح قسم ثالث مفتاح سکاکی اور تلویح اور حاشیہ شرح مختصر الاصول عضدی اور فتاوی حنفی اور حاشیہ تفسیر کشاف وغیرہ کتابین لکھین امیر تیمور گورگان اسکی بڑی عزت کرتا تھا اور اسکو اپنے پاس بڑی شان وشوکت سے بٹھلاتا تھا اسلیئے اسکے ہمسر اسپر بڑا رشک کرتے تھے - علامہ مذکور اور سید شریف علی جرجانی مین بڑے بڑے مباحثے ہوتے رہے جنکا بیان سید شریف کے تذکرہ مین لکھا گیا ہے - پیر کے دن ۲۲ - محرم ۷۹۲ھ مین شہر سمرقند مین فوت ہوا اور سرخس مین اسکی نعش کو لیجاکر چہارشنبہ کو ۹ - جمادی الاول کو دفن کیا میر سید شریف نے اسکی تاریخ وفات یہہ کہی - بیت

عقل را پرسید از تاریخ سال رحلتش ✽ گفت تاریخش یکے کم طیب اللہ ثراہ ✽

مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس

محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم بن عمر بن ابی بکر بن احمد بن محمود بن ادریس بن فضل اللہ بن شیخ الاسلام ابی اسحق گازرونی المشہور شیخ مجد الدین فیروز آبادی لغوی صاحب قاموس وغیرہ گازرون مین ماہ ربیع الاول ۷۲۹ھ مین پیدا ہوا سات برس کی عمر مین قرآن مجید یاد کرکے شیراز مین گیا اور علم ادب اور لغت اپنے باپ اور شیخ عبد اللہ بن محمود وغیرہما سے حاصل کیا اور خوشنویسی اور استحضار لغات مین یگانہ زمانہ ہوا بغداد مین مدت تک مدرس رہا اور اس سے اسکے گرد نواح کے لوگ مستفید ہوتے رہے علم وفضل مین اسقدر ترقی کی کہ ملک اشرف اسمعیل والی زبید نے اسکی شاگردی اختیار کی اور اپنے لڑکی کی شادی اس سے کردی جس سے اسکو یہانتک خصوصیت حاصل ہوئی کہ جس ملک مین جاتا تھا اسکی بڑی تعظیم وتکریم وہانکے حاکم بجالاتے تھے چنانچہ ملک منصور والی تبریز اور سلطان بایزید خان بن عثمان والی روم اور بادشاہ مصر اور ابن ادریس حاکم بغداد اور امیر تیمور بادشاہ ہند وغیرہ اسکی خدمت اور تواضع حد سے زیادہ کرتے تھے اسکا مقولہ ہے کہ مینے پچاس ہزار مثقال سونے کا کتابین خریدی ہین تصنیفات اسکی بکثرت ہے چنانچہ بصائر ذوی التمییز فی لطائف الکتاب العزیز و تنویر المقیاس

تی تفسیر ابن عباس - خواتمہ الآیات تفسیر فاتحۃ الکتاب - درر النظم - حل الخلاصہ - شرح خطبۂ کشاف
شوارق الاسرار العلیہ - شرح بخاری کی شرح بیس جلد مین - اسعاد بالاصعاد - لقمہ عنبریہ - احاسن
اللطائف - فصوص الدرر - روضۃ الناظر فی ترجمہ شیخ عبد القادر - مرقات وفیہ فی طبقات حنفیہ - تنزیہ
الاذہان فی تاریخ اصبہان - درر الغالی - سفر السعادۃ - قاموس جو لغت مین معتبر اور بڑی مشہور و
معروف کتاب ہے - شرح قصیدہ بانت سعاد وغیرہ تصنیف کین کرمانی کہتا ہے کہ یہہ فاضل نظم و نثر فارسی و
عربی مین یکتائے زمانہ تھا جب یہہ شخص امیر تیمور سے ملا تو اوسنے اسے ایک لاکھ درہم عطا کیا وفات
اسکی زبید مین بیسوین شوال ۸۱۷ھ مین ہوئی اور عمر نوے سال سے زیادہ تھی فیروز آباد
شیراز مین ایک شہر کا نام ہے ٭

کاتب چلپی مصنف کشف الظنون

مصطفی بن عبد اللہ قسطنطینی المشہور بکاتب چلپی عالم فاضل تھا علم تاریخ مین بڑا ماہر تھا اسکی
ایک کتاب کشف الظنون نام لکہی جسمین تمام کتب مصنفہ اسلام اور قبل اسلام کا حال مع حالات
اونکے مصنفون کے درج کیا ہے اس قسم کی کتاب آجتک سواے اسکے کوئی تصنیف نہین ہوئی
اس کتاب کی تسوید و تبییض اسنے ۱۰۵۵ھ مین دو مہینے مین کی اور ۱۰۶۷ھ مین فوت ہوا ٭

حرف النون

نابغہ جعدی

نابغہ جعدی صحابی جلیل القدر اور شاعر نامور ہوئے ہین انکے نام مین اختلاف ہے بعضے قیس بن عبد اللہ
اور بعضے حبان بن قیس بن عبد اللہ بن عمرو بن عدس بن ربیعہ بن جعدہ کہتے ہین اور وجہ لقب
نابغہ کی یہہ ہے کہ آپ زمانۂ جاہلیت مین بہت فصیح شعر کہتے تھے پہر تیس برس تک بالکل شعر کہنا
ترک کر دیا تہا اور نابغہ لغت مین اسکو کہتے ہین جو بالکل شعر نہ کہتا ہو پہر یکایک نہایت عجیب
غریب شعر کہنے لگے پس چونکہ پہلے اونہون نے شعر کہنا ترک کر دیا تہا اسلئے گویا جو شاعر نہ تہا پہر جب کہنے لگے
تو نابغہ ہوئے اور آپ شاعر محسن طویل العمر اور نابغہ ذبیانی سے اسن اور کبیر ہوئے عمر آپکی

ایکسو اسی سال اور بقول بعض دو سو بیس اور بقول اصمعی ایک سو ساٹھ برس کی عمر پائی عبد اللہ بن زبیر کے عہد تک زندہ رہے زمانہ جاہلیت میں بہی انکی اشعار موجود ہیں منجملہ انکے یہہ شعر ہے ؎

الحمد للہ الذی لا شریک لہ ۔ من لم یقلہا فنفسہ ظلما

شکر اوس خدا کا جسکا کوئی شریک نہیں جو شخص اس بات کا قایل نہوا اوسنے اپنے نفس پر ظلم کیا اور ابو تمام طائی حماسہ میں بہی انکے اشعار لایا ہے ؎

نضر بن شمیل نحوی

ابو الحسن نضر بن شمیل بن خرشہ تمیمی مازنی نحوی بصری فقہ حدیث ادب وغیرہ علوم و فنون میں بڑا ماہر تہا حدیث میں اسکی روایت بڑی معتبر ہے خلیل بن احمد کے مصاحبون میں سے تہا ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ جب نضر بصرہ میں افلاس سے تنگ آکر خراسان کو چلا تو وہان شہر مرو میں ثروت اور عزت پائی اور نحوی اور عروضی اور اخباری نے اسکی شہادت کی حریری درۃ الغواص میں لکہتا ہے کہ خلیفہ مامون کو اس حدیث میں کہ اذا تزوج الرجل المرأۃ لدینہا وجمالہا کان فیہا سداد من عوز سداد بفتح سین یاد تہا نضر نے کہا امیر المومنین سداد بالفتح یہان خطا ہے اسکو اسجگہہ بالکسر پڑہنا چاہئے اور یہہ خطا آپکی نہیں ہے ہشیم نے یون ہی روایت کی ہے خلیفہ نے کہا ان دونون میں کیا فرق ہے نضر نے کہا سداد بالفتح کے معنی قصد فی الدین اور السبیل کے ہیں اور سداد بالکسر معنی ہر چیز جس سے رخنہ کا انسداد اور نقصان کی تلافی کی جائے۔ خلیفہ نے کہا تمہین کوئی سند بہی یاد ہے اسنے یہہ شعر عرجی شاعر کا پڑہا ؎

اضاعونی وای فتی اضاعوا ۔ لیوم کریہۃ وسداد ثغر

خلیفہ نے اسوقت اسکو پچاس ہزار درہم عطا فرمایا۔ اسنے کتاب الاجناس پانچ جلد میں جسمین پانچ انواع مختلفہ کا بیان ہے اور کتاب السلاح اور کتاب المعانی اور کتاب غریب الحدیث اور اور بہت عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین ماہ ذی الحجہ ۲۰۳ھ میں شہر مرو علاقہ خراسان میں فوت ہوا

خبزارزی - ابو القاسم نصر بن احمد بن نصر بن مامون بصری معروف بخبزارزی

امی تھا لکھہ پڑہ نہ سکتا تھا مگر شعر گوئی مین لگا نہ تھا اور خبز آرزی اسکو اسواسطی کہتے تھے کہ بصرہ
کے مربد مین (مربد بصرہ مین ایک محلہ کا نام ہی) ایک دکان مین آرز کی روٹی پکاتا تھا اور
اشعار عاشقانہ پڑہتا تھا اور لوگونکا ازدحام اسکے آس پاس رہتا تھا اور اسکے شعر سنکر لوگ
بڑے خوش ہوتے تھے اور تالی بجاتے اور اسکے حال کو دیکھکر بہت تعجب کرتے تھے۔ ابو الحسین
محمد بن محمد بن لنکک باوجودیکہ شاعر عدیم المثل تھا پہر بہی اسکی دکان پر آکر بیٹہتا اور اسکے
شعر سنکر نہایت محظوظ ہوتا تھا۔ ابو الحسین نے نصر کے شعرون کا ایک دیوان جمع کیا
نصر مدت تک بغداد مین رہا۔ خطیب نے اپنی تاریخ مین لکہا ہی کہ اسکے دیوان اور مقطعات
کی روایت معافی اور ابن ذکریا حریری۔ اور احمد بن منصور بن محمد بن حاتم وغیرہم ایک جماعت
نے کی ہے ثعالبی کتاب الیتیمہ مین اسکی تعریف لکھی ہی۔ چنانچہ دو چار شعر یہان بطور نمونہ کے لکھے جاتے ہین

رأیت الهلال ووجه الحبیب فکانا هلالین عند النظر
ولم ادر من حیرتی فیهما هلال السماء ام هلال البشر
ولولا التورد فی الوجنتین وما راعنی من سواد الشعر

مینے چاند اور معشوق کا چہرہ دیکہا۔ پس وہ دونو دیکہنے مین ہلال تہے مین اون دونون مین
حیرت مین آکر نہ سمجہہ سکا۔ آسمان کا چاند ہے یا آدمی کا چاند۔ اگر اوسکے دونون رخسار
گلابی رنگ نہوتا اور مجہے اپنی سیاہ بالونسے نہ ڈراتا ۔

لکنت اظن الهلال الحبیب وکنت اظن الحبیب القمر

تو مین ہلال کو حبیب اور حبیب کو چاند خیال کرتا ۔

فهذا یغیب وذا لا یغیب وما من یغیب کما من حضر

لیکن یہہ غایب ہوتا ہے اور وہ غایب نہین ہوتا اور جو غایب ہو وہ اس جیسا نہین ہے
کہ حاضر ہو یہہ شاعر سنہ ۳۱۷ مین فوت ہوا خبز آرزی بفتح خا معجمہ و سکون با موحدہ و فتحہ
زای بعدہ ہمزہ پہر رای مہملہ پہر زا سے یہہ نسبت طرف خبز ارز کے ہے ۔

ابن قلاقس

ابوالفتوح نصر اللہ بن عبداللہ بن مخلوف بن علی بن عبدالقوی بن قلاقس ملقب بقاضی اعز شاعر بے نظیر اور عالم بے نبیل تھا شیخ حافظ ابوطاہر احمد بن محمد سلفی کی صحبت سے اس شخص نے بڑا افادہ حاصل کیا اور اوسکی مدح میں نہایت عمدہ قصائد منظوم کیے۔ اخیر وقت میں بلاد یمن میں گیا اور عدن میں ابوالفرج یاسر بن ابی الندی بلال بن جریر محمدی وزیر محمد اور ابوالسعود محمد عمران بن محمد والی یمن کی مدح میں بہت قصیدے کہے اور انعام و اکرام پایا۔ وہ متاع ملکا لیکر جہاز پر سوار ہوا راستہ میں جہاز ٹوٹ گیا اور تمام مال و متاع متصل جزیرہ ناموس کی جو دہلک کے قریب ہے پانچویں ماہ ذیقعدہ یوم جمعہ ۵۶۳ھ کو غرق ہوا۔ ابن قلاقس تنہا بیچ کر یاسر وزیر مذکور کے پاس گیا اور ایک قصیدہ نہایت فصیح بلیغ لکھکر لیگیا جسکے عوض میں یاسر نے اسکو بہت سا مال و متاع عطا فرمایا۔ ولادت اس شاعر کی سرحد اسکندریہ میں چہارشنبہ کے دن ۱۴ ماہ ربیع الاول ۵۳۲ھ میں ہوئی اور تیسری شوال ۵۶۷ھ میں عیذاب میں فوت ہوا۔ قلاقس جمع قلقاس اور قلقاس بضم بیخ نبات جسکو پکا کر قوت باہ کے زیادہ ہونے کے واسطے کہاتے ہیں اور اوسکی مداومت سودا پیدا کرتی ہے ؎

ابوالمرہف نمیری

ابوالمرہف نصر بن منصور بن حسن بن جوشن نمیری شاعر نامور ہوا اگرچہ نابینا تھا ایام صبا میں بغداد میں آیا اور مرتے دم تک وہاں ہی رہا قرآن مجید کو یاد کیا۔ اور امام حنبل کے مذہب کی فقہ پڑہی اور علم حدیث قاضی ابوبکر بن عبدالباقی انصاری اور ابوالبرکات عبدالوہاب بن المبارک انماطی اور ابوالفضل محمد بن ناصر وغیرہ سے پڑہا اور علم ادب ابومنصور بن جوالیقی سے حاصل کیا شعرگوئی میں ید طولے رکھتا تھا خلفا اور اکابرین کی مدح میں کئی قصائد کہے اور انعام اور صلے پائے اور عربی زبان میں نہایت فصیح و بلیغ دیوان تصنیف کیا ۱۴ سال کی عمر میں اسکی دونوں آنکھیں چیچک سے جاتی

میں ۱۳ جمادی الآخر سنہ [illegible] یوم سہ شنبہ عصر کے بعد رقہ میں پیدا ہوا اور ۲۰ ربیع الآخر
سنہ [illegible] یوم سہ شنبہ بغداد میں فوت ہوا ؞

مُطرزی

ابو الفتح ناصر بن ابو المکارم عبد السید بن علی مطرزی فقیہ حنفی نحوی ادیب خوارزمی علم
لغت اور ادب اور شعر میں یگانہ زمانہ اور امام وقت تھا۔ تصانیف اسکی بکثرت ہیں چنانچہ
اسنے مقامات حریری کی مختصر شرح جو طلب برادری کے لیے بہت مفید ہے اور کتاب
المغرب اون الفاظ عربیہ کے بیان میں جنکو فقہا استعمال میں لاتے ہیں اور اقناع فی اللغۃ
اور مختصر اصلاح المنطق اور مصباح فی النحو وغیرہ تصنیف کیں ہیں یہہ شاعر سنہ ۵۳۸ھ میں
خوارزم میں پیدا ہوا اور وہیں سنہ ۶۱۰ھ میں فوت ہوا ؞

ابن اثیر جزری

ابو الفتح نصر اللہ بن محمد جزری ابن اثیر مصنف کامل کا بھائی ہے جزیرہ ابن عمر میں پیدا
ہوا اور اپنے والد کے ہمراہ شہر موصل میں گیا اور وہان علم ادب اور شعر میں بڑی کمالیت
پیدا کی اور کتاب المثل السائر فی ادب الکاتب والشاعر اور الوشی المرقوم فی حل المنظوم تصنیف
کیں۔ اور ابو تمام طائی اور بحتری اور دیک الجن اور متنبی کے اشعار جمع کرکے ایک مفید کتاب
بنائی اور سواے انکی اور دیوان اور رسالے عجیب وغریب تصنیف کیے ہیں یہہ فاضل اپنی کتاب
الوشی المرقوم میں لکھتا ہے کہ مینے بے شمار شعر یاد کیے اور دیوان حماسہ اور دیوان ابی عبادہ
بحتری اور دیوان متنبی کو حفظ کیا اور کئی سال انکو پڑھتا رہا اب وہ میرے واسطے ایسا
امر خلقی اور طبعی ہو گیا ہے وفات اسکی سنہ ۶۳۷ھ میں ہوئی ؞

حرف الواو

ولید بن یزید

ولید بن یزید بن عبد الملک سنہ ۱۲۵ھ میں تخت نشین ہوا مگر لہو ولعب اور فسق وفجور میں یگانہ تھا

قرآن مجید او رخانہ کعبہ کی بہی اسنے بے ادبی کی اور زنا اور شراب نوشی مین سب فاجرون
سے بڑہگیا عربی مین اسکے اشعار اکثر شوخی وچالاکی اور فسق وفجور پر دال ہین چنانچہ
ایک روز اسنے یہہ آیات پڑہی - واستفتحوا وخاب کل جبار عنید من
ورائہ جہنم - تو اوسنے قرآن مجید منگواکر اسکو نشانہ تیر بنایا اور یہہ شعر کہے ؏

تہدد کل جبار عنید فہا انا ذاک جبار عنید
اذا ما جئت ربک یوم حشر فقل یا رب خرقنی الولید

یعنے تو ہر متکبر سرکش کو ڈراتا ہے - خبردار ہو وہ جبار عنید مین ہون - جبکہ دن قیامت کے
تو اپنے خدا کے پاس آئے تو کہو اے خدا مجہے ولید نے پہاڑ دیا ہے اور اسکی اوربہی
اشعار مضامین ناشدنی سے اسقدر پر ہین کہ جنکے سننے سے نفرت آتی ہے سلطنت کا انتظام
بہی اسوجہ سے نا درست رہا اور ایک سال سلطنت کرکے ۱۲۶ھ مین مقتول ہوا ؏

بحتری شاعر

ابو عبادہ ولید بن عبید بن یحیی بن شملال طائی بحتری شاعر نامور اور ادیب نکتہ دان [illegible]
تہا منبج مین ۲۰۶ھ مین پیدا ہوا [illegible] وہان ہی پرورش پائی پہر عراق مین گیا اور بہت سے
اشعار شہر حلب اور اسکے گرد نواح کی تعریف مین کہے ابو بکر صولی نے اپنی کتاب مین جو
ابو تمام کے حالات مین لکہی ہے روایت کرتا ہے کہ بحتری کہتا تہا کہ مین حمص مین ابو تمام
کے پاس گیا اور اپنے شعر اوسکو سنائے اور جو شاعر وہان آتا تہا ابو تمام کو ضرور اپنے شعر
سناتا تہا جب ابو تمام نے میرے شعر سنے تو نہایت خوش ہوا اور سب شاعرون سے توجہ
چہوڑ کر میری طرف متوجہ ہوا جب لوگ اوسکی مجلس سے رخصت ہوئے تو [illegible] کہا اے بحتری تو تو
سب شاعرون سے جنہون نے مجہے شعر سنائے ہین اشعر ہے ابو [illegible] کسی نے پوچہا
کہ ابو تمام اور متنبی اور بحتری تینون سے کون اشعر ہے ابو العلا [illegible] ابو تمام اور متنبی
حکیم ہین اور ابو تمام شاعر ہے کسی نے بحتری سے پوچہا کہ تیرے شعر [illegible] یا ابو تمام کے اوسنے

کہا کہ اسکی جید میرے جیدون سے اچھی ہین اور میری ردیہ اوسکی ردیون سے افضل ہین روایت کرتے ہین کہ حلب مین ایک شخص طاہر بن محمد ہاشمی تھا - اوسکا باپ ایک لاکھ دینار ترکہ چھوڑ مرا طاہر نے وہ سب شاعرون اور زاہدون پر فی سبیل اللہ خرچ کیا بحتری نے بھی وہان جانیکا قصد کیا جب حلب مین پہونچا اور اسنے سنا کہ اب وہ قرض کے باعث گھر مین ہے - تو یہہ نہایت غمگین ہوا اور غلام کے ہاتھ اشعار مدحیہ بھیجے جب طاہر بن محمد نے اسے دیکھا تو رو دیا اور غلام کو بلوا کر کہا کہ میرے گھر کو بیچ ڈال اوس نے کہا آپ قرضخواہون کے سامنے بیچتے ہین اسنے کہا ضرور بیچنا ہے غرض اسنے تین سو دینار کو گھر بیچا اور تھیلے مین ایکسو دینار ڈالکر بحتری کے پاس ارسال کیا بحتری نے یہہ حال سنکر چند شعر مدحیہ اور لکھکر اوس تھیلی کو واپس کیا - جب تھیلی اور وہ شعر طاہر کے پاس پہونچے تو اوسنے اور بیچا سو دینار ہمین ڈالکر واپس کئی اور قسم دی کہ اب نہ واپس کرے جب وہ دینار بحتری کے پاس پہونچے تو اوسنے یہہ شعر کہے ؎

شکرتک ان الشکر للعبد نعمۃ ❀ ومن یشکر المعروف فاللہ زائدہ
لکل زمان واحد یقتدی بہ ❀ وھذا زمان انت لا شک واحدہ

یہہ شاعر ۲۸۴ھ مین منبج مین فوت ہوا - اور اسکے اشعار متفرق پڑے ہوئے تھے پہلے ابو بکر صولی نے ترتیب حروف پر انکو جمع کیا پھر علی بن حمزہ اصبہانی نے حروف کی ترتیب کو چھوڑ کر انواع کی ترتیب پر جمع کیا جسطرح ابو تمام کے شعرونکو ان دونون نے جمع کیا تھا - بحتری نے ابو تمام کیطرح کتاب الحماسہ اور کتاب معانی الشعر تصنیف کین یہہ شاعر اپنے جد بحتر بن عتود بن عنین کی طرف منسوب ہے ؎

حرف الفاء

فرزدق شاعر

ابو فراس ہمام فرزدق بن غالب بن صعصعہ [illegible] مشہور اور تخلص معروف تھا فرزدق کے

یعنے لغت مین زشت اور تر شرو اور اُس گروہ نان کے ہین جو تنور مین گر کر جل جائے
اور اس کا باپ غالب اپنی قوم کا سردار تھا فرزدق اپنے باپ غالب کی قبر کی بہت تعظیم
کرتا اور اوسکی تعریف و توصیف مین سیکڑون شعر کہا تہا اور اسکے بزرگون مین سے اسکا دادا صعصعہ اول
ایمان لایا ہی اور وہ جاہلیت مین بہی جلیل القدر عظیم الشان تہا اور فرزدق اور جریر کے مہاجات
اور مشاعرات عرب مین ضرب المثل ہین - بعضے فرزدق اور بعضے جریر شاعر کے
شعروںکو ترجیح دیتے ہین - ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہشام بن عبد الملک اپنے باپ کی حین حیات
مین حج کیواسطے گیا اور بیت اللہ کے گرد طواف کرکے لوگون کے اژدحام کے سبب
استلام حجر نہ کر سکا آخر ناچار ہوکر منبر پر لوگون کے دیکہنے کے واسطے بیٹہا اتنے مین حضرت
امام زین العابدین ابن امام حسین بن علی مرتضیٰ تشریف لائے اور آپ جب طواف سے
فارغ ہوئے اور حجر اسود کیطرف آنا چاہا تو لوگ خود بخود ہٹ گئے اور آپنے بڑی آسایش
سے استلام حجر اسود کیا ہشام کے آس پاس صدہا شامی بیٹھے تھے کسینے اونمین سے پوچہا کہ
یہہ کون زبردست شخص ہی جسکی واسطے خود بخود لوگ ہٹ گئے ہین ہشام نے کہا مین نہین جانتا - فرزدق نے وہان کہڑے
ہوکر فی البدیہہ ایک قصیدہ امام زین العابدین کی مدح مین پڑہا جسکے چند
شعر معہ ترجمہ یہان درج کیے جاتے ہین ؎

هذا الذی تعرف البطحاء وطأته والبیت تعرفه والحل والحرم

یہہ وہ شخص ہی جسکی جائے قدم کو بطحا کے مکہ اور بیت اللہ اور حل اور حرم پہچانتا ہے ؎

هذا ابن خیر عباد الله کلهم هذا التقی النقی الطاهر العلم

یہہ سب اللہ کے بندونمین سے نیک اور بزرگ کا فرزند ہے یہہ پرہیزگار پاک طاہر دانا اور سردار ہے

هذا ابن فاطمة ان کنت جاهلها بجده انبیاء الله قد ختموا

اگر تو جاہل ہے تو جان لے کہ یہہ بی بی فاطمہ کا بیٹا ہے اور اوسکی جد پر خدا کے پیغمبر ختم ہوے
ہین غرض فرزدق نے وہین ایک لمبا قصیدہ آپکی شان مین پڑہا جسکو ہشام سنکر غضبناک

ہوا اور حضرت امام زین العابدین نے ساتھ بارہ ہزار درہم اسکو عوض مین عطا فرمائے فرزدق
نے کہا کہ ای امام مینے خدا کیواسطے آپکی تعریف کی ہے اور میری غرض صلہ حاصل کرنیکی نہین
امام زین العابدین نے فرمایا کہ ہم اہل بیت جب کسی کو کوئی چیز بخشتے ہین تو پہر واپس نہین لیتے
فرزدق نے اپنی چچا کی بیٹی نوار سے شادی کی تہی پہر آپس مین مخالفت ہوئی اور عبد اللہ
بن زبیر کے یہان یہ مقدمہ پیش ہوا خولہ بنت منظور بن ریان جو زوجہ عبد اللہ بن زبیر کی
عورت نوار کی طرفدار تہی اور نوار اسکے گہر مین آکر سکونت پذیر ہوئی اور فرزدق حمزہ بن
عبد اللہ بن زبیر کے پاس اترا عبد اللہ بن زبیر نے حکم دیا کہ فرزدق نوار کے پاس
نجائے جبتک کہ وہ دونو بصرہ مین جاکر وہان کے عامل کو مقدمہ فیصل کرنیکیواسطے حاکم نہ بنائین
پس چند مدت تک فرزدق کو نوار سے رہا اور اوس سے کچھ عرصہ کے بعد اولاد بہی
پیدا ہوئی جنکا نام لیطہ - سبطہ - حبطہ - رکفہ - زمعہ تہا اور لطہ و حیطہ بہی اسکی اولاد سے
کہتے ہین - آخر فرزدق نے نوار کو طلاق دیا اور پہر بہت پریشان ہوا فرزدق کی وفات
جریر شاعر سے چالیس روز اول سنہ مین ہوئی ٭

ہلال شاعر

ہلال بن خالد بن ارقم بن قسیم بن ناشرہ بن سیار بن رزام بن مازن بن مالک بن عمرو
بن تمیم شاعر اسلامی بنی امیہ کیوقت ہوا ہے لیکن ابو الفرج اصبہانی صاحب اغانی بیان
کرتا ہے کہ شاید اسنے کچہہ زمانہ سلطنت عباسیہ کا بہی پایا ہے ٭

ابن کلبی نسابہ

ابو المنذر ہشام بن ابو النضر محمد بن سائب بن بشر بن عمرو کلبی نسابہ کوفی علم انساب مین بڑا
ماہر تہا اسنے ایک مفید کتاب مسمی بکتاب الجمہرہ انساب مین تصنیف کی یہہ شخص کہتا تہا کہ میرا
چچا ہمیشہ قرآن کے نہ یاد کرنے سے عتاب کرتا تہا - سو مینے تین روز مین قرآن مجید یاد کیا
اور اسکی تصانیف بہی کثیر ہین چنانچہ کتاب حلف عبد المطلب و خزاعہ - کتاب حلف الفضول - کتاب

حلف تمیم وکلب - کتاب المنافرات - کتاب بیوتات ربیعہ - کتاب الکنی - کتاب شرف قصی و
ولدہ فی الجاہلیۃ والاسلام - کتاب القاب قریش - کتاب القاب یمن - کتاب المثالب
کتاب النوافل - کتاب ادعاء معاویہ زیاد - کتاب اخبار زیاد بن ابیہ - کتاب صنائع قریش
کتاب المشاجرات - کتاب المعاتبات - کتاب ملوک الطوائف - کتاب ملوک کندہ - کتاب افتراق
ولد نزار - کتاب تفریق الازد - کتاب طسم وجدیس وغیرہ کہتے ہین کہ اسکی تصنیف ایکسو
پچاس سے زیادہ ہین اور سب اعلے اور عمدہ اور انفع اور احسن ہین وفات اسکی سنہ ۲۰۴ھ مین ہوئی

بدیع اسطرلابی

ابو القاسم ہبتہ اللہ بن حسین بن یوسف یا احمد المعروف بدیع اسطرلابی شاعر نامور سخنور
معنی پرور تھا آلات فلکیہ مین بڑا اوستاد کامل تھا اور اس عمل سے خلیفہ مسترشد باللہ
کیطرف سے بڑا رتبہ پایا اور بہت مال ومتاع حاصل کیا اور اسکے بعد کوئی ایسا نہین ہوا
اور شعر مین اس قدر استہزا اور تمسخر کو داخل کرتا تھا کہ الفاظ مین بھی فحش لاتا تھا
یہہ شخص ۵۳۴ھ مین فالج کی مرض سے مرگیا ہو

ابن القطان

ابو القاسم ہبتہ اللہ بن فضل بن القطان عبد العزیز بن محمد بن حسین بن علی بغدادی مین سرگروہ
شعرائے نامدار وسرآمد بلغای ذوی الاقتدار ہوا ہے خلاعت ومجانت وتمسخر مین سب ہمعصرون
سے سبقت لیگیا تھا - اسنے عربی مین دیوان نہایت عمدہ فصیح وبلیغ تصنیف کیا اس کے
اشعار پر معانی دلچسپ مرغوب خاطر ہین ابن قطان اور حیص بیص شاعر مین بہت معارضے
اور مقابلے ہوتے رہے ابن قطان اکثر ہجو مین شعر کہتا رہا ہے ۴۷۸ھ مین پیدا ہوا
اور شنبہ کے دن ۲۸ ماہ رمضان ۵۵۸ھ مین مرگیا - اور حضرت معروف کرخی کی مقبرہ مین دفن کیا گیا

حرف الیاء

یزید بن معاویہ اموی

یزید بن معاویہ اچھا شاعر اسکے اگرچہ بہت تہوڑے پاے جاتے ہین مگر جس قدر ہین فصیح ہین

چنانچہ دو شعر اسکے یہان درج کیے جاتے ہین ؂

وکیف تری لیلی بعین تری بہا سواہا وما طہرتہا بالمدامع

تو لیلی کو اون آنکہون سے جنسے غیر کو دیکہا ہے کیونکر دیکہہ سکتا ہے آنکہین کہ تو نے اونکو آنسو سے پاک نہین کیا

وتلتذ منہا بالحدیث وقد جری حدیث سواہا فی خروق المسامع

تو اسکی باتون سے لذت اوٹہاتا ہے حالانکہ کانون کے سوراخون مین اورونکی باتین داخل ہوئی ہین - اور یہہ شعر بہی یزید کے کہتے ہین ؂

وشمسۃ کرم برجہا قعر دنہا ومشرقہا الساقی ومغربہا فمی

فان لم تکن حلت علی دین احمد فخذہا علی دین المسیح بن مریم

وخمر کتبر فی زجاج کفضۃ وساق کبدر فی ندامی کانجم

بہت سے انگوری سورج یعنی انگوری شراب جسکا برج اوسکے مٹکی کا قعر ہے اور جسکا مشرق ساقی اور مغرب موتہہ ہے - اگر یہہ شراب دین احمد مین حلال نہین ہے تو اسے مسیح بن مریم کے دین کے حکم سے پی - اور شراب سنہری شیشون مین جو چاندی جیسے سفید ہین - اور ساقی چاند کا سا ہمنشینون مین جو تارون جیسے ہین نہایت لطف رکہتے ہین اور یزید کے یہہ اشعار اوسکی حرکات ناروا کے مقابل مین کچہہ حقیقت نہین رکہتے اسکے دیوان کو عبداللہ محمد بن عمران مرزبانی نے جمع کیا یزید کے واقعات عیاشی اور ایذارسانی کی مشہور ہین آخر یہہ فسق و فجور مین منہمک ہو کر سنہ ۶۴ھ مین مرگیا ؂

ابن طثریہ

ابوالکشوح یزید بن سلمہ بن سمرہ بن سلمۃ الخیر بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ معروف بابن طثریہ شاعر تہا ابوالحسن علی بن عبداللہ طوسی نے اسکے دیوان کو جمع کیا اور اسکی تعریف مین یون کہا کہ ابن طثریہ شاعر مطبوع اور عاقل فاضل و ادیب

سخی اور بیباک اور ریئس تھا بنی امیہ کے عہد خلافت مین اسکے برابر کسی شاعر کی قدر و منزلت نہ تھی
اور ابو تمام طائی دیوان حماسہ مین کئی جگہہ اسکے اشعار لایا ہے عربی مین اسکو موذق (بضم میم و
سکون واو و کسر ذال) کہتے ہین - جو عورتون کو اپنی طرف مایل کرے اور ابن طشریہ اکثر عورتون کی
مصاحبت کو پسند کرتا تھا اور بسبب اسکی حسن صورت اور فصاحت شعر کے وہ بھی اسپر مایل ہوتی تھین
اور یہہ شاعر ۱۲۶ھ مین مقتول ہوا - اسکو ابو المکشوح اسواسطے کہتے تھے کہ اسکے پہلو پر آگ
کا داغ تھا - اور کشح پہلو کو کہتے ہین اور اسکی جد کا نام سلمۃ الخیر اسواسطے ہی کہ اوسکی دوسرے
بھائی کا نام سلمۃ الشر تھا اور ابن طشریہ اپنی والدہ کیطرف منسوب ہے کیونکہ طشریہ اسکی والدہ
کا نام تھا جو قوم بنی طشر بن عنز بن وایل سے تھی ؁

یونس بن حبیب نحوی

ابو عبد الرحمن یونس بن حبیب نحوی اسکا حال ابو عبد اللہ مرزبانی نے اپنی کتاب مقتبس مین جو
نحویون کے اخبار مین ہے یون لکہا ہے کہ یہہ شخص مولی ضبہ یا مولی بنی لیث بن بکر بن عبد مناف
بن کنانہ یا مولی بلال بن ہرمی کا بنی ضبیعہ سے ہے ۹۰ھ مین پیدا ہوا اور ۱۸۲ھ مین فوت ہوا
عمر اسکی ایکسو دو سال کی ہوئی - اسنے علم ادب ابو عمرو بن علا اور حماد بن سلمہ سے پڑہا سب
علمون سے علم نحو مین اسکو بڑا توغل تھا سیبویہ اور کسائی اور فراء نے اس سے روایت لی
نحو مین اسکا قیاس بڑا غالب تھا اور وہ ادب مین پانچوین طبقہ سے ہوا ہے - بصرہ مین اسکی حلقہ
مین ادبا اور فصحا اور اہل بادیہ ممالک دور دراز سے آکر شامل ہوتے اور فایدہ پاتے
یونس نے کتاب معانی القرآن الکریم - اور کتاب اللغات - اور کتاب الامثال - اور کتاب النوادر
تصنیف کین - یونس نے بیان کیا ہی کہ لبید شاعر نے اسلام مین سوا اس ایک شعر کے اور شعر نہین کہا

الحمد للہ اذ لم یاتنی اجلی حتی لبست من الاسلام سربالا

خدا کا شکر ہے اس لیئے کہ میری موت نہ آئی جب تک کہ مینے اسلام سے
پیراہن نہ پہنا ؁

یحیی یزیدی

ابو محمد یحیی بن مبارک بن مغیرہ معروف بیزیدی نحوی چونکہ یہہ یزید بن منصور بن عبداللہ بن یزید حمیری خلیفہ مہدی کے ماموں کی اولاد کا استاد تہا اسلیئے اسکیطرف منسوب ہو کر یزیدی مشہور ہوا علم نحو اور ادب اور لغت مین بڑا ماہر تہا شعر بہت اچہا کہتا تہا۔ خلیل بن احمد اور اوس کے معاصرین سے علم تحصیل کیا۔ اسنے اصمعی لغوی کی کتاب النوادر کی ضخامت اور طرز پر ایک کتاب لغت مین لکہی اور نام اور کتاب المقصود والممدود اور کتاب النقط والشکل وغیرہ تصنیف کین

یحیی یزیدی اور کسائی نحوی دونون ہارون رشید کی مجلس مین ایک جگہہ بیٹہتے تہے اور اوسکے دونون بیٹون کو پڑہاتے تہے پس کسائی امین کو قرات حمزہ کی اور یحیی ماموں کو قرات ابو عمر کی حسب الارشاد بادشاہ کے سکہاتے تہے۔ یزیدی روایت کرتا ہے کہ ایک دن مین ماموں کی محفل مین گیا کیا دیکہتا ہون کہ سامان عیش و عشرت کا مہیا ہے اور خلیفہ بڑے سرور مین بیٹہا ہے اور ایک رقاصہ جو حسن جمال مین عدیم المثال ہے یہہ شعر گا رہی ہے

وزعمت انی ظالم فہجرتنی ورمیت فی قلبی بسہم نافذ
فنعم ہجرتک فاغفری وتجاوزی ہذا مقام المستجیر العائذ
ولقد اخذتم من فوادی انسہ لاشل ربی کف ذاک الاخذ

مامون یہہ شعر سنکر بڑا خوش ہوا اور رقاصہ کو بار بار گانے کا حکم دیا اور اسی فرحت و انبساط کی حالت مین یزیدی کی طرف دیکہکر کہا کہ کوئی چیز اس لطف سے بہی اچہی ہے یزیدی نے کہا ہان ایک بہت اچہی ہے خلیفہ نے پوچہا کونسی اسنے کہا شکر اوس خداوند کریم کا جسنے تجہکو یہہ منصب جلیل عطا فرمایا مامون کو یہہ بات پسند آئی اور اسنے اس کو بہی انعام دیا اور ایک لاکہہ درہم نثار کیا۔ یزیدی کے پانچ بیٹے تہے اور پانچون ہی عالم اور ادیب اور شاعر تہے یہہ فاضل سنہ ۲۰۲ھ مین خراسان مین فوت ہوا ہے

فراء دیلمی نحوی۔ **یحیی** بن زیاد بن عبداللہ بن منظور اسلمی معروف فراء

کوفی نحوی امام وقت تھا کوفیونمین اسکی برابر نحو اور لغت اور ادب مین کوئی عالم نہ تھا
ابو العباس ثعلب کہتا تھا اگر فرا نہ ہوتا تو عربی نہ ہوتی کیونکہ اوسنے اس زبان کو درست کیا
جو شخص اسکے پاس آتا تھا اوس سے بقدر اوسکے عقل کی بات کرتا تھا بغداد مین مامون کیوقت
ایکدفعہ آیا اور مامون کے دروازے کے گرد پھرتا رہا ۔ مگر اوسکی ملاقات نصیب نہوئی
اسیطرح مدت گذری آخر ایکدن یہہ دروازے پر تہا کہ ابو بشر ثمامہ ابن اشرس نمیری
معتزلی آیا اور مامون سے اسکی بڑی محبت و دوستی تہی پس ابو بشر نے فرا سے چند سوال
نحو اور لغت کے کئے اور جواب بہا صواب پایا اور جانا کہ یہہ فرا نحوی ہے پس خلیفہ مامون
کو خبر دی مامون نے اوسے بلوایا اور آہستہ آہستہ یہانتک اوسکا رتبہ ہوا کہ مامون
نے اسکو اپنے دونون بیٹون کا اوستاد بنایا ایکدن فرا اپنے کسی ضروری کام کیواسطے
اوٹہا تو مامون کے دونون بیٹے اسکی نعلین اوٹہانیکے واسطے اوٹہ کہڑے ہوئے اور
آپسمین لڑپڑے ایک کہتا تہا کہ مین اوستاد کا جوتا اوٹہاکر رکہتا ہون اور دوسرا کہتا تہا کہ مین رکہتا
ہون آخر اس بات پر اتفاق ہوا کہ دونوں ایک ایک رکہین جب یہہ خبر مامون کو پہونچی تو اوسنے
فرا کو بلواکر پوچھا کہ کون دنیا مین عزت والا ہے اوسنے کہا کہ مین خلیفہ سے عزت و شان
مین زیادہ اور کوئی نہین جانتا مامون نے کہا ہان خلیفہ سے بڑہکر وہ عزت والا ہے
جسکی نعلین کیواسطے دونون بیٹے خلیفہ کے لڑپڑین پہر ایکیا ایک پر راضی ہون ۔ فرا
نے کہا اے امیر المومنین مینے اونکے روکنے کا ارادہ کیا تھا لیکن مینے خیال کیا کہ انکو
کسی شرف وعزت کے حاصل کرنے سے کیون روکون یا جس بزرگی اور بلندی کا وہ
شوق رکہتے ہین اوس سے کیون مانع ہون ۔ جیسے کہ ایک مرتبہ عبد اللہ بن عباس نے
باوجود بوڑہا ہونے کے حضرت امام حسن و حسین دونو کی رکاب پکڑی حاضرین میں سے کسی
نے کہا کہا اے عبد اللہ باوجود بزرگی کے تو ان جوانون کی رکاب کو پکڑتا ہے اسنے
کہا اے جاہل اہل فضل کا قدر اہل فضل ہی پہچانتے ہین ۔ ولنعم ما قیل ۔ بیت

ہرکہ خدمت کرد او مخدوم شد ✦ ہرکہ خود را دید او محروم شد ۔ مامون نے کہا اگر مین
اونکو منع کرتا تو نیکی سے روکتا اور تجھے عتاب کا رنج پہونچتا حالانکہ ہیں تواضع سے اونکا شرف
کم نہین ہوتا بلکہ اونکا قدر اور درجہ بلند ہوتا ہے اور اونکا جوہر ظاہر ہوتا ہے اور یہ علامت
اونکی فراست اور کیاست کی ہے اور آدمی کی قدر تین باتون سے کم نہین ہوتی بادشاہ
اور والدین اور اوستاد کی تواضع سے بلکہ انسے تکبر کرنا مذموم ہے اور اسکے ادب
کے عوض مامون نے فرا کو دس ہزار اور اون دونون لڑکونکو بیس ہزار درہم انعام دیا
اور کہا کہ اے فرا تمنے ان کو بہت اچھا ادب سکہایا ✦ خطیب بیان کرتا ہے کہ امام محمدؒ
بن حسن فقیہ فرا کی خالہ کا بیٹا تہا ایک روز فرا اونکے پاس بیٹہا تہا امام محمدؒ نے کہا کہ
بھائی نحو اور عربی مین کمال پیدا کیا مگر فقہ کیطرف بالکل توغل نکیا فرا نے کہا کہ
آدمی جب ایک علم مین فاضل ہو تو پہر جس علم مین توغل کرے اوسکو جلدی حاصل کر لیتا
ہے اور وہ علم اوسکے واسطے آسان ہو جاتا ہے امام محمدؒ نے کہا کہ تمسے فقہ مین چند مسئلے
پوچہون فرا نے کہا ہان خدا کے فضل سے مین جواب باصواب دونگا امام محمدؒ نے کہا
ایک شخص نے نماز مین سہو کیا اور جب وہ سجدہ سہو کا نکالنے لگا تو اوسنے اوس مین
بہی سہو کیا اب وہ کیا کرے فرا نے کہا کچہ اسپر لازم نہین آتا امام محمدؒ نے دلیل پوچہی
فرا نے کہا کہ ہمارے نزدیک تصغیر کی تصغیر نہین ہوتی ہے اور سجدہ سہو نماز
کا متمم ہے اور متمم کا بہی متمم نہین ہوتا امام محمدؒ نے کہا کہ کوئی عورت فہیم و عقیل ایسا
لڑکا نہ جنیگی ۔ فرا کسائی کی تعظیم کرتا تہا حالانکہ کسائی سے بڑہکر عالم تہا فرا
کی تصنیف بہی بہت ہے چنانچہ کہتے ہین کہ اسکی تصنیف مین ہزار ورق ہین فرا ۶۳ برس
کی عمر مین سنہ ۲۰۷ کو مکہ کے راستہ مین فوت ہوا ✦

ابن سکیت

ابو یوسف یعقوب بن اسحٰق معروف با بن السکیت مصنف کتاب اصلاح المنطق وغیرہ

کرتے ہین کہ یہہ کتاب مصنف نے بغیر خطبہ کے تصنیف کی ہی جیسے ابن قتیبہ نے ادب الکاتب کو بغیر خطبہ پر بنایا اور اوس مین بہت فواید بیان کئی بعض اہل علم کا مقولہ ہے کہ بغداد کی پل پر سے کوئی کتاب ایسی اور اچھی اصلاح المنطق سے نہین گذری۔ درحقیقت مین اسقدر حجم کی کوئی کتاب لغت مین اوس وقت تک تصنیف نہوئی تھی اور اس کتاب کے اختصار کے واسطے کئی شخصون نے تکلیف اوٹھائی چنانچہ اول وزیر ابو القاسم حسین بن علی معروف با بن مغربی نے مختصر کیا پھر اوسکو خطیب ابو ذکریا تبریزی نے خلاصہ کیا اور اوس کتاب مین ابن سکیت کے جو شعر ہین اونپر دستخط کی ابن سکیت نے اس کتاب کے سوائے کتاب الزبرج کتاب الوزق۔ کتاب الالفاظ۔ کتاب الامثال۔ کتاب المقصور والممدود۔ کتاب المذکر والمونث کتاب الاخباس۔ کتاب السرج واللجام۔ کتاب الوحوش۔ کتاب الابل۔ کتاب النوادر۔ کتاب معانی شعر الکبیر۔ کتاب معانی شعر الصغیر۔ کتاب سرقات الشعراء۔ کتاب فعل وافعل۔ کتاب الحشرات۔ کتاب الاصوات۔ کتاب الاضداد۔ کتاب الشجر والنبات وغیرہ تصنیف کین روایت کرتے ہین کہ ابن سکیت کو حضرت علی اور اونکی اولاد سے کمال محبت تھی اور متوکل عباسی کو اونسے کمال دشمنی تھی چنانچہ ایک روز متوکل نے پوچھا کہ میرے لڑکے افضل ہین یا امام حسن حسین تو اوسنے کہا کہ وہ تیرے بیٹون سے افضل ہین اور حضرت علی کا غلام قنبر بھی اون سے بہتر ہے متوکل نے غصہ کیا اور کہا کہ اسکی زبان گردن سے نکال ڈالو۔ چنانچہ حسب الامر ابن سکیت کی زبان نکالی گئی اور دوسرے روز ماہ رجب سنہ ۲۴۴ھ مین فوت ہوا۔ اسکی عمر ۵۸ سال کی تھی۔ پس ابن سکیت کے مرنے کے بعد متوکل نے اسکے بیٹے یوسف کے پاس دس ہزار درہم بطور دیت کی بھیجے سکیت بروزن فعیل یا فعلیل مبالغہ سکوت کا ہی اور یہہ عالم بڑا کثیر السکوت تھا۔ احمد بن عبید کہتا ہے کہ ابن سکیت نے مجھسے متوکل کی منادمت کا مشورہ کیا تھا۔ پس مینے اوس کو منع کیا لیکن وہ رہ نہ سکا اور اس درجہ تک پہونچا

ابن سیرافی نحوی۔ ابو محمد یوسف بن ابی سعید حسن بن عبد اللہ بن

مرزبان سیرافی نحوی لغوی اخباری فاضل بن فاضل تھا - علم نحو مین بڑا ماہر تھا اپنے باپ کی ... حیات مین ہی طلبا کو پڑہاتا تھا اپنے باپ کی کتاب کو پورا کیا اور اسکا نام اقناع رکھا اور بہت سی عمدہ کتابین تصنیف کین - ابن سیرافی اور ابو طالب احمد بن ابو بکر عبدی نحوی مین مناظرات ہوتے رہے - ۵۵ برس کی عمر مین ۳۸۵ھ مین فوت ہوا - سیراف فارس مین ایک موضع کا نام ہے ❊

رمادی شاعر

ابو عمر یوسف بن ہارون کندی معروف برمادی شاعر نامور تھا حافظ ابو عبد الرحمن کتاب جذوۃ المقتبس مین لکھتا ہے کہ مین ظن کرتا ہون کہ اسکی نسبت کوفہ مین سے کوئی شخص موضع رمادہ کا باشندہ تھا جس کی طرف یہہ منسوب ہے اسکے شعر مقبول طبائع خاص و عام تھے - مشاہیر علما رکہتے ہین کہ شعر کا شروع بہی کندہ مین سے ہوا - اور اس کا اختتام بہی وہین ہوا اور اس سے مراد امراء القیس اور متنبی اور یوسف بن ہارون مذکور رکہتے ہین یہہ شاعر ۴۰۳ھ مین فوت ہوا - ابن سعید کتاب المغرب فی اشعار اہل المغرب مین لکھتا ہے کہ یوسف بن ہارون نے علم ادب یحیی بن ہذیل کفیف سے حاصل کیا اور یحیی بن ہذیل اعلم ادبائے اندلس تھا اور ۹۰ سال کی عمر مین ۳۸۵ھ مین فوت ہوا ❊

بجیرمی نحوی

ابو یعقوب یوسف بن یعقوب بن اسمعیل بجیرمی نحوی بصری ایسے خاندان سے تھا جسکے سب کے سب آدمی عالم فاضل اور ادیب لغوی صحیح نویس اور بدخط تھے مصری اسکے خط کی بڑی قدر کرتے تھے یہہ فاضل عرفہ کے دن ۳۸۵ھ مین پیدا ہوا اور سہ شنبہ کے دن ۵ محرم ۴۲۳ھ مین فوت ہوا - بجیرمی بجیرم یا بجایم کی طرف منسوب ہے اور بجیرم بصرہ مین ایک محلہ ہے - اور بعض کہتے ہین کہ فارس کے راستہ مین سیراف کے پاس بصرہ کے گانوُن مین سے ایک گانوُن کا نام ہے ❊

اعلم نحوی

ابو الحجاج یوسف بن سلیمان بن عیسے نحوی معروف با علم نحوی شنتمریہ مغرب کا باشندہ تھا پھر قرطبہ مین آکر بودوباش کی علوم عربیہ مین بڑا ماہر اور مشہور فاضل تھا اسنے ابو القاسم زجاجی کی کتاب الجمل اور ابیات الجمل کی شرح کی اور اپنے شیخ ابن الافلیلی کو دیوان متنبی یا دیوان حماسہ کی شرح مین مدد دی یہہ فاضل ۴۱۰ھ مین پیدا ہوا اور ۴۷۶ھ ہجری مین شہر اشبیلیہ واقعہ اندلس مین فوت ہوا۔ اعلم اسکو کہتے ہین جس کی اوپر کی لب پھٹی ہو اور اسکا ہونٹ علما رہی اور جسکے نیچے کی لب پھٹی ہو اُس کو افلح کہتے ہین شنتمریہ اندلس مین ایک بڑے مشہور شہر کا نام ہے ۞

ابن خطیب تبریزی شارح حماسہ

ابو زکریا یحیی بن علی بن محمد بن حسن بن بسطام شیبانی تبریزی معروف با بن خطیب سر دفتر ائمہ لغت و سر آمد علماے ادب تھا۔ شیخ ابی علا معری اور ابو القاسم عبید اللہ بن علی رقی اور ابو محمد دہان نحوی اور ما سواے انکے علماے نامدار اور فضلاے عالی وقار سے علم حاصل کیا اور سب سے سیکڑون پڑھکر متبحر ہوے اور امام بنے۔ ابن خطیب کو لغت اور ادب مین معرفت کامل تھی اور اسنے بہت کتابین مفید تصنیف کین چنانچہ پہلے دیوان حماسہ کی شرح مختصر طور پر پھر اور ایک شرح حامل المتن بنائی مگر وہ بھی جامع رموز و محاورات و حاوی لطافت و نکات کما حقہ نہ تھی پھر ایک اور بسیط شرح جس مین تمام دقایق و رموز مبین ہین نہایت عمدہ طور پر لکھی اور وہی اب راجح الوقت ہے اور شرح دیوان متنبی۔ اور شرح سقط الزند۔ اور شرح المعلقات اور شرح المفضلیات اور تہذیب غریب اللغۃ۔ اور تہذیب اصلاح المنطق۔ اور مقدمۃ النحو۔ کتاب الکافی فی علم العروض۔ اور کتاب اعراب القرآن جسکا نام الملخص ہے چار جلد مین تصنیف کیا اور مدت تک مدرسہ نظامیہ مین علم ادب کا درس دیتا رہا اور شاعر بھی بے نظیر تھا ۴۲۱ھ مین پیدا ہوا۔ اور جمادی الآخر ۵۰۲ھ مین بغداد مین

اکر مرگ مفاجات سے فوت ہوا - اور بغداد مین مقبرہ باب ابرز مین دفن کیا گیا ؛

ابن بقی شاعر

ابوبکر یحیی بن عبد الرحمن بن بقی اندلسی شاعر مشہور اور سخنور معروف تھا - محمد بن عبد اللہ قیسی نے کتاب مطمح الانفس اور قلاید العقیان مین اسکی شعر و سخن کی بڑی تعریف کی اور عماد اپنی کتاب خریدہ مین اسکی شعرون کی فصاحت و بلاغت کی بڑی تعریف کرتا ہے یہ شاعر ۵۴۰ھ مین فوت ہوا

ابن درہ موصلی

یوسف بن درہ شاعر نامور ۵۲۵ھ مین ہمراہ حاجیون کے واقعہ زعبی مین فوت ہوا زعبی بکسر زای معجمہ و سکون عین مہملہ نسبت طرف زعب کی ہے اور زعب بن مالک بن خفاف بن امرء القیس بن بہثہ بن سلیم ایک بطن مشہور بنی سلیم سے ہے اور اس واقعہ مین بڑی خلقت بہوک و پیاس سے ہلاک ہوی تہی ؛

خطیب حصکفی

ابو الفضل یحیی معین الدین بن سلامہ بن حسین بن محمد معروف خطیب حصکفی علم ادب اور لغت ابن خطیب تبریزی سے حاصل کیا اور اسمین اسقدر تبحر پیدا کیا کہ یگانہ زمانہ ہوا اور اشعار مجنس اور رسائل جو سراسر صنایع و بدایع پر ہوتے تہے تصنیف کرتا تھا ؛

اشکو الی اللہ من نارین واحدۃ فی وجنتیہ واخری منہ فی کبدی

مین خدا کی بارگاہ مین دو آگ کا شکوہ کرتا ہون - ایک اوسکی رخسارے مین اور دوسری اسکے عشق سے میرے جگر مین ؛

ومن سقامین سقم قد احل دمی من الجفون وسقم حل فی جسدی

اور دو بیماریون سے ایک بیمار چشم جسنے میرا خون حلال جانا - اور دوسری بیماری جسنے میری جثے مین حلول کیا ہے علی ہذا القیاس اسکے اور اشعار بہی اسطرح کے بہت ہین یہ شاعر ۴۶۰ھ مین پیدا ہوا - اور ۵۵۱ھ مین فوت ہوا حصکفی حصن کیفا کی طرف جو ایک جزیرہ کا نام ہے منسوب ہے

زوادی نحوی

ابو الحسن یحیی بن عبد المعطی بن عبد النور زوادی علم نحو اور لغت مین امام زمانہ تھا دمشق
مین مدت تک رہا اور بہت سی کتب مفیدہ تصنیف کین جنمین سے ایک مشہور کتاب الفیہ منظوم نحو مین ہے
سنہ ۵۶۴ھ مین پیدا ہوا اور ماہ ذیقعد سنہ ۶۲۸ھ قاہرہ مین فوت ہوا۔ زواوہ ایک قوم کا نام ہے
جو بجایہ واقعہ افریقیہ مین سکونت پذیر تھے

مہذب الدین یاقوت شاعر

ابو الدر یاقوت مہذب الدین بن عبد اللہ رومی مولی ابو منصور جیلی تاجر کا تھا شاعر ماہر
اور عالم متبحر علم ادب اور شعر گوئی مین استاد کامل تھا اہل فن اسکی کمالیت کی ثنا خوان تھے
لوگ اسکے شعرون کو کمال اشتیاق سے یاد کرکے مستانہ وش کوچون اور بازارون مین گاتے
پھرتے تھے اور چند شعر یہان فرحت ناظرین کیواسطے درج کیے جاتے ہین

إن غاض دمعك والأحباب قد بانوا   فكل ما تدعي زور وبهتان

اگر تیرے آنسو خشک ہون اسوقت کہ دوست تجھسے جدا ہون پس جو تو دعوی محبت کا کرتا ہے جھوٹ اور بہتان ہے

ساروا فسار فؤادي إثر ظعنهم   وبان جيش اصطباري ساعة بانوا

وہ گئے اور میرا دل ونکی سواریون کی نشانون پر گیا۔ اور میرے صبر کا لشکر جدا ہوا جبکہ وہ جدا ہوئے

أجرى دموعي وأذكى النار في كبدي   غداة بينهم هم وأحزان

جس صبح کو وہ جدا ہوئے اسی غم والم نے میری آنکھونسے آنسو جاری کیے اور میرے جگر مین آگ لگائی

طوفان نوح ثوى في مقلتي وفي   طي الحشا لخليل الله نيران

میری آنکھون مین نوح کا طوفان قایم ہوا۔ اور میرے اندرون مین خلیل اللہ کی آگ ہے
اس شاعر نے دو دیوان بھی عربی مین بنائے ہین اور ۱۲ جمادی الاول سنہ ۶۲۲ھ مین
اسکی میت بغداد کے راستہ مین پائی گئی۔ اور اسکی موت کا کچھ باعث معلوم نہوا

شواء حلبی شاعر۔ ابو المحاسن یوسف بن اسمعیل بن علی معروف بالشواء

حلبی شہاب الدین کے لقب سے ملقب اور فن علم عروض اور قوافی مین بڑا کامل اور شاعر فصیح اور ناظم بلیغ تھا ایک دیوان چار جلد مین تصنیف کیا ابن خلکان کہتا ہے کہ میری اس سے بڑی دوستی تھی اور ہم مدت تک باہم آپ مین تذکرہ کرتے رہے اور یہہ مرتے وقت تک میرا رفیق شفیق رہا اور مجکو اکثر اپنے شعر سناتا تھا تقریباً سنہ ۵۶۲ھ مین پیدا ہوا اور جمعہ کے دن ۱۹۔ محرم ۶۳۲ھ مین شہر حلب مین فوت ہوا ﻫ

نجم الدین شاعر

ابو یوسف یعقوب نجم الدین بن صابر بغدادی ۵۴۲ھ مین پیدا ہوا اسلحہ حرب کے بنانے مین استاد کامل اور علم سیاست مدن مین عالم بے بدل تہا شعر مین ایک مختصر کتاب بنائی اور نام اسکا معانی المعانی رکہا امام ناصر لدین اللہ کے مصاحبون سے تھا اور وہ اسکی بڑی قدر کرتا تھا ابن خلکان کہتا ہے کہ مجھے باوجود قرب مکان کے کہ وہ بغداد مین اور مین اسکے قریب موضع اربل مین سکونت پذیر تھا ملاقات کا اتفاق نہوا مگر اوسکے اشعار اور حکایات متواتر میرے پاس پہونچتی تہی اور مجھے وہ نہایت مرغوب طبع اور بہت پسند خاطر تہی چنانچہ یہہ شعر بہی اوسکا ہے ﻫ

قد لبسوا الصوف لترک الصفا مشائخ العصر بشرب العصیر

زمانہ کے مشایخون نے شیرہ کے پینے اور صفائی کے چھوڑنے کے واسطے صوف کو پہنا ہے اور جسقدر یہہ شعر کہتا تھا سب فصیح اور پرمذاق ہوتے تھے ابن صابر ۲۔ صفر ۶۲۶ھ مین شہر بغداد مین فوت ہوا ﻫ

سکاکی مصنف مفتاح العلوم

ابو یعقوب یوسف بن محمد سراج الدین خوارزمی سکاکی ۵۵۵ھ مین پیدا ہوا علم صرف نحو بدیع۔ بیان۔ معانی۔ اشتقاق۔ عروض۔ لغت۔ شعر۔ تسخیر جن۔ دعوت کواکب۔ طلسمات سحر۔ سیمیا۔ خواص الارض۔ اجرام السما وغیرہ مین عالم متبحر تھا۔ اسنے سدید بن محمد حناطی اور محمود بن عبید اللہ بن صاعد مروزی اور مختار بن محمود زاہدی سے علم پڑہا اور کئی کتابین

مفید تصنیف کین لیکن سب سے بڑی کتاب جسکی نظیر آجتک زمانہ مین کوئی کتاب موجود نہین
ہوئی مفتاح العلوم ہے جسکو اسنے بارہ علمون مین تصنیف کیا اور مصنف تلخیص نے اس کتاب کی تیسرے
قسم کو جو فن فصاحت وبلاغت مین ہے مختصر کرکے اسکا نام تلخیص رکھا اور تفتازانی نے اوسکی دو شرحین مطول
اور مختصر تصنیف کین یہہ دونو کتاب مقبول طبائع اہل فن ہین اور ہمیشہ سے درس
وتدریس مین داخل چلی آتی ہین - سلطان جغتائی خان بن جنگیز خان حاکم ماوراء النہر
وخوارزم وکاشغر وغیرہ نے جب اسکے علم وفضل کا چرچا سنا تو اسکو اپنا مصاحب بنایا -
اور اسکی نہایت تعظیم وتکریم کرنے لگا - روایت کرتے ہین کہ جغتائی خان اور سکاکی
دونو ایکدن اکہٹے بیٹھے ہوے تھے کہ یکایک چند جانور ہوا سے اوڑتے ہوے
گذرے جغتائی خان نے تیر وکمان لیکر اونکو شکار کرنا چاہا - سکاکی نے پوچھا کہ آپ کونسا
جانور لینے چاہتے ہین اوسنے تین جانورون کی طرف اشارہ کیا سکاکی نے اوسیوقت
زمین پر دایرہ کہینچکر کچھہ پڑہا جس کے باعث وہ تینون جانور فی الفور زمین پر گر پڑے
جغتائی خان یہہ حال دیکہکر اور زیادہ معتقد ہوگیا اور سکاکی کے روبرو نہایت ادب
سے بیٹھنے لگا ہمسرون کے دلمین اس عزت وتوقیر سے حسد پیدا ہوا - اور وزیر حبش
عمید نے اسکے استیصال کا ارادہ کیا - سکاکی کو یہہ حال معلوم ہوگیا اور اوسنے جغتائی خان
کو کہا کہ اب حبش عمید کا ستارہ حضیض میں نزول کرنیوالا ہے ایسا نہ ہو کہ اس سے تجہے
کچھہ نقصان پہونچے - جغتائی خان نے یہہ بات سنکر وزیر کو معزول کردیا جسکے باعث امور
ریاست مین خلل واقع ہوا - ایک سال کے بعد جغتائی خان نے سکاکی سے کہا کہ شاید
اب عمید کا ستارہ اوج مین صعود کرنیوالا ہے کیونکہ نحوست ہمیشہ نہین رہتی سکاکی نے
کہا ہان ایسا ہی ہے جسکے سبب عمید پہر منصب وزارت پر مقرر ہوا اور سکاکی کے
استیصال کے واسطے بادشاہ کے آگے غمازی کرنے لگا - ادہر سکاکی نے مریخ کو مسخر
کرکے بادشاہ کے لشکر مین آگ بہڑکا دی جسکے باعث عمید کو زیادہ موقع غمازی کا ہاتھہ

آیا اور سلطان خبتائی کو کہنے لگا کہ جب سکاکی ایسے امور پر قادر ہے تو ہمین خوف ہے کہ کہین
تیری بادشاہت نہ چھین لے یہہ بات سلطان خبتائی کے دلمین اثر کر گئی اور اوسنے
سکاکی کو قید کر دیا وہ قید مین تین برس رہکر سنہ ۶۲۶ہ مین مر گیا۔ سکاکی سکاک کی طرف
منسوب ہے۔ اور سکاک درم و دینار پر سکہ لگانیوالے کو کہتے ہین اور بعضے نام قریہ
کا بتاتے ہین لیکن اس مین اختلاف ہے کہ وہ نیشاپور کے مضافات سے ہے یا عراق اور یمن کے

ابن صائغ نحوی

ابو البقاء یعیش بن علی بن یعیش المعروف بابن صائغ موفق الدین کے لقب سے ملقب تھا
صرف و نحو و ادب و حدیث مین ماہر تھا۔ ابن خلکان کہتا ہے کہ مین یکم ماہ ذیقعدہ سنہ ۶۲۶ہ مین
شہر حلب مین جو اُندنون معدن الفضلاء تھا علم پڑہنے کے واسطے گیا اور مدرسہ رواحیہ
مین ابن صائغ مذکور کی جماعت مین داخل ہوا اور اکثر کتاب اللمع ابن جنی کی اس سے
پڑہی اور اُور طلباء جو کچھہ پڑہتے تھے وہی سنا کرتا تہا یہہ فاضل ایسا لطیف الکلام اور حسن التفہیم
تھا کہ اگر کیسا ہی غبی و ابلہ ہو تو بھی تقریر سمجھہ جاوے اس نے مفصل زمخشری کی ایک بےنظیر
شرح اور ابن جنی کی تعریف الملوکی کی ایک عمدہ شرح تصنیف کی اور ان کتابونسے
لوگون کو بڑا فایدہ ہوا۔ حلب کے اکثر رؤسا اُسوقت مین اسکے شاگرد تھے ماہ رمضان
سنہ ۵۵۳ہ مین شہر حلب مین پیدا ہوا۔ اور ۲۵۔ جمادی الاول صبح کیوقت سنہ ۶۴۳ہ مین فوت ہوا

بیاسی اندلسی

ابو الحجاج یوسف بن محمد بن ابراہیم انصاری بیاسی فاضل اجل و ادیب و مورخ ماہر اور نظم
و نثر کے تمام انواع مین متبحر تھا۔ دیوان حماسہ اور دیوان متنبی اور سقط الزند دیوان ابو العلا
معری اور دوسرے بہت اشعار زمانہ جاہلیت اور اسلام کے اسکو یاد تھے اسنے ایک کتاب الاعلام
بالحروب الواقعہ فی صدر الاسلام کے نام سے دو جلدون مین قتل عثمان بن عفان سے ولید بن طریف
شاری کے عہد خروج تک لکھی۔ اور کتاب الحماسہ دو جلد مین دیوان حماسہ ابو تمام کی طرز پر

سنہ [illegible] مین تصنیف کی اس کتاب کے اخیر مین لکھتا ہے کہ مجکو اشعار جاہلی و اسلامی اور مخضرمین کے بہت پسند آتے تھے پس مینے اونکو ایک جگہہ جمع کرنا چاہا اور اس بات مین مجکو ابو تمام کی طرز بڑی پسند آئی اور اوسکی ترتیب و تبویب پر مینے یہہ کتاب لکھی یہہ شاعر ماہ ذیقعدہ سنہ [illegible] ہجری مین لوتونس مین فوت ہوا - بیاسہ اندلس مین ایک شہر کا نام ہے ٭

یوسف بن قزغلی بن عبد اللہ بغدادی صاحب تاریخ مرآۃ الزمان

حافظ ابو الفرج ابن جوزی کا نواسہ تھا ۵۸۱ھ مین بغداد مین پیدا ہوا عالم - فاضل فقیہ - محدث تھا ابو المظفر اسکی کنیت اور شمس الدین لقب تھا اسکی مجلس مین بڑے بڑے علما و فضلا اور صلحا اور ملوک و امرا شامل ہوتے تھے اسکی وعظ مین لوگونکا بڑا ہجوم ہوتا تھا اسکا باپ وزیر عون الدین بن ہبیرہ کا غلام تھا جسنے ابن جوزی کی بیٹی سے نکاح کیا اور اوسکے بطن سے یہہ پیدا ہوا اس فاضل نے تفسیر قرآن ۲۹ جلدمین اور تاریخ مرآۃ الزمان چالیس جلد مین اور شرح جامع کبیر اور مناقب نعمان اور اور عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین ابن خلکان کہتا ہے کہ مینے اسکی تاریخ جسکا نام مرآۃ الزمان ہے چالیس جلد مین جو اسنے خود اپنے ہاتھہ سے لکھی تھی دیکھی کتاب بینظیر ہے - یہہ فاضل مورخ ۲۱ - ماہ ذی الحجہ سنہ [illegible] ہجری کی رات کو فوت ہوا ٭

یوسف بن خضر بیگ رومی المشہور بسنان پاشا

عالم اجل اور فاضل اکمل جامع علوم عقلیہ و نقلیہ سنہ [illegible] ھ مین سلطان محمد خان نے اسکو قسطنطنیہ کے آٹھہ مدارس مین سے ایک کا مدرس مقرر کیا پہر اپنا معلم بنالیا اور سنہ [illegible] ھ مین وزارت کے عہدہ پر پہنچا دیا لیکن پہر کسی بات سے ناراض ہوکر قید کر دیا اس شہر کے تمام علما دربار شاہی مین اکٹھے ہوکر بادشاہ سے ملتجی ہوئے کہ آپ اسکو چھوڑ دین ورنہ ہم دفتر کی کل کتابین جلا دینگے بادشاہ نے اسکو فی الفور رہا کیا پہر بایزید خان بن محمد خان نے اسکو مدرسہ ادرنہ مین مدرس مقرر کیا اور ان

اسنے شرح مواقف کے مباحث جواہر پر حواشی لکھے۔ روایت کرتے ہین کہ جب مولی علی قوشجی ملک روم مین آیا تو سلطان محمد خان نے سنان پاشا کو علوم ریاضیہ مین کم لیاقت سمجھکر یہہ تجویز کی کہ اسکا شاگرد مولی لطفی توقاتی علی قوشجی سے علوم ریاضیہ پڑہکر اسکو سنائے پس مولی لطفی نے ایسا ہی کیا جسکے باعث یہہ فاضل علوم ریاضیہ مین بہی کامل ہوگیا۔ اور اسنے قاضی زادہ رومی کی شرح چغمینی پر حواشی لکہی۔ یہہ فاضل ۸۹۱ھ مین فوت ہوا

کرماسنی

یوسف بن حسین کرماسنی عالم اجل اور فاضل اکمل تہا قسطنطنیہ کے آٹہہ مدارس مین سے ایک مدرسہ کا مدرس مقرر ہوا پہر اُس شہر کی قضا اسکو ملی۔ مطول پر اسنے حواشی لکہے اور علم اصول مین بہی ایک مختصر کتاب وجیز نام تصنیف کی اور ۹۰۶ ہجری کے قریب اسنے وفات پائی

یوسف چلپی

بن جنید توقاتی المشہور باخی چلپی مصنف ذخیرۃ العقبی عالم فاضل جامع علوم عقلی نقلی تہا پہلے اسنے سید احمد قریمی تلمیذ حافظ الدین محمد بزازی پہر صلاح الدین معلم بایزید خان پہر مولی خسرو محمد بن فراموز سے علم پڑہا اور قسطنطنیہ کے مدرسہ مین مدرس مقرر ہوا اور شرح وقایہ کا حاشیہ ذخیرۃ العقبی لکہا اور یہہ چلپی وہ حسن چلپی نہین ہے جسنے تفسیر بیضاوی اور تلویح اور مطول وغیرہ پر حواشی لکہے کیونکہ حسن چلپی سنہ ۹۰۰ سے پہلے فوت ہوا اور اسنے ذخیرۃ العقبی کو سنہ ۹۰۱ مین ختم کیا اور سنہ ۹۰۵ مین فوت ہوا۔ توقاتی توقات کیطرف منسوب ہے جو ایک چہوٹا سا شہر لحف جبل مین واقع ہے اور اُسمین ایک خوبصورت قلعہ بہی ہے

تمام شد الکتاب

چونکہ بفحوای واما بنعمۃ ربک فحدث نعماے ربانی و آلاے یزدانی کا شکر لازم و واجب ہے اور نیز بمقتضاے لئن شکرتم لازیدنکم شکر موجب مزید نعمت ہے اسلیے راقم بہی اُن

فیوضات رحمانی اور انعامات سبحانی کا جو ابتدائے عمر سے آجتک اسکو حاصل ہوئی ہین شکر یہ کے طور پر بیان کرتا ہے بندہ خاکپائے اہل فضل و تمکین محمد الدین لاہوری تیسری ماہ جمادی الاول شب دوشنبہ سنہ ایک ہزار دو سو ستر سٹھہ ہجری مین پیدا ہوا اور ایام طفولیت مین بزرگون کی سعی اور کوشش سے جزاہم اللہ خیر الجزاء قرآن مجید حفظ کر کے کتب فارسی و عربی کے پڑھنے مین مشغول ہوا اور ۱۹ سال کی عمر مین کتب درسیہ فارسی و عربی و طب سے فراغت پائی اور وعظ و تعلیم سے علوم دینی و دنیوی کی اشاعت حتی الامکان کرنے لگا اور ہر طرح کے مقاصد علمی حاصل ہوئے لیکن علم ادب جسکا نام و نشان ہمارے ملک مین عنقا صفت تھا باقی رہگیا تھا اور اسکا شوق شب و روز غالب تھا کہ اتنے مین ارباب مجلس اعلی (یعنے سنٹ پنجاب یونیورسٹی کالج) ہادی راہ اور خضر طریق ہوئے اور لاہور مین بیت العلوم بنا کر تشنگان آبِ زلال علوم و فنون کو اپنے چشمہ فیض سے سیراب کرنا چاہا پس خاکسار بھی ماہ جولائی ۱۸۷۰ء مین امتحان درجہ مولوی کا دیکر کالج مذکور مین داخل ہوا پھر درجہ بدرجہ مدارج امتحانات مفصلہ ذیل یعنے امتحان منشی و منشی عالم و منشی فاضل و مولوی و مولوی عالم و مولوی فاضل و انٹرنس و فسٹ آرٹس طے کئے اور اسناد معہ خطابات و ڈپلومجات و انعامات کے حاصل کین اور اگست ۱۸۷۳ء مین اسی کالج مین مدرس مقرر ہوا اور آجتک یعنی آخر ماہ دسمبر ۱۸۸۳ء تک علاوہ اس کتاب کی میننے اردو مین ایک رسالہ تبیان الصنایع نام جو عربی اور فارسی کی صنایع و بدایع مین ہے۔ اور کتاب تاریخ عرب مسمی بہ غایۃ الارب فی تاریخ العرب وغیرہ جو زمانہ جاہلیت جس مین قبایل و ملوک عرب کے حالات مندرج ہین اور کتاب قلایۃ الذہب فی فوایۃ الادب عربی مین اور حل لغات الف لیلہ فارسی مین اور مختصر السیر فی احوال خیر البشر المعروف بہ لبستان محمدی تصنیف و تالیف کین۔ شکر ہے خدا عز و جل کا جسنے میری اس کتاب کو جسکو مینے ایک پارہ معتد بہ عمر گرانمایہ کا خرچ

کرکے اردو مین افادہ طلباء وغیرہ کے لئے تالیف کیا تہا اعزاز و امتیاز بخشا اور اسکو پنجاب یونیورسٹی نے جسکا شکریہ ہمارے ذمہ لازم ہے بعد تنقیح و تنقید کے منظور فرما کر مشتہر کیا۔ اب امید اُن آئمہ اہل دانش خصوصاً ارباب بینش سے جو مضمون و نکات تالیف تصنیفات و تالیفات سے واقف ہین یہہ ہے۔ کہ سہو اور خطا کو جو لازمہ بشریت ہے معاف فرماوین۔

والعفو عند کرام الناس مامول

خاتمة الطبع

الحمد للہ والمنة کہ ان ایام فرخندہ فرجام مین کتاب مستطاب المسمی بروضة الادب جسمین مختصر حالات عرب کے مشہور شعراء و ادبا و علماء و فضلا و حکماء و اہل تواریخ کے درج ہین اور جسکو مولوی محمد الدین صاحب لاہوری (مولوی فاضل) مدرس فارسی کالج علوم مشرقی لاہور نے واسطے فائدہ شایقین علم تواریخ و طلبا عربی کے تالیف کیا۔ اور پنجاب یونیورسٹی نے منظور فرمایا حسب الارشاد جناب رجسٹرار ڈپٹی لیفٹننٹ صاحب بہادر رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی [illegible] اور [illegible] نامی [illegible] ہیڈ کلارک [illegible] دفتر پنجاب یونیورسٹی کالج کے [illegible] دسمبر [illegible] مطبع انجمن پنجاب لاہور مین طبع ہوئی یہہ کتاب اُن لوگون کے واسطے جو علم تواریخ اور سیر کے شایق ہین نہایت مفید ہے اور طلبا عربی کے واسطے اسکا مطالعہ ضروریات سے ہے مصنف نے اس کتاب کے جمع و تالیف مین بہت محنت اوٹھائی۔ [illegible] معتبر کتابون سے اسکا مضمون لیا۔ اردو مین یہہ ایک [illegible] کتاب ہے جس سے ہر ایک ادنی اور اعلے درجہ کا طالب العلم مستفید ہو سکتا ہے۔

راقم بندہ	[illegible]	برکت علی کاتب جالندہری